سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین

رنگین شمارہ | Monthly Magazine | Faizan-e-Madina

ماہنامہ فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

اگست 2023ء / محرم الحرام صفر المظفر 1445ھ



- صبر اور انبیاء علیہم الصّلوٰۃ والسّلام 4
- Overthinking (بہت زیادہ سوچنا) 17
- قلمِ اعلیٰ حضرت کی سلاست و روانی 34
- خوابوں کی تعبیریں 54
- اسلام میں بدشگونی نہیں 62

فرمانِ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ

اصل نیک وہی ہے جو اللہ پاک کے ہاں بھی نیک ہو، محض شہرت ہونا کافی نہیں۔



اِن شآءَ اللہ بیٹا ملے گا!

عورت ہر نماز کے بعد ایک تسبیح یعنی 100 بار پارہ 17، سُورۃُ الْاَنْبِیاء کی آیت 89 پڑھے، اِن شآءَ اللہ بیٹے کی نعمت ملے گی۔ (زندہ بیٹی کنویں میں پھینک دی، ص25،26)



آدھے اور پورے سر درد سے آرام ملے گا اِن شآءَ اللہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ 65 بار بعد نمازِ عصر پڑھ کر سر پر دَم کرنے سے آدھے اور پورے سر کا دَرْد اللہ پاک کے کرم سے ختم ہو جائے گا۔ (بیمار عابد، ص38)



نظرِ بد کیسے اتاریں؟

ایک مرتبہ سورۃُ الکوثر پڑھ کر بچّے کے سیدھے گال پر دَم کیجئے۔ دوسری مرتبہ سورۃُ الکوثر پڑھ کر اُلٹے گال کی طرف اور تیسری مرتبہ پڑھ کر اس کی پیشانی پر دَم کر دیجئے اِن شآءَ اللہ نظر اُتر جائے گی۔ (شروع میں تین بار دُرُود شریف ایک بار اَعُوْذ اور ہر بار سورۃُ الکوثر سے قبل پوری بِسم اللہ پڑھنی ہے) (بیمار عابد، ص43)

ٹانگ کا درد چند منٹ میں جاتا رہا



ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ہیڈ آف ڈیپارٹ مولانا مہروز علی عطّاری مدنی کو ایک اسلامی بھائی نے واٹس اپ پر پیغام دیا کہ آج صبح سے میری ایک ٹانگ میں گھٹنے سے لے کر پاؤں تک بہت درد ہو رہا تھا تو میں نے عصر کی نماز کے بعد ماہنامہ فیضانِ مدینہ مئی 2023ء کے شمارے سے "دَردوں سے نجات کا وظیفہ" صرف چند منٹ پڑھا تو مجھے دَرد کا پتا بھی نہیں چلا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میری تکلیف دُور ہو گئی۔ ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے شماروں میں جو بھی روحانی علاج شامل کئے جاتے ہیں وہ بہت فائدہ مند ہوتے ہیں، اگر ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں روحانی علاج نہ لکھا ہوتا تو پتا نہیں میری تکلیف کا کیا ہوتا۔ اللہ پاک آپ کو اور ماہنامہ فیضانِ مدینہ کی پوری ٹیم کو سلامت رکھے اور مزید ترقی عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین

رنگین شمارہ

ماہنامہ فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

اگست 2023ء/ محرم الحرام صفر المظفر 1445ھ

جلد:7 شمارہ:08

ہیڈ آف ڈیپارٹ	مولانا مہروز علی عطاری مدنی
چیف ایڈیٹر	مولانا ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی
ایڈیٹر	مولانا ابو النور راشد علی عطاری مدنی
شرعی مفتش	مولانا جمیل احمد غوری عطاری مدنی
گرافکس ڈیزائنر	یاور احمد انصاری / شاہد علی حسن عطاری

مہ نامہ فیضانِ مدینہ دُھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر

(از امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ)

بفیضانِ نظر: سراجُ الْاُمّہ، کاشِفُ الْغُمّہ، امامِ اعظم، حضرت سیّدُنا **امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت** رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ کرم: اعلیٰ حضرت، امام اہلِ سنّت، مجدّدِ دین وملّت، شاہ **امام احمد رضا خان** رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت **علامہ محمد الیاس عطار قادری** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

آراء و تجاویز کے لئے

+9221111252692 Ext:2660

WhatsApp: +923012619734

Email: mahnama@dawateislami.net

Web: www.dawateislami.net

قیمت: رنگین شمارہ: 200 روپے، سادہ شمارہ: 100 روپے

ہر ماہ گھر پر حاصل کرنے کے سالانہ اخراجات: رنگین شمارہ: 3500 روپے، سادہ شمارہ: 2200 روپے

ممبر شپ کارڈ (Membership Card): رنگین شمارہ: 2400 روپے، سادہ شمارہ: 1200 روپے

ایک ہی بلڈنگ، گلی یا ایڈریس کے 15 سے زائد شمارے بک کروانے والوں کو ہر بکنگ پر 500 روپے کا خصوصی ڈسکاؤنٹ

رنگین شمارہ: 3000 روپے، سادہ شمارہ: 1700 سو روپے

بکنگ کی معلومات و شکایات کے لئے: Call/Sms/Whatsapp: +923131139278

Email:mahnama@maktabatulmadinah.com

ڈاک کا پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلّہ سوداگران کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

قرآن وحدیث	صبر اور انبیاء علیہم الصّلوٰۃ والسّلام	شیخُ الحدیث والتفسیر مفتی محمد قاسم عطّاری	4
	بہترین عورت کون؟	مولانا محمد ناصر جمال عطّاری مدنی	6
مدنی مذاکرے کے سوال جواب	محرم میں بال یا داڑھی بنوانا کیسا؟ مع دیگر سوالات	امیرِ اَہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری	8
دارالافتاء اہلِ سنّت	نوحہ کرنا یا سننا کیسا؟ مع دیگر سوالات	مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مدنی	10
مضامین	سوچ اور اصلاح میں پلس مائنس	نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطّاری	12
	دِلوں میں چُھپے سوالات اور اُن کے جوابات	مولانا عدنان چشتی عطاری مدنی	14
	Overthinking (بہت زیادہ سوچنا)	مولانا ابو رجب محمد آصف عطّاری مدنی	17
	کیا دین کا کام صرف صوفیاء نے کیا ہے؟	شیخُ الحدیث والتفسیر مفتی محمد قاسم عطّاری	19
	حقیقتیں (Realities)	مولانا ابو رجب محمد آصف عطّاری مدنی	21
	کمپرومائز	مولانا ابو جواد عطّاری مدنی	24
	خود انحصاری	مولانا محمد آصف اقبال عطّاری مدنی	26
تاجروں کے لئے	بھلا کریں، خون نہ نچوڑیں	مولانا سید عمران اختر عطاری مدنی	28
بزرگانِ دین کی سیرت	حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما	مولانا عدنان احمد عطّاری مدنی	30
	حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما	مولانا اویس یامین عطّاری مدنی	32
	قلمِ اعلیٰ حضرت کی سلاست و روانی	مولانا محمد عباس عطّاری مدنی	34
	مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ	مولانا ابو النور راشد علی عطّاری مدنی	38
	اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے	مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مدنی	40
متفرق	تعزیت و عیادت	امیرِ اَہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری	42
	ذہنی آزمائش سیزن 14 کا سفر (قسط:03)	مولانا عبد الحبیب عطّاری	44
صحت و تندرستی	رسولُ اللہ کی غذائیں (کلیجی)	مولانا احمد رضا عطّاری مدنی	46
قارئین کے صفحات	آپ کے تأثرات		48
	نئے لکھاری	محمد اسماعیل / بنتِ منیر حسین / محمد وقار یونس	49
	میں تحریری مقابلہ میں کیسے شامل ہوا؟	محمد کامران عطّاری	53
	خوابوں کی تعبیریں	مولانا محمد اسد عطّاری مدنی	54
بچّوں کا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"	بدشگونی کچھ نہیں / حروف ملایئے!	مولانا محمد جاوید عطاری مدنی	55
	سیلف کنٹرول	مولانا آصف جہانزیب عطّاری مدنی	56
	یومِ شجر کاری	مولانا ابو حفص مدنی	57
	بچّوں کے اسلامی نام		59
	فائر اسٹیشن	مولانا حیدر علی مدنی	60
اسلامی بہنوں کا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"	اسلام میں بدشگونی نہیں	اُمِّ میلاد عطّاریہ	62
	اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل	مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مدنی	64
اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہے!	دعوتِ اسلامی کی مدنی خبریں	مولانا رمضان رضا عطّاری مدنی	65



تفسیرِ قرآنِ کریم

صبر اور انبیاء علیہم الصّلوٰۃُ والسّلام

(قسط:01)

مفتی محمد قاسم عطّاری

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ(۱۵۳)﴾

ترجمہ: بیشک اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔(پ2، البقرۃ:153)

تفسیر

اس آیت میں صبر کی عظیم فضیلت بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور حمایت و اعانت صبر والوں کے ساتھ ہے۔ صبر کا لفظی معنی ”روکنا“ ہے اور شریعت کی اصطلاح میں صبر کا معنیٰ ہے: ”نفس کو اس چیز پر روکنا، ٹھہرانا، جمانا، ثابت قدم کر دینا، جس پر جمے رہنے کا عقل اور شریعت تقاضا کر رہی ہو یا نفس کو اس چیز سے باز رکھنا جس سے بچنے کا عقل اور شریعت تقاضا کر رہی ہو۔“ (المفردات، ص273) اس اعتبار سے خدا کی مرضی اور حکم پر خود کو لگا دینا اور اس پر جمے رہنا بھی صبر ہے اور گناہوں سے رکنا بھی صبر ہے۔ اسی میں صبر کی صورت میں یہ بھی داخل ہے کہ مشکلات کے وقت چیخنے چلانے، واویلا کرنے، دوسروں کو بتاتے پھرنے اور بے صبری و ناشکری کے کلمات کہنے سے زبان کو روکا جائے۔

زندگی خوشیوں کا ساگر ہے، نہ غم کا دریا۔ ایسا شخص ڈھونڈے سے بھی نہیں ملے گا جسے زندگی میں کبھی معمولی سی بھی تکلیف نہ پہنچی ہو اور نہ ہی ایسا کوئی ملے گا جس نے پریشانی، تکلیف اور غم کے سوا کچھ نہ دیکھا ہو۔ زندگی خوشی و غمی کے مجموعے سے ترتیب پاتی ہے اور بندہ مؤمن خوشی کو شکر کے ساتھ زینت دیتا اور غم کو صبر کے ساتھ زائل کرتا ہے اور خدا کا قرب و مَعِیَّت اور رضا و جنت کی بشارت تو کاملین کے لیے صبر کو نہایت خوشنما بنا دیتی ہے۔ غم زندگی کا لازم حصہ ہے، بقولِ شاعر

قیدِ حیات و بندِ غم اصل میں دونوں ایک ہیں
موت سے پہلے آدمی غم سے نجات پائے کیوں

قرآن مجید نے کائنات کے افضل ترین انسانوں یعنی انبیاء کرام علیہم الصّلوٰۃُ والسّلام کی پاکیزہ زندگیاں جن عظیم مقاصد کے لیے بیان فرمائی ہیں، ان میں ایک مقصد پاکیزہ زندگی کے حقیقی عناصر کی عملی تصویر پیش کرنا بھی ہے۔ احقاقِ حق، ابطالِ باطل، عبدیت و محبت، اعلائے کلمۃ اللہ، خوف و رَجا، تقویٰ و ورع اور حکمرانی و مصالحِ اُمّت، شکر و صبر اِن تمام صفاتِ عالیہ میں ان پاک ہستیوں کا کردار کیسا تھا؟ قرآن مجید اِسی کے بیان پر مشتمل ہے۔ اس مضمون میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسّلام کی حیاتِ طیبہ میں وصفِ صبر کو قرآن مجید کی روشنی میں ملاحظہ کریں۔

حضرت نوح علیہ السّلام اور صبر

حضرت نوح علیہ السّلام کی زندگی جہدِ مسلسل سے عبارت ہے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو تبلیغِ دین کے لیے طویل عرصہ عطا فرمایا، قرآن مجید میں ہے: ﴿فَلَبِثَ فِیْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِیْنَ عَامًا﴾

ترجمہ: تو وہ (نوح) ان (قوم) میں پچاس سال کم ایک ہزار سال رہے۔(پ 20، العنکبوت:14) اِس ساڑھے نو سو سال کی زندگی میں آپ مسلسل قوم کو توحیدِ خداوندی، عبادتِ الٰہی اور اپنی اطاعت کی دعوت دیتے رہے، لیکن اِس کے جواب میں قوم کا طرزِ عمل دشمنی، استہزاء، تحقیر اور بدکلامی پر مشتمل رہا، لیکن اِس کے باوجود آپ

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

نے صبر وہمت اور حلم وبرداشت کا مظاہرہ فرمایا اور اپنی تمام کاوشوں کو خدا کے حضور یوں عرض کیا: اے میرے رب! بیشک میں نے اپنی قوم کو رات دن دعوت دی، تو میرے بلانے سے ان کے بھاگنے میں ہی اضافہ ہوا اور بیشک میں نے جتنی بار انہیں بلایا تاکہ تو انہیں بخش دے تو انہوں نے اپنے کانوں میں اپنی انگلیاں ڈال لیں اور اپنے کپڑے اوڑھ لیے اور وہ ڈٹ گئے اور بڑا تکبر کیا پھر یقیناً میں نے انہیں بلند آواز سے دعوت دی، پھر یقیناً میں نے ان سے اعلانیہ بھی کہا اور آہستہ خفیہ بھی کہا۔ (پ 29، نوح:5 تا 9) اتنا طویل عرصہ گزرنے کے بعد جب قوم پر ہر طرح حجت تمام اور دلائل واضح ہو گئے، تب کہیں آپ علیہ السلام نے خدا کی بارگاہ میں قوم سے نجات کی دعا مانگی اور اللہ تعالیٰ نے اُس دعا کو شرفِ قبولیت عطا فرمایا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور صبر

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زندگی بھی آزمائشوں اور امتحانات سے بھری ہوئی ہے، خود رب کریم نے فرمایا: ﴿وَ اِذِ ابْتَلٰۤى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ﴾ ترجمہ: اور یاد کرو جب ابراہیم کو اس کے رب نے چند باتوں کے ذریعے آزمایا تو اس نے انہیں پورا کر دیا۔ (پ 1، البقرۃ:124) آپ بہت دفعہ سخت ترین آزمائشوں سے دوچار ہوئے، مگر راضی برضائے الٰہی رہے اور صبر اور بلند ہمتی کی برکت سے ہر مرتبہ کامیاب و کامران رہے۔ آپ نے اپنے چچا اور پوری قوم کو تنِ تنہا للکار کر بتوں کی پرستش سے منع کیا، پھر جراءت و ہمت کے ساتھ قوم کے بتوں کو بھی توڑ دیا جس کے نتیجے میں قوم نے آپ علیہ السلام کو زندہ جلا دینے کا فیصلہ کیا، چنانچہ قرآنِ مجید ہے: ﴿قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَ انْصُرُوْۤا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِیْنَ(۶۸)﴾ ترجمہ: بولے ان کو جلا دو اور اپنے خداؤں کی مدد کرو اگر تم کچھ کرنے والے ہو۔ (پ 17، الانبیآء:68) لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کمالِ صبر و استقامت و توکل و رضا بالقضاء سے آگ میں ڈالا جانا قبول کر لیا اور خداوندِ قدوس نے صبر و توکل پر اپنی خصوصی معیت و نصرت عطا فرمائی اور آگ کو حکم دیا: ﴿یٰنَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰۤى اِبْرٰهِیْمَ(۶۹)﴾ ترجمہ: اے آگ! ابراہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا۔ (پ 17، الانبیآء:69) آگ سے محفوظ واپسی کے بعد صبر و برداشت کا سلسلہ مزید جاری رہا کہ پھر آپ علیہ السلام نے اپنی اہلیہ اور بھتیجے حضرت لوط علیہ السلام کے ساتھ "عراق" سے "حَرّان" پھر "حلب" اور پھر "جبلِ بیت المقدس" ہجرت فرمائی۔ آپ نے اِس ہجرت کو خدا کی طرف ہجرت قرار دیا، چنانچہ ارشاد ہوا: ﴿وَ قَالَ اِنِّیْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّیْ﴾ ترجمہ: اور ابراہیم نے فرمایا: میں اپنے رب کی (سر زمین شام کی) طرف ہجرت کرنے والا ہوں۔ (پ 20، العنکبوت:26)

پھر خدائی حکم پر اپنی اہلیہ اور چہیتے شہزادے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ملکِ شام سے آکر حرم کی ویران و بیابان سرزمین پر چھوڑ آئے، جہاں میلوں دور تک آبادی کا نشان، پانی کا قطرہ اور اناج کا دانہ نہیں تھا۔ چنانچہ قرآن مجید میں آپ علیہ السلام کا کلام یوں مذکور ہے: ﴿رَبَّنَاۤ اِنِّیْۤ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ﴾ ترجمہ: اے ہمارے رب! میں نے اپنی کچھ اولاد کو تیرے عزت والے گھر کے پاس ایک ایسی وادی میں ٹھہرایا ہے جس میں کھیتی نہیں ہوتی۔ (پ 13، ابراہیم:37) زندگی بھر کی ساتھی اور بڑھاپے کی لاڈلی اولاد کو حکمِ خدا پر بیابان میں چھوڑ آنا صبر کی کیسی عظیم مثال ہے، اس کا اندازہ شاید ہی کوئی لگا سکے۔

اس کے بعد خدا کے حکم پر اپنے عزیز، نوجوان بیٹے کی گردن پر چھری چلا دی اور بیٹے نے بھی آگے سے صبر و استقامت کا پیکر بن کر دکھا دیا۔ قرآنِ حکیم میں اِس داستانِ صبر و وفا کو یوں بیان کیا گیا: ﴿فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیْۤ اَرٰى فِی الْمَنَامِ اَنِّیْۤ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَا ذَا تَرٰى ؕ قَالَ یٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۫ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ(۱۰۲) فَلَمَّاۤ اَسْلَمَا وَ تَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ(۱۰۳) وَ نَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰۤاِبْرٰهِیْمُ(۱۰۴) قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ(۱۰۵)﴾ ترجمہ: پھر جب وہ اس کے ساتھ کوشش کرنے کے قابل عمر کو پہنچ گیا تو ابراہیم نے کہا: اے میرے بیٹے! میں نے خواب میں دیکھا کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ اب تو دیکھ کہ تیری کیا رائے ہے؟ بیٹے نے کہا: اے میرے باپ! آپ وہی کریں جس کا آپ کو حکم دیا جا رہا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عنقریب آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ تو جب ان دونوں نے (ہمارے حکم پر) گردن جھکا دی اور باپ نے بیٹے کو پیشانی کے بل لٹایا (اس وقت کا حال نہ پوچھ) اور ہم نے اسے ندا فرمائی کہ اے ابراہیم! بیشک تو نے خواب سچ کر دکھایا ہم نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی صلہ دیتے ہیں۔ (پ 23، الصّٰفّٰت:102 تا 105) (جاری ہے)

بہترینِ عورت کون؟

مولانا محمد ناصر جمال عطّاری مَدَنی*

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بہترین عورت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: اَلَّتِی تُطِیعُ اِذَا اَمَرَ وَتَسُرُّ اِذَا نَظَرَ وَتَحْفَظُهُ فِی نَفْسِهَا وَمَالِهٖ یعنی (بہترین عورت وہ ہے) جسے شوہر حکم دے تو وہ اُس کی بات مانتی ہو، جب شوہر اُسے دیکھے تو وہ اُسے خوش کر دیتی ہو، وہ عورت اپنی اور شوہر کے مال کی حفاظت کرتی ہو۔[1]

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِس حدیثِ پاک میں ایک ذمّہ دار بیوی کی بہت اہم خصوصیات بیان فرمائی ہیں: 1 حکم ماننے والی 2 شوہر کو خوش رکھنے والی 3 مال و عزّت کی حفاظت کرنے والی۔

1 حکم ماننے والی بہترین عورت کی خوبیوں میں سے ایک خوبی شوہر کی فرماں برداری اور خدمت گزاری کو اپنی ذمّہ داری سمجھنا ہے۔

حدیثِ پاک میں ہے کہ اگر شوہر اپنی عورت کو یہ حکم دے کہ (پتھروں کو لے کر) سُرخ پہاڑ سے کالے پہاڑ تک جائے یا کالے پہاڑ سے سرخ پہاڑ تک جائے تو عورت پر حق ہے کہ وہ شوہر کا یہ حکم پورا کرے۔[2] یہ شوہر کی اطاعت کی تاکید کرنے کے حوالے سے بطورِ مبالغہ فرمایا گیا ہے کیونکہ کسی کالے پہاڑ کے قریب سرخ پہاڑ یا سرخ کے نزدیک کالا پہاڑ نہیں ہوتا، یہ بہت دور دور ہوں گے تو جب اتنی دور موجود ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ تک پتھر لے جانے کا حکم پورا کرنے کی تاکید ہے جو کہ بہت مشکل بھی ہے اور بے فائدہ بھی، تو شوہر کے دیگر اہم احکام کی اہمیت کتنی ہو گی![3]

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ جب کوئی مرد اپنی بیوی کو بلائے تو وہ عورت اگرچہ چولھے کے پاس بیٹھی ہو اس کو لازم ہے کہ وہ اُٹھ کر شوہر کے پاس چلی آئے۔[4]

شوہر کے حکم دینے میں یہ بات ضرور خیال میں رہے کہ وہ حکم شریعت کے مطابق ہو، اگر شوہر شریعت کے خلاف کسی بات کا حکم دے تو بیوی پر بات نہ ماننا لازم ہے۔[5]

2 شوہر کو خوش رکھنے والی بہترین عورت کی ایک خوبی شوہر کے حقوق ادا کرنے میں کوتاہی نہ کرنا اور شوہر کو خوش رکھنا بھی ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ جس عورت کی موت ایسی حالت میں آئے کہ مرتے وقت اس کا شوہر اس سے خوش ہو وہ جنّت میں جائے گی۔[6]

علّامہ عبد الرءوف مناوی رحمۃُ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ بیوی اگر شوہر کی خوشی کا خیال رکھے گی تو اس کا یہ عمل شوہر کے دین اور عِفّت (یعنی شوہر کو بدکاری سے بچانے) میں بہت بڑا مددگار بنتا ہے۔[7]

3 مال و عزّت کی حفاظت کرنے والی بہترین عورت کی تیسری خوبی شوہر کے مال و عزّت کی حفاظت اور پاکدامنی ہے، رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے کہ مؤمن بندے نے تقویٰ کے بعد نیک بیوی سے بہتر کوئی چیز نہیں پائی۔ اگر شوہر کسی بات کی قسم کھا جائے تو عورت اس قسم کو پوری کر دے اور اگر شوہر غائب رہے تو عورت اپنی ذات اور شوہر کے مال میں خیر خواہی کا کردار ادا کرتی رہے۔[8]

ایک فرمان یوں ہے کہ نیک عورت آدھے اِیمان کی حفاظت کا باعِث ہے۔[9]

حدیثِ پاک میں یہ بھی ہے کہ ساری دنیا ایک متاعِ زندگی (یعنی زندگی کا ساز و سامان) ہے اور دنیا کی بہترین متاع نیک عورت ہے۔[10] حکیم الامّت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃُ اللہ علیہ لکھتے ہیں: عورت کو بہترین متاع اس لئے فرمایا گیا کہ نیک بیوی مرد کو نیک بنا دیتی ہے، وہ اُخروی نعمتوں سے ہے، حضرت علی رضی اللہُ عنہ نے "رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً" کی تفسیر میں فرمایا: (یعنی) خدایا! ہم کو دنیا میں نیک بیوی دے اور آخرت میں اعلیٰ حُور عطا فرما اور آگ "یعنی خراب بیوی" کے عذاب سے بچا۔ جیسے اچھی بیوی خدا کی

* ذمہ دار شعبہ فیضانِ حدیث، المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center)

رحمت ہے ایسے ہی بُری بیوی خدا کا عذاب ہے۔[11]

خلاصہ یہ نکلا کہ بیوی کو چاہئے کہ پردے میں رہے اور شوہر کی عزت کی حفاظت کرے، شوہر کے مال اور مکان و سامان اور خود اپنی ذات کو شوہر کی امانت سمجھ کر ہر چیز کی حفاظت و نگہبانی کرے۔ اپنے شوہر کے سوا کسی اجنبی مرد پر نگاہ نہ ڈالے اور نہ کسی کی نگاہ اپنے اوپر پڑنے دے، شوہر کے موجود نہ ہونے کی صورت میں عورت پر لازم ہے کہ وہ خود اپنی اور شوہر کے مال کی حفاظت کرے۔

علّامہ عبدالرءوف مناوی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جسے اِن تین خوبیوں والی بیوی مل گئی تو ایسا شخص کامیاب ہے۔[12]

برکت والی عورت کون؟ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے برکت والی بیوی کی ایک خوبی یہ بھی ارشاد فرمائی کہ بڑی برکت والی عورت وہ ہے جس کا مہر آسان ہو۔[13]

عورت کو چاہئے کہ شوہر کی آمدنی کی حیثیت سے زیادہ خرچ نہ مانگے بلکہ جو کچھ ملے اس پر صبر و شکر کے ساتھ ہنسی خوشی زندگی بسر کرے، اپنی پسند کی چیزیں نہ ملنے پر ہرگز شکوہ شکایت نہ کرے۔ اگر شوہر پوچھے کہ میں تمہارے لئے کیا لاؤں تو عورت کو چاہئے کہ شوہر کی مالی حیثیت دیکھ کر اپنی پسند کی چیز طلب کرے اور جب شوہر چیز لائے تو اگرچہ اس میں کوئی کمی ہو پھر بھی اس پر خوشی کا اظہار کرے۔ ایسا کرنے سے شوہر کا دل خوش ہوگا اور آپس میں محبّت بڑھے گی جبکہ اگر عورت نے شوہر کی لائی ہوئی چیز کو ٹھکرا دیا اور اس میں عیب نکالا تو شوہر کے دل میں بیوی کی طرف سے نفرت پیدا ہو جائے گی اور آگے چل کر لڑائی جھگڑے بڑھیں گے اور میاں بیوی کی خوشیوں بھری زندگی خاک میں مل جائے گی۔[14]

اچھی بیوی کی مزید بھی کئی خصوصیات ہیں جن میں سے 10 بیان کی جارہی ہیں: بہترین بیوی وہ ہے جو 1 شوہر کی خوبیوں پر نظر رکھے اور اس کے عیوب اور خامیوں کو نظر انداز کرتی رہے 2 تکلیف اٹھا کر بھی شوہر کو آرام پہنچانے کی کوشش کرے 3 شوہر سے اس کی آمدنی سے زیادہ کا مطالبہ نہ کرے اور جو مل جائے اس پر صبر و شکر کے ساتھ زندگی بسر کرے 4 شوہر کی مصیبت میں اپنی وفاداری کا ثبوت دے 5 شوہر کسی معاملے میں زیادتی کر بیٹھے تو واویلا نہ کرے بلکہ صلح اور صبر کا راستہ اختیار کرے 6 مَیکا اور سسرال دونوں گھروں کو اپنا سمجھے، سب کی عزّت کا خیال کرے 7 پڑوسیوں اور ملنے جلنے والی عورتوں کے ساتھ خوش اخلاقی اور شرافت کا برتاؤ کرے 8 دینی تعلیمات اور نماز، روزے کی پابندی کرے اور حُقوقُ اللہ و حُقوقُ العِباد ادا کرتی رہے 9 سُسرال میں سے کوئی کڑوی بات کردے تو جواب میں خاموش رہے اور شوہر سے شکوہ شکایت کرکے جھگڑے کا سامان نہ کرے 10 شوہر کے ماں باپ اور آنے والے مہمانوں کو بوجھ اور مصیبت نہ سمجھے بلکہ اپنے گھر کے افراد سمجھتے ہوئے حُسنِ سلوک سے پیش آئے۔[15]

گھر آباد رکھنے اور پُرسکون زندگی گزارنے کے لئے سمجھ داری سے کام لینا بہت ضروری ہوتا ہے۔ بولنے کی جگہ پر خاموش رہنا اور خاموش رہنے کی جگہ پر بول پڑنا بہت سی مشکلات کھڑی کردیتا ہے لہٰذا اگر کسی پرابلم کو سمجھداری سے ہینڈل کیا جائے تو یہ راستے خود بخود کھل جاتے ہیں۔ بچت اس میں ہے کہ کوشش کرکے سوچ کو مثبت (Positive) رکھیں، مفاہمت (Understanding) کی پالیسی اپنائیں اور ٹکرانے کے بجائے بچ کر چلنے کو کامیابی سمجھیں کہ یہی زندگی کو پُرسکون گزارنے کا راستہ ہے۔ معافی مانگنا اور معاف کردینا بھی سمجھداری کی نشانی ہے لہٰذا کوشش کیجئے کہ یہ نشانی آپ کی شخصیت (Personality) میں لازمی پائی جائے۔

عورت کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ان خوبیوں کو اپنا کر عورت گھر کی نوکر یا کسی کی غلام نہیں بنتی بلکہ گھر بھر کی عزّت و آبرو، سب کی نظر میں ادب کی حق دار اور بہت سارے معاملات میں ملکہ کی حیثیت اختیار کرجاتی ہے۔

کسی نے بہت خوب کہا کہ بے وقوف عورت شوہر کی نافرمانی کرکے اور اسے اپنا فرماں بردار بنا کر غلام بنانے کی کوشش کرتی ہے یوں وہ غلام کی بیوی بن جاتی ہے جبکہ عقل مند عورت شوہر کو بادشاہ کی حیثیت دے کر ملکہ بن جاتی ہے۔

---

(1) سنن کبری للنسائی، 5/310، حدیث: 8961 (2) ابن ماجہ، 2/411، حدیث: 1852 (3) حاشیۃ السندی علی سنن ابن ماجۃ، تحت الحدیث: 1852 (4) ترمذی، 2/386، حدیث: 1163 (5) التیسیر، 1/528 (6) ترمذی، 2/386، حدیث: 1164 (7) التیسیر، 1/528 (8) ابن ماجہ، 2/414، حدیث: 1857 ملتقطاً (9) معجم اوسط، 1/279، حدیث: 972 (10) معجم اوسط، 1/279، حدیث: 972 (11) مراٰۃ المناجیح، 5/4 (12) التیسیر، 1/528 (13) مسند احمد، 9/478، حدیث: 25173 (14) جنتی زیور، ص53 ملخصاً (15) جنتی زیور، ص62 مع اضافہ۔

مدنی مذاکرے کے سوال جواب



شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 9 سوالات وجوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

1 موبائل پر قراٰنِ کریم پڑھنے والے کی طرف پیٹھ کرنا کیسا؟

سُوال: اگر کوئی موبائل میں قراٰنِ کریم پڑھ رہا ہو تو اس کی طرف پیٹھ کرنا کیسا ہے؟

جواب: اگر قراٰنِ کریم کتابی صورت میں ہو تو کوئی بھی سمجھدار آدمی اسے پیٹھ کرنا پسند نہیں کرے گا۔ ہاں! اگر کوئی شخص موبائل پر دیکھ کر قراٰنِ کریم پڑھ رہا ہو تو اس کے آگے بیٹھے شخص کو کیسے پتا چلے گا کہ اس کے پیچھے کوئی شخص قراٰن پڑھ رہا ہے؟ نیز دیکھنے والے بھی یہ نہیں کہیں گے کہ قراٰنِ کریم کو پیٹھ ہو رہی ہے۔ اس انداز کو کسی عالم نے بے ادبی کہا ہو ایسا میں نے نہیں سنا۔

(مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ تراویح، 21 رمضان شریف 1441ھ)

2 مُحرّم شریف میں ننگے پاؤں رہنا کیسا؟

سُوال: مُحرّم شریف کا چاند نظر آتے ہی بعض عورتیں اور مَرد چپل پہننا چھوڑ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ہماری مَنّت ہے تو ان کا اس طرح کرنا کیسا ہے؟

جواب: مُحرّم شریف کا چاند نظر آتے ہی چپل نہ پہننا اور ننگے پاؤں رہنا اگر سوگ کی نیت سے ہو تو حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ شریعتِ مُطہّرہ میں تین دن سے زیادہ سوگ جائز نہیں، البتہ عورت شوہر کے مرنے پر چار مہینے دس دِن سوگ کرے گی۔ اگر کوئی سوگ کی نیت سے نہیں بلکہ ویسے ہی ننگے پاؤں رہتا ہے تو کوئی حَرج نہیں اور نہ وہ گناہ گار ہو گا، البتہ مُحرّم شریف کے اِبتدائی دَس دِنوں میں کچھ لوگ غم اور سوگ کی وجہ ہی سے ننگے پاؤں رہتے ہیں لہٰذا ان کی مُشابہت سے بچنا چاہئے۔ نیز ننگے پاؤں رہنے کی مَنّت کوئی شَرعی مَنّت نہیں کہ جس کا پورا کرنا واجِب ہو اور نہ اس طرح کی مَنّت ماننا کسی فضیلت کا باعِث ہے۔

(مدنی مذاکرہ، 5 محرم شریف 1440ھ)

3 "اللہ پاک بے پروا بادشاہ ہے"

سُوال: اللہ پاک بے پروا بادشاہ ہے "ایسا کہنا کیسا ہے؟

جواب: شرعاً اس میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ لفظ "بے پروا" جب اللہ پاک کے لئے بولا جائے گا تو معنیٰ ہو گا: اسے کسی کی حاجت نہیں اور نہ اسے کسی کی ضرورت ہے، نہ وہ کسی سے ڈرتا ہے، وہ بے پروا (بے نیاز) بادشاہ ہے۔

(مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ تراویح، 21 رمضان شریف 1441ھ)

4 مُحرّم شریف میں بال یا داڑھی بنوانا

سُوال: مُحرّم شریف میں بال یا داڑھی بنوا سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: مُحرّم شریف میں بال کٹوانے میں کوئی حَرج نہیں۔ داڑھی مُنڈوانا یا ایک مٹھی سے گھٹانا حرام ہے چاہے محرم ہو یا نہ ہو۔ مُحرّم شریف کے اِحترام میں ایک مٹھی داڑھی رکھ لینی چاہئے اور جو پہلے داڑھی کٹوائی اس سے توبہ بھی کرنی چاہئے اور

اپنا یوں ذہن بنانا چاہئے کہ شہیدِ کربلا حضرتِ سَیِّدُنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے دِین کی خاطر اپنی آل بلکہ اپنی جان بھی قربان کر دی، کیا میں اِس دِین کے احکام پر عمل کرنے کی خاطر داڑھی بھی نہیں رکھ سکتا؟ اگر نماز نہیں پڑھتے تو یوں ذہن بنائیے کہ امامِ عالی مقام حضرتِ سَیِّدُنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے سجدے میں سر کٹوا دیا اور مجھ سے ہوا پہنچاتے پنکھوں کے نیچے کھڑے ہو کر بھی پانچ نمازیں نہیں پڑھی جارہیں! بَہَر حال داڑھی بھی رکھئے اور نمازیں بھی پڑھئے۔ جو نماز نہیں پڑھتے وہ ابھی سے نماز پڑھنا شروع کر دیں، یہ نہ سوچیں کے جمعہ سے پڑھیں گے۔ اگر قضا نمازیں ہوں تو ان کو بھی ادا کریں۔

(مدنی مذاکرہ، 9 محرم شریف 1441ھ)

5 راہِ خُدا میں نکمی چیز نہ دی جائے

سُوال: اگر ہمارے پاس کچھ ایسے کپڑے ہوں کہ جو نہ پہننے کے قابل ہوں اور نہ کسی کو دینے کے تو ہم ان کپڑوں کا ایسا کیا کریں کہ ہمیں ثواب ملے؟

جواب: آپ کو بالکل ہی نکمی چیز پر ثواب چاہئے! جیب میں ہاتھ ڈالئے اور 100، 500 یا 5000 کا نوٹ نکال کر اچھی نیت سے راہِ خُدا میں دیجئے اور ثواب کے حق دار بنئے۔

(مدنی مذاکرہ، 1 ربیع الاوّل 1441ھ)

6 نمازیں نہ پڑھنے کے باوجود رِزق ملنے کی وجہ

سُوال: کئی لوگ نمازیں نہیں پڑھتے مگر اِس کے باوجود اللہ پاک انہیں رِزق دیتا ہے اِس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: رِزق تو کافروں کو بھی ملتا ہے بلکہ نَعُوْذُ بِاللہ جو لوگ اللہ پاک کو بُرا بھلا کہتے ہیں، اللہ پاک ان کی روزی بھی نہیں روکتا کہ یہ اس کی مَرضی اور شان ہے مگر وہ پکڑ بھی فرمائے گا۔ عوام روزی بند ہونے کا مَطلب یہ سمجھتی ہے کہ تنگدستی آگئی اور پیسے کم ہو گئے کہ پہلے پَراٹھا کھاتے تھے اب تندور کی سادہ روٹی کھانی پڑتی ہے۔ یاد رہے! روزی اُس وقت بند ہو گی جب سانس بند ہو گا اور موت آجائے گی ورنہ بندہ جب تک زندہ ہے روزی بند نہیں ہو گی کیونکہ روزی ہے جبھی تو زندہ ہیں۔ بے نمازی کو اللہ پاک ڈھیل دیتا ہے، اِسی طرح جو لوگ گناہ گار یا ظالم یا نافرمان ہوتے ہیں انہیں بھی ڈھیل دی جاتی ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 1 ربیع الاوّل 1441ھ)

7 کیا سیّد پر سیّد کی تعظیم لازِم ہے؟

سُوال: کیا ایک سیّد زادے پر دوسرے سیّد زادے کی تعظیم لازِم ہے؟

جواب: جی ہاں! ایک سیّد بھی دوسرے سیّد کی تعظیم کرے گا، یوں ہی ایک عالِم دین دوسرے عالِم دین کی اور ایک مُتَّقِی دوسرے مُتَّقِی کی تعظیم کرے گا، سب ایک دوسرے کی تعظیم کریں گے۔ نہ ایک سیّد کے لئے دوسرے سیّد کی توہین کرنا جائز ہے اور نہ ایک عالِم دین کے لئے دوسرے عالِم دین کی توہین کرنا جائز۔ (مدنی مذاکرہ، 27 صفر شریف 1441ھ)

8 اے میرے ربّ! میری سُن لے

سُوال: "اے میرے ربّ! میری سُن لے!" یہ کہنا کیسا ہے؟

جواب: اللہ پاک سمیع و بَصِیر یعنی سُننے اور دیکھنے والا ہے۔ پوچھے گئے جملے سے مُراد یہ ہے کہ اے میرے ربّ! میری دُعا قُبول فرمالے۔ (مدنی مذاکرہ، 27 صفر شریف 1441ھ)

9 کیا کراچی والا نواب شاہ جا کر قصر کرے گا؟

سُوال: میرا وطنِ اصلی کراچی ہے اور میں نواب شاہ میں کام کرتا ہوں تو کیا میں نواب شاہ میں قصر نماز پڑھوں گا؟

جواب: نواب شاہ سے کراچی یا کراچی سے نواب شاہ کا فاصلہ شرعی سفر جتنا ہے، اگر آپ کی نواب شاہ میں پندرہ دن رات یا اس سے زیادہ رہنے کی نیت ہے تو وہاں آپ پوری نماز پڑھیں گے، نمازِ قصر اس صورت میں ہو گی کہ اگر آپ کی 15 دن سے کم وہاں رہنے کی نیت ہو اس صورت میں آپ قصر نماز پڑھیں گے اور شرعی مسافر کہلائیں گے۔

(مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ تراویح، 23 رمضان شریف 1441ھ)



مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مَدَنی

دَارُالاِفتاء اَہلِسنّت

دارُالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزار ہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے تین منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

1 نوحہ کرنا یا سننا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا نوحہ کیا یا سنا جاسکتا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عام ورثاء پر تین دن اور بیوی پر 4 ماہ 10 دن سوگ ہے اس کے بعد سوگ نہیں۔ لہٰذا تین دن کے بعد جہاں سوگ منع ہے وہیں تجدید حزن بھی جائز نہیں ہے یعنی فوت شدہ یا شہید ہو جانے والے کو اس انداز میں یاد کرنا کہ حزن و غم تازہ ہو یہ بھی جائز نہیں ہے۔(فتاویٰ رضویہ،23/739، فتاویٰ رضویہ، 24/488) جس موقع پر سوگ کی اجازت ہے یعنی عام ورثاء کے لئے تین دن اور بیوی کے لئے 4 ماہ دس دن وہاں بھی یہ ضروری ہے کہ نوحہ نہ کیا جائے صدر الشریعہ علیہ الرّحمہ نوحہ سے متعلق فرماتے ہیں "نوحہ یعنی میت کے اوصاف مبالغہ کے ساتھ بیان کر کے آواز سے رونا، جس کو بین کہتے ہیں بالاجماع حرام ہے۔ یوں ہی واویلا یا وامصیبتا کہہ کر چلانا۔

(بہار شریعت،1/854، فتاویٰ رضویہ،23/756)

نوحہ حرام کام ہے(عالمگیری،1/167) اور نوحہ کرنے والے کے لیے احادیث میں سخت وعیدیں آئی ہیں اور اس کو کفر کی بات کہا گیا ہے یعنی یہ زمانہ جاہلیت کے لوگوں کا طریقہ ہے چنانچہ مسلم شریف میں ہے "عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اثنتان فی الناس هما بهم كفر الطعن فی النسب و النياحة على الميت "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں دو باتیں کفر ہیں کسی کے نسب میں طعن کرنا اور میت پر نوحہ کرنا۔ (صحیح مسلم،1/58)

ایک اور حدیث پاک میں ہے "النائحة اذا لم تتب قبل موتها تقام يوم القيامة وعليها سربال من قطران ودرع من جرب" نوحہ کرنے والی جب اپنی موت سے قبل توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن کھڑی کی جائے گی یوں کہ اس بدن پر گندھک کا کرتا ہو گا اور کھجلی کا دوپٹا۔ (صحیح مسلم،1/303)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 سیاہ بکرا یا مرغا مریض کے سر سے گھما کر صدقہ کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی شخص بیمار ہے تو اس کے لئے کہا جاتا ہے کہ سیاہ رنگ کا بکرا یا مرغا لے کر مریض کے سر پر سات بار وار کر صدقہ کر دیں۔ اس طریقہ کے بارے میں شریعت مبارکہ کے کیا احکام ہیں؟

*محقق اہلِ سنّت، دار الافتاء اہلِ سنّت
نور العرفان، کھارادر کراچی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

احادیثِ مبارکہ کے مضامین کے مطابق صدقہ بلاؤں کو ٹالتا ہے اور بالخصوص جان کا صدقہ تو اس معاملے میں بہت ہی مؤثر و نفع بخش ہے نیز بکری وغیرہ صدقہ کرنے کا ثبوت تو احادیثِ مبارکہ سے بھی ملتا ہے، لہٰذا ممکنہ صورت میں بیمار شخص کی طرف سے حسبِ استطاعت کوئی جانور صدقہ کر دینا چاہئے۔

مسند احمد کی حدیثِ پاک میں ہے: ”عن أم سلمة أن امرأة أهدت لها رجل شاة تصدق عليها بها فأمرها النبی صلی اللہ علیہ وسلم أن تقبلها“ ترجمہ: ”حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہُ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت نے ان کو اس بکری کی ٹانگ ہدیہ کی جو بکری اس عورت پر صدقہ کی گئی تھی، تو نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں اسے قبول کرنے کا فرمایا۔“

(مسند احمد، 44/242)

البتہ صدقہ کرنے میں فقط کالے رنگ کا بکرا دینے یا کالے رنگ ہی کی مرغی ہونے یا صدقے کی چیز سر پر سے گھما کر دینے کی کوئی فضیلت ہماری نگاہ سے نہیں گزری۔ یہ عمل ممکن ہے کسی ٹوٹکے کے طور پر کیا جاتا ہو۔ ٹوٹکے کے طور پر کیا جانے والا ہر عمل ناجائز نہیں ہوتا جیسا کہ سر پر مرچی گھما کر نظر اتارنے کا ایک عمل عاملین کی طرف سے بتایا جاتا ہے، یہ ایک ٹوٹکا ہے اس پر عمل کرنا، جائز ہے۔ لہٰذا سر پر گھمانے والی بات کو ناجائز کہنے کی بھی کوئی وجہ نہیں ہے البتہ اس کی فضیلت یا خصوصیت بھی ثابت نہیں ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 24/185-186 ملتقطاً، فتاوٰی خلیلیہ، 1/494-495 ملتقطاً، حبیب الفتاوٰی، 1/667 ملتقطاً)

صدقہ بلاؤں کو ٹالتا ہے۔ جیسا کہ شُعَبُ الایمان کی حدیثِ مبارک میں ہے: ”عن أنس بن مالك قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: باكروا بالصدقة فإن البلاء لا يتخطى الصدقة“ یعنی حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا کہ صبح سویرے صَدَقہ دِیا کرو کیونکہ بَلا صَدَقہ سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔

(شُعَبُ الایمان، 3/214)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

3 چند سال پہلے دورانِ عمرہ خوشبو لگالی تھی تو اب کیا کرے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں نے چند سال پہلے عمرہ کیا تھا اور دورانِ عمرہ مسائل کا علم نہ ہونے کی وجہ سے حالتِ احرام میں خوشبو لگالی تھی، یعنی اس طرح کہ میں نے دونوں ہاتھوں پر عطر لگا کر ہاتھوں کو مَل کے احرام پر لگالیا، اب مجھے معلوم ہوا ہے کہ ایسا کرنا درست نہیں تھا، شرعی راہنمائی فرمائیں کہ اب اس کا کفارہ کیا ہوگا؟ اور چونکہ کافی عرصہ گزر چکا ہے تو کیا ابھی بھی ادا کر سکتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں آپ پر ایک دَم لازم آئے گا (مناسک علی القاری، ص 551) کیونکہ اوّلاً تو جس طرح آپ نے خوشبو لگائی یہ قلیل نہیں ہوتی بلکہ کثیر ہوتی ہے اور بالفرض اس کو قلیل بھی مان لیا جائے تو قلیل خوشبو بھی حالتِ احرام میں جب پورے عضو پر لگالی جائے، تو دَم لازم آتا ہے۔ (الفتاوی الھندیۃ، 1/241، بہارِ شریعت، 1/1163) فقہائے کرام نے ہتھیلی کو پورا عضو شمار کیا ہے (البحر الرائق شرح کنز الدقائق ومنحۃ الخالق، 3/3)، اگر کسی پر دَم واجب ہوا تو اس پر دَم کی ادائیگی فوری واجب نہیں۔ بہتر یہ ہے کہ فوراً ادا کر دے، لہٰذا آپ اب بھی یہ کفارہ ادا کر سکتے ہیں (لباب المناسک، ص 542) نیز کفارے کی قربانی حرم ہی میں کی جا سکتی ہے، پاکستان وغیرہ، غیر حرم میں نہیں ہو سکتی۔ (فتاوٰی رضویہ، 10/713) اگر آپ اب حرم میں خود جا کر ادا نہیں کر سکتے تو کسی معتمد شخص کو رقم دے کر حرم میں دَم ادا کرنے کے لیے وکیل کر دیں اور وہ شخص حرم میں آپ کی طرف سے دَم ادا کر دے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

فریاد

سوچ اور اصلاح میں پلس مائنس



مثبت سوچ ⊕	منفی سوچ ⊖
لڑائی جھگڑے سے بچنا	دوسروں کے بارے میں بُرا سوچنا،
دوسروں کو بھی بچانے کی کوشش کرنا	گھر، محلے اور ادارے وغیرہ میں
ناراض میاں بیوی اور ٹوٹ پھوٹ	لڑائی کروانا، ناراض میاں بیوی
کے شکار خاندانوں کو آپس میں ملانے	اور رشتہ داروں میں مزید پھوٹ ڈالنے
اور جوڑنے والی باتیں کرنا	والی باتیں کرنا، اچھائیوں کی بجائے
	برائیاں ہی بیان کرتے رہنا

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطّاری

ہماری زندگی میں کئی مواقع ایسے آتے ہیں کہ جہاں ہم پلس یا مائنس کردار ادا کرتے ہیں۔ اہلِ عقل کی رائے اور اپنی زندگی کی کثیر بہاریں دیکھ چکنے والوں کے تجربات سے یہی ثابت ہے کہ اگر ہم پلس انداز اختیار کریں تو زندگی بہت سی الجھنوں، پریشانیوں اور ذہنی فکروں سے آزاد ہوکر خوشگوار گزرتی ہے جبکہ مائنس انداز اختیار کرنے سے طرح طرح کی فکریں الجھائے رکھتی ہیں۔

اس مضمون میں دو چیزوں یعنی "سوچ" اور "اصلاح" کے متعلق توجہ دلانے کی کوشش کی گئی ہے:

سوچ میں مثبت اور منفی انداز

سوچ (Thought) کے دو زاویے ہوتے ہیں ایک مثبت (Positive) اور دوسرا منفی (Negative)، "مثبت سوچ" انسان کے لئے پلس راستہ جبکہ منفی سوچ مائنس راستہ ہے۔ دوسروں کے بارے میں اچھا سوچنا اور ان کے ساتھ اچھا کرنا، لڑائی جھگڑے سے بچنا اور دوسروں کو بھی بچانے کی کوشش کرنا، ناراض میاں بیوی اور ٹوٹ پھوٹ کے شکار خاندانوں کو آپس میں ملانے اور جوڑنے والی باتیں کرنا، یہ سب "مثبت سوچ" ہی کے نتائج ہیں۔ جبکہ دوسروں کے بارے میں بُرا سوچنا، گھر، محلے اور ادارے وغیرہ میں لڑائی کروانا، ناراض میاں بیوی اور رشتہ داروں میں مزید پھوٹ ڈالنے والی باتیں کرنا، اچھائیوں کی بجائے برائیاں ہی بیان کرتے رہنا، یہ سب منفی سوچ ہی کے کرِشمے ہیں۔ "مثبت سوچ" کی وجہ سے دل اور دماغ پُر سکون رہتے، طبیعت اچھی رہتی، زندگی خوش گوار گزرتی ہے۔ جبکہ "منفی سوچ" کی وجہ سے انسان ڈپریشن، ٹینشن، اینزائٹی (گھبراہٹ)، شوگر لیول کے بڑھنے، بلڈ پریشر کے بگڑنے، بے چینی، بے قراری، بے سکونی، نیند نہ آنے اور دیگر کئی طرح کی بیماریوں اور پریشانیوں کا شکار رہتا ہے۔ یاد رکھئے! ہمارا پیارا دینِ اسلام ہمیں اچھا (پلس) سوچنے کا درس دیتا اور بُرا (مائنس) سوچنے اور بُرا کرنے سے بھی روکتا ہے۔

اصلاح میں مثبت اور منفی انداز

اصلاح کرنا یعنی کسی کی غَلَطی کی نشاندہی کرنا اور اسے اس غلطی سے بچانا، اس میں پلس یہ ہے کہ "اوّلاً یہ کنفرم کرلیا جائے کہ واقعی سامنے والے نے فلاں غلطی کی بھی ہے یا نہیں؟ قراٰنِ کریم نے بھی ہمیں یہی تعلیم دی ہے کہ جب کوئی خبر ملے تو اس کی تحقیق ضرور کرلی جائے۔ (پ26، الحجرات:6) دوسرے نمبر پر یہ معلوم کرلیا جائے کہ اس سے یہ غلطی کس وجہ سے ہوئی ہے، مثلاً علم کی کمی یا کسی غلط فہمی یا غصے یا جذباتی ہونے یا پھر بغض، کینہ، حسد اور اس طرح کی کسی اور وجہ سے غلطی

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کرکے پیش کیا گیا ہے۔

ہوئی ہے، کیونکہ غلطی کی وجہ معلوم ہو جانے کے بعد سامنے والے کی اصلاح آسان اور زیادہ بہتر طریقے سے ہو سکتی ہے۔ اصلاح کا مثبت انداز یہی ہے کہ اکیلے میں، نرمی سے، مختصر الفاظ کے ساتھ اور موقع محل دیکھ کر کی جائے، نیز اصلاح کرنے والے کا انداز بھی ایسا ہو کہ جس سے سامنے والے کو یہ احساس (Realize) ہو سکے کہ واقعی یہ ہمارے خیر خواہ ہیں نہ کہ ہمیں ذلیل کرنے والے۔ اصلاح کرنے میں شریعت نے جسے (مثلاً استاد، والد اور شوہر کو) سختی کرنے کی اجازت دی ہے، اسے بھی شریعت کی حَد (Boundary) سے آگے نہیں بڑھنا چاہئے۔

اور اصلاح میں منفی انداز یہ ہے کہ "بغیر اجازتِ شرعی سختی کے ساتھ اصلاح کرنا" جو سختی اور غصے کے ساتھ اصلاح کرتا ہے اس کی مثال ایسے ہے جیسے برتن میں کچھ ڈالنے سے پہلے ہی اس میں سوراخ کر دیا، نیز سختی کے ساتھ اصلاح کرنے کا ایک بڑا سائیڈ افیکٹ یہ بھی ہے کہ سامنے والا آپ کے رویّے ہی میں کھو جائے گا اور آپ کے الفاظ کی طرف اس کا دھیان بھی نہ رہے گا۔ اسی طرح اصلاح کے نام پر سامنے والے کو لمبا چوڑا لیکچر دے دینا، لوگوں کے سامنے اس کی غلطیاں بتا کر اصلاح کرنا نیز عمر اور مقام و مرتبے کا لحاظ نہ رکھنا یہ سب اصلاح کے منفی انداز ہیں۔

اصلاح کے متعلق اگر مذکورہ پلس چیزوں کو اپنایا جائے اور مائنس چیزوں سے پرہیز کیا جائے تو گھر، پڑوس، محلے، ادارے اور آفسز وغیرہ امن کے گہوارے بنے رہیں گے اور آپس کی محبتیں بھی قائم رہیں گی۔

میری تمام عاشقانِ رسول سے فریاد ہے! ثواب کی نیت کے ساتھ اپنی سوچ اور اصلاح کے طریقۂ کار کا جائزہ لیجئے، پلس سوچ اور انداز اپنا کر زندگی کے سفر کو آسان کیجئے، نیز مائنس سوچ کو اپنی ڈکشنری ہی سے مائنس کرنے کی نیت فرمالیجئے۔

اللہ پاک ہمیں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

جواب دیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ جون 2023ء کے سلسلہ "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: 1 سید اعظم غنی (لاہور) 2 بنتِ سلطان محمد (تلہ گنگ، چکوال) 3 عبد الغفّار (ڈھرکی، سندھ)۔ اِنہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات** 1 حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ 2 7 ذوالحجہ شریف 114ھ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام** ❁ بلال قمر (پاکپتن شریف) ❁ اُمِّ حسنین (کراچی) ❁ احمد رضا (فیصل آباد) ❁ بنتِ آصف عطّاریہ (چکوال) ❁ بنتِ جہانگیر (حافظ آباد) ❁ بنتِ محمد جاوید (سیالکوٹ) ❁ محمد احمد (کراچی) ❁ بنتِ تنویر عطّاری (قصور) ❁ محمد راشد عطّاری (خانیوال) ❁ محمد حسان محمود (ٹنڈو الہیار، سندھ) ❁ بنتِ عابد حُسین (لاہور) ❁ بنتِ حامد یاسین (لاہور)۔

جملے تلاش کیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ جون 2023ء کے سلسلہ "جملے تلاش کیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: 1 جواد (ملتان) 2 فرخ اعجاز (کھاریاں، گجرات) 3 حافظ محمد عبد الرحمٰن (فیصل آباد)۔ اِنہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات** 1 نیل گائے کا شکاری، ص55 2 سب سے پہلے چھینک کس کو آئی؟ ص53 3 حروف ملایئے، ص53 4 بچوں کی اخلاقی تربیت، ص54 5 پہلی ڈاک، ص59۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام** ❁ بنتِ عباس عطّاری (احمد پور شرقیہ) ❁ حسّان رضا (گوجرہ) ❁ اُخت حسن رضا عطّاریہ (بھکر) ❁ احمد عبید رضا عطّاری (میانوالی) ❁ بنتِ نعمان (کراچی) ❁ احمد شہیر (سرگودھا) ❁ بنتِ محمد صدیق (اوکاڑہ) ❁ بنتِ بابر علی (جیکب آباد) ❁ بنتِ ریاض (لاہور) ❁ بنتِ محمد سمیع (حیدر آباد) ❁ شیث علی (سمندری) ❁ بنتِ ادریس (جڑانوالہ)۔

دِلوں میں چُھپے سوالات اور اُن کے جوابات

مولانا عدنان چشتی عطّاری مَدَنی*

حضور نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم مختلف انداز میں سوالات کیا کرتے تھے، اسی طرح بہت بار ایسا بھی ہوتا کہ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کسی بات کو صحابۂ کرام کے ذہن میں بٹھانے کے لئے اُن سے سوالات کیا کرتے اور پھر خود ہی جواب بھی ارشاد فرماتے، بارہا ایسا بھی ہوتا کہ کوئی صحابی آپ سے کچھ پوچھنے کے لئے حاضر ہوتے تو ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان کے پوچھنے سے پہلے ہی نہ صرف ان کے دِل میں چُھپا سوال بتادیا کرتے تھے بلکہ جواب بھی ارشاد فرمادیتے۔ یہاں کچھ ایسے ہی 3 سوالات اور ان کے جوابات ذکر کئے جارہے ہیں جیسا کہ

1 تم نیکی اور گناہ کے بارے میں پوچھنے آئے ہو!

حضرت وابِصہ اَسَدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، میرا ارادہ یہ تھا کہ آج میں نیکی اور گناہ میں سے کوئی ایسی شے نہیں چھوڑوں گا کہ جس کے بارے میں سوال نہ کرلوں۔ میں لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے جانے لگا تو صحابۂ کرام نے کہا: اے وابِصہ! رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے دور رہو۔ میں نے کہا: دَعُونِی اَدْنُو مِنْهُ فَاِنَّهٗ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ مجھے چھوڑ دو، مجھے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قریب ہولینے دو کیونکہ آپ مجھے لوگوں میں سے سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اُدْنُ یَا وَابِصَةُ اے وابصہ! قریب آجاؤ۔ (حضور نے دو مرتبہ اس طرح فرمایا)

حضرت وابِصہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اتنا قریب ہوا کہ میرے گھٹنے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک گھٹنوں کو چھونے لگے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اے وابصہ! میں تمہیں اس چیز کے بارے میں بتاؤں کہ جس کے متعلق تم پوچھنے آئے ہو؟ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! آپ بتادیجئے۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جِئْتَ تَسْاَلُنِی عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ یعنی تم نیکی اور گناہ کے بارے میں پوچھنے آئے ہو۔ میں نے عرض کی: جی ہاں! تو آپ نے اپنی تین مبارک انگلیاں جمع کرکے میرے سینے پر مارتے ہوئے فرمایا: یَا وَابِصَةُ اِسْتَفْتِ نَفْسَكَ یعنی اے وابصہ! اپنے آپ سے پوچھو! نیکی وہ ہے جس پر دل مطمئن ہو اور طبیعت جمے اور گناہ وہ ہے جو طبیعت میں چبھے اور دل میں کھٹکے اگرچہ لوگ



* ذمہ دار شعبہ فیضانِ حدیث المدینۃ العلمیہ، کراچی

تمہیں فتویٰ دیں یا تم سے لیں۔

(مسند امام احمد، 6/292، حدیث:18033)

حکیمُ الْاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اس روایت کے تحت فرماتے ہیں: یہ غیبی خبر ہے کہ حضرت وابصہ (رضی اللہُ عنہ) جو سوال دل میں لے کر آئے تھے حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کے بغیر عرض کئے ہوئے ارشاد فرمادیا، معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں دلوں کے حال پر مطلع فرمایا ہے (یعنی خبر دے دی ہے)، کیوں نہ ہو انہیں تو پتھروں کے دلوں پر اطلاع ہے کہ فرماتے ہیں اُحد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے۔ حضور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے حضرت وابصہ کے سینہ پر ہاتھ رکھ کر ان کے قلب کو فیض دیا جس سے ان کا نفس بجائے امّارہ کے مُطْمَئِنّہ[1] ہوگیا اور دل خطرات، شیطانی وسوسوں سے پاک و صاف ہوگیا۔ صوفیاءِ کرام جو مریدوں کے سینے پر ہاتھ مار کر یا توجہ ڈال کر انہیں فیض (یعنی فائدہ اور نفع) دیتے ہیں ان کی اصل یہ حدیث بھی ہے۔ (جس پر دل مطمئن ہو) یعنی آج سے اے وابصہ گناہ اور نیکی کی پہچان یہ ہے کہ جس پر تمہارا دل و نفس مُطْمَئِنّہ جمے وہ نیکی ہوگی اور جسے تمہارا دل و نفس مُطْمَئِنّہ قبول نہ کرے وہ گناہ ہوگا، یہ حکم حضرت وابصہ کے لئے آج سے ہوگیا، یہ حضور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے ہاتھ شریف کا اثر ہوا، ہم جیسے لوگوں کو یہ حکم نہیں، یہاں (صاحبِ) مرقات نے فرمایا کہ غیر مجتہد یعنی مقلد تو اپنے امام سے فتویٰ لے اور مجتہد اپنے دل سے۔ (اگرچہ لوگ اس کا فتویٰ دے دیں) یعنی عام لوگوں کے فتوے کا تم اعتبار نہ کرنا کیونکہ ان کے دلوں پر ہمارا ہاتھ نہیں پہنچا اپنے دل و نفس کا فتویٰ قبول کرنا کہ تمہارے دل کا فتویٰ ہمارا فیصلہ ہوگا کہ ہمارا ہاتھ تمہارے دل پر ہے۔

(مراٰۃ المناجیح، 4/235)

2 دل میں ہے بات کیا؟ حضور جانتے ہیں!

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہُ عنہما فرماتے ہیں: ایک اَنصاری صحابی رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسولَ اللہ! میں آپ سے کچھ باتیں پوچھنا چاہتا ہوں۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ پھر قبیلۂ ثَقیف کا ایک آدمی آیا اور عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: انصاری تجھ سے پہلے آیا ہے۔ انصاری صحابی نے عرض کی: یارسولَ اللہ! یہ ایک مسافر ہے اور مسافر کا حق زیادہ ہوتا ہے لہٰذا آپ اس سے شروع فرمالیجئے۔

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اُس ثَقَفی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اِنْ شِئْتَ اَجَبْتُكَ عَمَّا كُنْتَ تَسْاَلُ، وَاِنْ شِئْتَ سَاَلْتَنِي وَاُخْبِرُكَ یعنی اگر تم چاہو تو میں تمہیں ان چیزوں کے متعلق بتادوں جن کے بارے میں تم پوچھنے آئے ہو اور اگر چاہو تو تم مجھ سے سوال کرلو اور میں تمہیں جواب دوں گا۔ اس ثقفی نے عرض کی: یارسول اللہ! میں جو پوچھنا چاہتا ہوں آپ ان کے جوابات ارشاد فرمادیجئے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تم مجھ سے رکوع، سجود، نماز اور روزہ کے بارے میں سوالات کرنے آئے ہو۔ وہ ثقفی صحابی کہنے لگے: لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَاْتَ مِمَّا كَانَ فِي نَفْسِي شَيْئًا یعنی اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا آپ نے میرے دل کی بات بتانے میں ذرّہ برابر بھی خطا نہیں کی۔

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب تم رکوع کرنے لگو تو اپنی ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھا کرو اور اپنی انگلیاں کشادہ کرلیا کرو پھر ٹھہرے رہو تاکہ ہر عضو اپنی جگہ جم جائے اور جب سجدہ کرنے لگو تو اپنی پیشانی خوب جماؤ اور ٹھونگے نہ

---

(1) نفسِ انسانی کے تین درجے ہیں: (1) نفسِ اَمّارہ: جو انسان کو برائی کی رغبت دیتا ہے (2) نفسِ لَوّامہ: جو گنہگار کو گناہ کے بعد ملامت کرکے توبہ کی طرف راغب کرتا ہے (3) نفسِ مُطْمَئِنّہ: جو بندگانِ خدا کو ذکرِ خدا سے سکون پہنچاتا ہے۔ (صراط الجنان، 10/674)

مارو، دن کی ابتداء اور انتہاء کے وقت نماز پڑھا کرو۔ اس نے عرض کی: یانبیَّ اللہ! اگر میں ان دونوں اوقات کے درمیان نماز پڑھوں تو؟ فرمایا: پھر تو تم نمازی ہو[2] اور ہر مہینے کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کا روزہ رکھا کرو۔ پھر وہ ثقفی صحابی اٹھ کر چلے گئے۔

3 آپ خود ہی بتادیجئے!

اس کے بعد نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم انصاری صحابی کی طرف متوجہ ہوئے اور اسے بھی یہی فرمایا کہ اِنْ شِئْتَ اَخْبَرْتُكَ عَمَّا جِئْتَ تَسْاَلُ، وَاِنْ شِئْتَ سَاَلْتَنِی فَاُخْبِرْكَ یعنی اگر تم چاہو تو میں تمہیں بھی ان چیزوں کے متعلق بتادوں جن کے بارے میں تم پوچھنے آئے ہو اور اگر چاہو تو تم مجھ سے سوال کرلو، میں تمہیں جواب دے دوں گا۔ انہوں نے عرض کی: لَا یَانَبِیَّ اللہِ! اَخْبِرْنِی عَمَّا جِئْتُ اَسْاَلُكَ یعنی یارسولَ اللہ! نہیں آپ خود ہی بتادیجئے جو میں آپ سے پوچھنے آیا ہوں۔

حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تم مجھ سے یہ پوچھنے آئے ہو کہ جب حاجی اپنے گھر سے نکلتا ہے تو اس کے لئے کیا ثواب ہے؟ جب عرفات میں کھڑا ہوتا ہے تو اس کے لئے کیا ثواب ہے؟ جب وہ جِمار پر (شیطان کو) کنکریاں مارتا ہے تو اس کے لئے کیا ثواب ہے؟ جب اپنا سر منڈواتا ہے تو اس کے لئے کیا ثواب ہے؟ اور جب وہ حج کا آخری طواف پورا کرلیتا ہے تو اسے کیا ثواب ملتا ہے؟

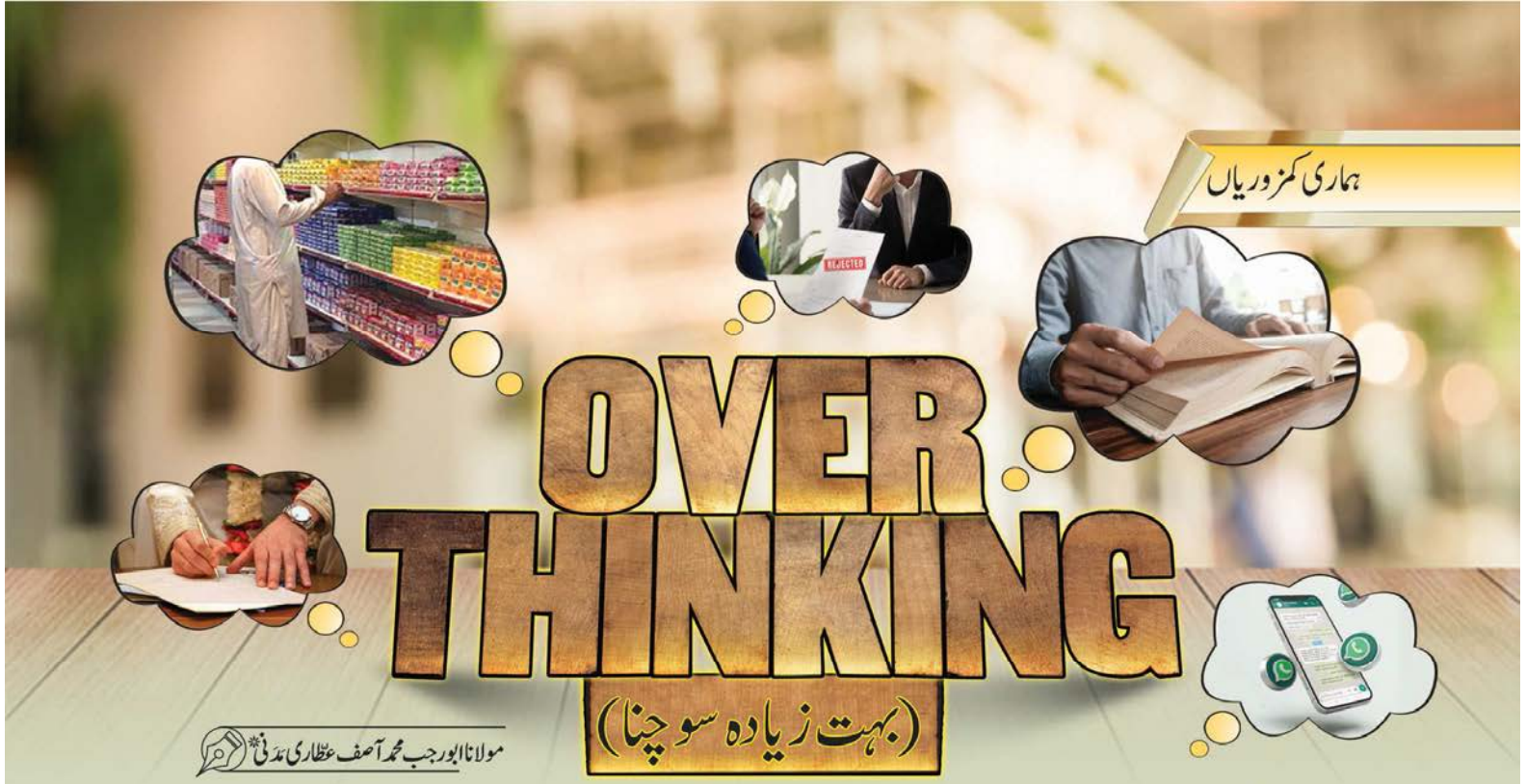
اس انصاری صحابی نے عرض کی: یانبیَّ اللہ! اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا، آپ نے میرے دل کی بات بتانے میں ذرا سی بھی خطا نہیں کی۔

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب حاجی اپنے گھر سے نکلتا ہے تو اس کی سواری کے ہر قدم کے بدلے اس کے لئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے یا اس کا ایک گناہ مٹادیا جاتا ہے اور جب وہ عَرَفہ میں وقوف کرتا ہے تو اللہ پاک (اپنی شان کے لائق) آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے: میرے ان بندوں کو دیکھو کہ بکھرے ہوئے بال اور غبار آلود سر (والے) ہیں، (اے فرشتو!) گواہ ہو جاؤ کہ میں نے ان کے گناہ معاف کردیئے اگرچہ وہ بارش کے قطروں اور ریت کے ذرّوں کے برابر ہوں، اور جب وہ جمار کی رمی کرتا ہے تو قیامت تک اس کے ثواب کو کوئی نہیں جان سکتا اور جب حاجی اپنا سر منڈواتا ہے تو اس کے سر سے گرنے والے ہر بال کے بدلے قیامت کے دن نور ہوگا اور جب وہ بیت اللہ کا آخری طواف کرتا ہے تو اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے اپنی پیدائش کے دن تھا۔ (صحیح ابن حبان، 3/181، حدیث: 1884)

پیارے اسلامی بھائیو! ان واقعات سے ہمیں یہ سیکھنے کو ملتا ہے کہ علمِ دین حاصل کرنے کے لئے علمائے کرام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنے شرعی مسائل بالخصوص عقائدِ اسلام، فرائض اور واجبات وغیرہ کے بارے میں سوالات کریں اور خوب خوب علمِ دین سیکھیں۔

---

(2) دن کی ابتدا و انتہا سے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مراد کیا ہے؟ یہ تو حضور ہی جانتے ہیں البتہ دیگر احادیث میں اسی انداز سے فجر و عشاء کی نماز کا فرمایا گیا ہے جبکہ قرآنِ پاک میں بھی ایک ہی آیت میں پانچوں نمازوں کو یوں بیان فرمایا گیا: ﴿اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّیْلِ وَ قُرْاٰنَ الْفَجْرِؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا(۷۸)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: نماز قائم رکھو سورج ڈھلنے سے رات کی اندھیری تک اور صبح کا قرآن بے شک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ (پ15، بنی اسرآءیل: 78) اس آیت میں فرمایا کہ نماز قائم رکھو سورج ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک۔ اس دورانیے میں چار نمازیں آگئیں: ظہر، عصر، مغرب، عشاء، کیونکہ یہ چاروں نمازیں سورج ڈھلنے سے رات گئے تک پڑھی جاتی ہیں۔ مزید فرمایا کہ صبح کا قرآن قائم رکھو، اس سے نمازِ فجر مراد ہے۔ (صراط الجنان، 5/495)



OVER THINKING

(بہت زیادہ سوچنا)

مولانا ابو رجب محمد آصف عطاری مَدَنی*

ایک شخص کو ہارٹ اٹیک ہوا، اسے اسپتال داخل کر لیا گیا اور انجیو پلاسٹی کرنے کے بعد کچھ ہی دنوں میں چھٹی دے دی گئی، ڈاکٹروں نے اس کی حالت کو تسلی بخش قرار دیا تھا لیکن اس کی اہلیہ ان سوچوں میں گُم رہنے لگی کہ شوہر دوبارہ بیمار ہو گئے تو ان کے علاج کے لئے رقم کا انتظام کیسے ہو گا؟ بچّوں کی فیس، گیس بجلی کے بل، مکان کا کرایہ اور کھانے پینے کے لئے راشن کہاں سے آئے گا! اگر ان کو کچھ ہو گیا تو گھر کیسے چلے گا! بچیوں کی شادیاں کیسے ہوں گی! ایسے حالات میں کیا کروں گی؟ انہی متوقع پریشانیوں کے بارے میں سوچ سوچ کر خود ہائی بلڈ پریشر کی مریضہ بن گئی۔

Overthinking کیسے ہوتی ہے؟

قارئین! سوچنا انسان کی فطرت ہے، اسے کوئی بھی کام کرنا ہو؛ کاروبار، پارٹنر شپ، ملازمت، شادی یا پھر سواری وغیرہ کی خریداری، تو یہ اس کے پلس مائنس پر کم یا زیادہ سوچنا ضرور ہے، یہ سوچ مفید (Useful) ہوتی ہے لیکن بعض اوقات انسان کسی چیز کے بارے میں حد سے زیادہ اور بار بار سوچتا ہے کہ ❁ میں تعلیم حاصل کر تو رہا ہوں نہ جانے اس کے بعد مجھے نوکری ملے گی یا نہیں! بے روزگاری پہلے ہی عام ہے اور اگر نوکری مل بھی گئی تو میری صلاحیت کے مطابق ہو گی یا نہیں؟ ❁ میں فلاں کاروبار شروع کرنے تو لگا ہوں نہ جانے مارکیٹ میں کھڑا رہ سکوں گا یا نہیں! اگر سامان نہ بک سکا تو؟ کوئی سازشی پیچھے لگ گیا تو کیا کروں گا؟ ❁ نہ جانے یہ رشتہ کامیاب ہو سکے گا یا نہیں! کہیں ہم سے فراڈ نہ ہو جائے، آج حسنِ اخلاق کا مظاہرہ کرنے والے بعد میں بد اخلاق نکلے تو ہم کہیں کے نہ رہیں گے ❁ جاب کے لئے انٹرویو میں کامیاب ہو سکوں گا یا نہیں! ویسے بھی آج کل رشوت اور سفارش خوب چلتی ہے، انٹرویو لینے والوں نے مجھے جان بوجھ کر فیل کر دیا تو نوکری کیسے ملے گی؟ ❁ مجھے جاب مل تو گئی ہے لیکن کچھ ہی دنوں بعد کوئی بہانہ بنا کر مجھے جاب سے نکال نہ دیا جائے ❁ فلاں نے میری کال کیوں رسیو نہیں کی یا واٹس ایپ کا جواب کیوں نہیں دیا! ضرور کسی نے اسے میرے خلاف ورغلایا ہو گا ❁ کوئی میرے خلاف سازش کر رہا ہے! تبھی تو سیٹھ نے مجھے جھاڑ پلائی ہے ❁ مجھ پر کسی نے جادو کروا دیا ہے کہ کوئی کام ڈھنگ سے نہیں کر پا رہا! اگر ایسا ہو گیا، اگر ویسا ہو گیا تو میرا کیا بنے گا؟ ایسی سوچوں کو انسان ضرب دے کر خود ہی بڑھاتا رہتا ہے، اس طرح کی اوور تھنکنگ نقصان دہ (Harmful) ہو سکتی ہے۔

Overthinking کے 6 نقصانات

1 اوور تھنکنگ کا شکار ہونے والا مستقبل کے بارے میں بے بنیاد خدشات اور اندیشوں میں مبتلا رہتا ہے۔

* اسلامک اسکالر، رکنِ مجلس المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center) کراچی

2 اوور تھنکنگ کی وجہ سے انسان چھوٹی چھوٹی باتوں کے بارے میں سوچ سوچ کر انہیں بڑا مسئلہ بنادیتا ہے، حالانکہ ایسی باتوں کو نظر انداز کردینا بہتر ہوتا ہے۔

3 اوور تھنکنگ کی وجہ سے ذہن غیر ضروری خیالات میں اُلجھا رہتا ہے اور سوچ سوچ کر ایسا تھک جاتا ہے کہ اس میں مثبت کاموں کے بارے میں سوچنے کی انرجی بہت کم ہوجاتی ہے۔

4 اوور تھنکنگ کرنے والے اپنی ذمہ داریاں پوری نہیں کرسکتے اور لوگوں سے اپنے تعلقات خراب کر بیٹھتے ہیں چنانچہ اپنے رشتہ داروں، دوست یہاں تک کہ بال بچّوں سے دور ہوجاتے ہیں، ایسے لوگ بعض مرتبہ اپنی جاب یا کاروبار بھی کھودیتے ہیں اور ذہنی مریض بن جاتے ہیں، پھر نام نہاد سکون کے لئے نشہ کو سہارا بنانے کی کوشش میں اپنے آپ کو بے آسرا کرلیتے ہیں۔

5 اوور تھنکنگ کرنے والا کئی پرابلمز کا شکار ہوسکتا ہے؛ ذہنی دباؤ، اینزائٹی (Anxiety)، سر درد، پٹھوں کا کھنچاؤ، ہاضمے کے مسائل، نیند پوری نہ ہونا، ہر وقت تھکے تھکے رہنا، خود اعتمادی کی کمی اور دیگر کئی نفسیاتی بیماریاں۔

6 اوور تھنکنگ کی وجہ سے جذباتی دباؤ کا شکار ہونے والا خودکشی کرکے حرام موت کو بھی گلے لگاسکتا ہے۔

Overthinking پر قابو پانے کے 9 طریقے

1 ہمارے کئی مسائل کا حل یہ ہے کہ ہم اپنا ذہن (Mindset) تبدیل کرلیں۔

2 اوور تھنکنگ کا تعلق ماضی سے ہوتا ہے یا مستقبل سے! ہم ماضی کی ناکامیوں، صدموں اور لوگوں کے تلخ رویوں کے بارے میں سوچ سوچ کر اس کڑواہٹ کو اپنے دل ودماغ میں اتارتے رہتے ہیں اور بے سکونی کا شکار ہوجاتے ہیں، یاد رکھئے کہ ماضی کو اکثر بُھلا دینا ہی مفید ہوتا ہے، دوسری اوور تھنکنگ مستقبل کے حوالے سے ہوتی ہے کہ کل کیا ہوگا؟ فلاں کام کیسے ہوگا؟ یوں ہم ان خطرات اور اندیشوں کو اپنے دل ودماغ میں خواہ مخواہ پال کر اپنا "حال" خراب کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ حال (Present) کو اچھا گزارنے کے لئے اوور تھنکنگ چھوڑ دیں۔

3 خیالات کی دنیا میں زندگی گزارنے کے بجائے حقیقت پسند بنئے اور یہ ذہن بنالیجئے کہ زندگی میں صرف سُکھ ہی نہیں دُکھ بھی ملتے ہیں، کامیابیاں ہی نہیں ناکامیاں بھی ہوتی ہیں، جیت ہی نہیں شکست بھی ہوتی ہے، اس لئے آئندہ زندگی کی تلخ حقیقتوں کے بارے میں سوچ سوچ کر پریشان نہ ہوا کریں بلکہ تقدیر پر ایمان مضبوط کریں اور اپنے رب پر توکّل کریں، آپ ٹینشن فری ہوجائیں گے۔

4 زندگی جتنی باقی ہے اوور تھنکنگ کا بوجھ اٹھا کر نہ گزاریں، آخر کب تک سوچوں کے پتھر اٹھا کر چلتے رہیں گے، ایک دن تھک جائیں گے، اس بھاری بوجھ کو کہیں سائیڈ پر رکھ دیجئے اور ہلکے پھلکے ہوکر سفرِ حیات طے کیجئے۔

5 ان سوچوں میں نہ رہیں کہ آپ کا کون سا کام کس طرح بگڑ سکتا ہے بلکہ بگڑے ہوئے کاموں کو ٹھیک کرنے کے بارے میں سوچنا شروع کردیجئے۔

6 ذہن فارغ رہے گا تو کوئی بھی سوچ اس میں گُھس جائے گی، اس لئے خود کو مصروف کرلیجئے، علم دین سیکھئے، کتابیں پڑھئے، اپنی اسکلز (Skills) بڑھائیے، اپنی آخرت کی بہتری کے لئے سوچئے۔

7 بعض لوگوں کے ذہن پر پرفیکشن کا بھوت سوار ہوتا ہے، پھر وہ نارمل معیار کا کام بھی نہیں کرسکتے، اس لئے جتنی آپ کی صلاحیت ہے اس کے مطابق بہتر کام کرنے کی کوشش کریں، دنیا کا سب سے بہترین کام کرنے کا سوچ سوچ کر دُبلے نہ ہوں۔

8 مثبت انفارمیشن پر فوکس رکھیں، منفی خبروں پر توجہ نہ دیجئے، آپ کی سوچ مثبت (Positive) ہوجائے گی جو آپ کو بے چین نہیں کرے گی۔

9 اپنی ٹیبل کے آس پاس "Stop" لکھ کر رکھ لیجئے اور جب کبھی اوور تھنکنگ کا شکار ہونے لگیں تو خود کو یہ لکھا ہوا دکھادیجئے یا اپنی زبان سے اپنے کان میں بول دیجئے "Stop"، یہ ایکسرسائز آپ کو فائدہ دے گی۔

بیان کردہ طریقوں کے علاوہ بھی طریقے موجود ہیں لیکن انہیں فائدہ مند بنانے کے لئے مسلسل کوشش اور مشق ضروری ہے، پھر یہ فالتو سوچیں کم ہوتے ہوتے اتنی کم رہ جائیں گی کہ مثبت سوچوں پر غالب نہیں آسکیں گی۔ اِن شآءَ اللہ



کیا دین کا کام صرف صوفیاء نے کیا ہے؟

مفتی محمد قاسم عطاری*

دین کے نظام کی اساس علم ہے اور علم سے وابستہ حضرات کو علماء کہتے ہیں۔ اس حقیقت کا قطعی نتیجہ یہ ہے کہ علمائے دین کے ذریعے دین کے نظام کی بقا ہے۔ عرصہ دراز سے دین دشمن لوگوں کا ایک خطرناک ہتھیار یہ ہے کہ مسلمانوں کو علما سے دور کر دیا جائے اور علما کی قدر و منزلت لوگوں کی نظر میں گھٹا دی جائے۔ اس فاسد مقصد کے لئے سیکولر، لبرل لوگ اور دین بیزار دانشوروں کا ایک فریب یہ ہے کہ وہ خدمتِ دین کا سہرا علماء کرام کے سر سے ہٹانے کے لئے رنگ برنگے جتن کرتے ہیں جیسے ان کا ایک عام جملہ یہ ہے: ”دین تو صرف صوفیاء کرام نے پھیلایا ہے، مولویوں نے دین کی کوئی خدمت نہیں کی۔“ صوفیاء کرام کی وجہ سے بھی دین پھیلا یہ اپنی جگہ حق ہے جیسے حضور داتا گنج بخش علی ہجویری اور خواجہ غریب نواز علیہما الرحمۃ کی سیرت مبارکہ سے واضح ہے، نیز صوفیاء کرام کے قدموں کی خاک ہماری آنکھوں کا سرمہ ہے، ہماری جبینِ نیاز اُن کے قدموں میں جھکی ہوئی ہے اور ان کی محبت ہمارے لیے ذریعہ نجات ہے لیکن علماء کرام کی خدمات کی نفی کرنا سراسر غلط ہے کیونکہ اولاً تو علماء کرام کی خدمتِ دین کی سینکڑوں جہتیں ہیں جن میں انہوں نے بھرپور کام کیا اور دوسری بات یہ ہے کہ خود صوفیاء کرام بھی علماء ہی تھے کیونکہ کوئی جاہل آدمی، سچا صوفی نہیں بن سکتا لیکن اگر صوفیاء و علماء کو کچھ اعتبارات سے دو جداگانہ گروہ بھی شمار کرلیں تو ذرا نیچے کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

تاریخ گواہ ہے کہ دین پھیلانے، دین کا نظام بنانے اور اس کا علمی دفاع کرنے میں سب سے بڑا کردار علمائے کرام ہی کا ہے، ان کی اہمیت کبھی بھی، کسی بھی زمانے میں نہ ختم ہوتی ہے، نہ کم۔ ایک بار کسی مجلس میں یہ کلام ہوا کہ دین تو صوفیاء کرام نے پھیلایا ہے، علمائے کرام نے نہیں۔ اس پر میں نے سمجھانے کی نیت سے پوچھا کہ صوفیاء کرام تو ہمارے سر کے تاج ہیں لیکن یہ بات واضح ہے کہ دین کی بنیاد قرآن و حدیث اور زندگی بھر کے شرعی مسائل ہیں جنہیں فقہ کہا جاتا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ آپ مجھے یہ بتادیں کہ صوفیاء کرام نے کتنی تفسیریں لکھی ہیں؟ کتنی کتبِ احادیث کی شروحات لکھی ہیں؟ فقہ کے موضوع پر کتنی کتابیں تصنیف کیں؟ کیونکہ دین تو قرآن و حدیث اور اس کی شرح ہی سے سمجھ آتا ہے، اسی سے خدا تعالیٰ کی پسند اور ناپسند کا پتا چلتا ہے۔ میرے اِس سوال پر معترض خاموش ہوگیا، حالانکہ جواب تو واضح سا ہے کہ قرآن و حدیث و فقہ کے متعلق تفصیلی و تشریحی کام صوفیاء کرام نے نہیں بلکہ علمائے کرام نے کیا ہے اور صوفیاء کرام نے کیا بھی ہے تو علمی دنیا میں ایک فیصد ہوگا جبکہ باقی 99 فیصد کام علمائے دین ہی کا ہے۔ جو امور دین کی بنیاد، جڑ اور مرکز و محور شمار کئے جاتے ہیں، وہ کام علمائے دین ہی نے کیے ہیں اور صوفیاء کرام نے اس سے استفادہ کیا ہے اور اس کام کو بہت حسن دیا ہے البتہ عبادت و اخلاقیات و اصلاحِ معاشرہ میں صوفیاء کرام کا حصہ زیادہ ہے۔

اصلِ حقیقت یہ ہے کہ دین سے بیزار لوگوں کا علماء پر اعتراض صرف علماء کی اہمیت کم کرنے کی کوشش ہے، اس سے زیادہ کچھ

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

نہیں ورنہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ختمِ نبوت کے بعد خدا کے پسندیدہ دین کی ترویج واشاعت میں امتِ مسلمہ کے مختلف گروہوں نے اپنی اپنی ذمہ داری بھرپور طریقے سے نبھائی ہے حتیٰ کہ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کی ہستیاں جو اُمّت میں سب سے افضل، نمایاں اور خدمتِ اسلام میں سب پر فائق ہیں ان میں بھی مختلف شانیں اور متعدد کردار نظر آتے ہیں جیسے خلفائے راشدین، حضرت امیر معاویہ، معاذ بن جبل، ابو موسیٰ اشعری، سلمان فارسی رضی اللہ عنہم سلطنت یا صوبوں کے حکمران بنے اور اسی منصب کے ذریعے خدمتِ اسلام سرانجام دی۔ دوسری طرف حضرت ابو عبیدہ بن جراح، سعد بن ابی وقاص، عمرو بن العاص، خالد بن ولید، محمد بن مسلمہ رضی اللہُ عنہم لشکروں کے سپہ سالار تھے اور اس انداز میں اعلائے کلمۃ اللہ کا فریضہ سرانجام دیا۔ تیسری جہت میں سیدنا ابوہریرہ، عائشہ صدیقہ، ابو سعید خدری، عبد اللہ بن عمر، انس بن مالک رضی اللہُ عنہم نے اُمّت تک احادیثِ نبوی پہنچا کر دین کی خدمت کی۔ اسی طرح سیدنا صدیقِ اکبر، عثمان غنی، عبد الرحمٰن بن عوف، طلحہ وزبیر و ابو طلحہ رضی اللہُ عنہم نے اپنے مال کے ذریعے اسلام کی زبردست معاونت کی۔ امّتِ مسلمہ میں عبادت کا عملی نمونہ دکھانے کے لئے ابو عبیدہ بن الجراح، ابو ذر غفاری، ابو الدرداء، تمیم داری، عبد اللہ بن عمرو رضی اللہُ عنہم کے نام معروف ہیں۔ فہمِ قرآن اور تعلیمِ قرآن کے عظیم فریضہ کی ذمہ داری پوری کرنے میں خلفائے راشدین، ابی ابن کعب، عبد اللہ بن عباس، عبد اللہ بن مسعود، زید بن ثابت رضی اللہُ عنہم کے نام بہت نمایاں ہیں۔ ان تمام تفصیلات کے ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اسلام کی ترویج واشاعت میں مسلمانوں کے ہر طبقے نے اپنا کردار ادا کیا ہے، ان میں سے کسی کی نفی نہیں کی جاسکتی بلکہ ہر صاحبِ فضیلت کو اس کی فضیلت دینی چاہیے اور اس کا اعزاز ماننا چاہیے۔ خود حضور سید دوعالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس حقیقت کو بہت واضح الفاظ میں بیان فرمایا ہے، چنانچہ حدیث پاک میں فرمایا: میری اُمّت کا ایک گروہ ہمیشہ غالب رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی اور وہ غالب ہی رہے گا۔

(بخاری، 4/511، حدیث:7311)

اس حدیث کی شرح میں ہے کہ امام نووی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: ایسا ہوسکتا ہے کہ وہ غالب رہنے والے گروہ، امت کی متعدد جماعتیں ہوں جیسے کچھ بہادر، جنگجو، جنگی بصیرت رکھنے والے، کچھ فقیہ، مفسر، محدث، کچھ مبلغین کہ نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے روکنے والے، اسی طرح زاہد وعابد لوگوں کے گروہ۔

(فیض القدیر، 6/514، تحت الحدیث:9774)

اسی حدیث کو زیادہ وضاحت سے سمجھنے کے لئے ایک دوسرے انداز میں ہم دعوتِ فکر پیش کرتے ہیں اور وہ یہ کہ قرآن مجید کا ترجمہ و تفسیر، احادیث مبارکہ کی تشریح و توضیح، عقائدِ اسلامیہ کی تنقیح و تحقیق، عبادات کے طریقے اور احکام کی تعیین و تفصیل، معاملات کے احکام، کھانے، پینے، پہننے اور کمانے میں حلال و حرام کا بیان، مذکورہ تمام احکام کو لوگوں تک پہنچانا، غیر مسلموں کو توحید و رسالت کی حقانیت بیان کرنا، اسلامی عقائد و احکام پر کئے جانے والے اعتراضوں کے جواب دینا، اسلامی سلطنت کا تحفظ و دفاع، مسلمانوں کی جان ومال کی حفاظت کرنا، عبادات کو اُن کے حسن و کمال کے ساتھ ادا کرکے لوگوں کے سامنے عملی نمونہ پیش کرنا، حسنِ اخلاق کو رواج دینا اور اپنی اچھی صحبت سے دوسروں کو نیک بنانا، یہ تمام کے تمام کام دین کے اہم ترین مقاصد اور اسلام کی عظیم ترین خدمات میں سے ہیں۔ اب غور کریں کہ آخری تین کام یعنی عبادت کا عمدہ نمونہ، حسنِ اخلاق کی ترویج اور صحبتِ صالح کی فراہمی کے علاوہ باقی جتنے کام ہیں وہ سرانجام دینے والے کون ہیں؟ بلاشک و شبہ وہ مفسرین، محدثین، متکلمین، فقہاءِ دین، مبلغین، حکمران اور بہادر اسلامی فوجی ہیں۔ اب دیکھیں کہ اس پوری فہرست میں کتنے طبقات ہیں جو صرف علماء ہی پر مشتمل ہیں؟ مفسر و محدث و متکلم و فقیہ و مفتی و مبلغ و مصنف سب علماء ہی ہوتے ہیں۔ لہٰذا روزِ روشن کی طرح واضح ہوگیا کہ خدمتِ اسلام کے زیادہ تر کاموں کو علمائے دین ہی نے سنبھالا ہوا ہے۔ اس لئے دین دشمنوں کے وسوسوں کا شکار نہ بنیں اور ہمیشہ علمائے کرام کی عزت و وقار پیشِ نظر رکھیں۔



حقیقتیں (قسط:01)
(Realities)

مولانا ابورجب محمد آصف عطّاری مَدَنی*

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: کَمَا تَدِینُ تُدَانُ یعنی تم جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔[1]

اسلام اپنے ماننے والوں کو معاشرے کا بہترین فرد بننے کے لئے سچائی، دیانت داری، خیر خواہی، ہمدردی، قربانی، بُردباری، حکمت عملی وغیرہ کے ساتھ ساتھ حقیقت شناسی بھی سکھاتا ہے۔ مذکورہ حدیث پاک میں بھی ایک حقیقت کا بیان ہے کہ ”جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔“ اس حقیقت کا علم رکھنے والا کسی کے ساتھ بُرا کرنے سے پہلے ہزار بار سوچے گا کہ جو میں آج اس کے ساتھ کرنے لگا ہوں وہی کل میرے ساتھ بھی ہو سکتا ہے۔ اسی طرح کی کئی حقیقتوں کا بیان قراٰن و حدیث، دینی بُزُرگوں کے فرامین اور مختلف زبانوں کے محاوروں وغیرہ میں موجود ہے۔ ہم بہت ساری چیزوں کو محض اپنی سوچ کے مطابق دیکھتے ہیں اور ڈسٹرب ہوتے رہتے ہیں حالانکہ اگر ہم کچھ حقیقتوں کو سامنے رکھیں تو کئی پریشانیوں سے بچ سکتے ہیں۔ میں نے کوشش کرکے ایسی حقیقتوں کو جمع کیا جن کا بیان مختصر لیکن اثرات طویل ہوتے ہیں، فی الحال ان میں سے 22 حقیقتیں ضروری وضاحت و ترغیب کے ساتھ آپ کی طرف بڑھاتا ہوں:

22 حقیقتیں

1 ہر مشکل کے بعد آسانی ہے۔ قراٰنِ کریم میں ہے: ﴿فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا(۵)﴾ ترجمۂ کنز الایمان: تو بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔[2] حُضُور غوثُ الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: شروع میں مجھ پر بہت سختیاں رکھی گئیں اور جب سختیاں انتہا کو پہنچ گئیں تو میں عاجز آکر زمین پر لیٹ گیا اور میری زَبان پر قراٰنِ پاک کی یہ دو آیاتِ مبارکہ جاری ہو گئیں۔ ﴿فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا(۵) اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا(۶)﴾ ترجمۂ کنز الایمان: تو بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے، بے شک دشواری کے ساتھ اور آسانی ہے۔[3] الحمدللہ! ان آیاتِ مبارکہ کی بَرَکت سے وہ تمام سختیاں مجھ سے دُور ہو گئیں۔[4]

قارئین! کیسی ہی مشکلات آجائیں، مایوس نہیں ہونا چاہئے، بلکہ اس حقیقت کو نظروں کے سامنے رکھیں کہ ہر مشکل کے بعد آسانی ہے۔ اِن شآءَ اللہ ایک دن خوشیوں کا سورج طلوع ہو گا اور غموں کے اندھیرے چھٹ جائیں گے۔

2 نعمت کی ناشکری کرنے پر نعمت چِھن جاتی ہے۔ قراٰنِ پاک میں ہے: ﴿ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ یَكُ مُغَیِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ۪﴾ ترجمۂ کنز الایمان: یہ اس لیے کہ اللہ کسی قوم سے جو نعمت انہیں دی تھی بدلتا نہیں جب تک وہ خود نہ بدل جائیں۔[5]

گزری ہوئی اور موجودہ قوموں کے عروج و زوال کیلئے یہی اٹل قانون ہے کہ نعمت کا شکر اور حق ادا کرنے پر نعمت بڑھ

* چیف ایڈیٹر ماہنامہ فیضان مدینہ

جاتی ہے اور ناشکری کرنے پر سزا دی جاتی ہے۔[6] اللہ کریم نے ہمیں اتنی کثیر نعمتیں عطا کی ہیں کہ ہم گِن نہیں سکتے، ہمیں ان کی قدر کرنی چاہئے اور ان پر ربِّ کریم کا شکر ادا کرنا چاہئے، جو نعمتیں ہمارے پاس نہیں ہیں ان کے حوالے سے احساسِ کمتری کا شکار نہیں ہونا چاہئے۔ ایک شخص نے کسی تقریب میں مالدار لوگوں کو مہنگے لباس، جوتے اور قیمتی گھڑیاں وغیرہ پہنے دیکھا تو بول اٹھا کہ جو ان کے پاس ہے وہ ہمارے پاس کیوں نہیں ہے؟ اس کا دوست اسے قریبی بستی میں لے گیا جہاں لوگ ٹوٹی پھوٹی جھونپڑیوں میں رہتے تھے، ان کے پاس بجلی تھی نہ گیس اور نہ پینے کو صاف پانی، گھروں میں راشن تھا نہ بچوں کے تن پر پورا لباس! وہاں پہنچ کر دوست نے سمجھایا کہ ان کے پاس بھی وہ کچھ نہیں ہے جو ہمارے پاس ہے۔

3 ہر جاندار کو اس کا رزق ملے گا۔ کوئی جان اپنا رزق کھائے بغیر دنیا سے نہیں جائے گی اور یہ بھی ممکن نہیں کہ کوئی اور ہمارے حصے کا رزق کھالے، چنانچہ رزق! مقدر سے پہلے ملے گا نہ نصیب سے زیادہ! فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اِنَّ الرِّزْقَ لَیَطْلُبُ الْعَبْدَ کَمَا یَطْلُبُہٗ اَجَلُہٗ ترجمہ: بندے کو رِزْق ایسے تلاش کرتا ہے جیسے بندے کی موت اس کو تلاش کرتی ہے۔[7] حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مقصد یہ ہے کہ موت کو تم تلاش کرو یا نہ کرو بہر حال تمہیں پہنچے گی، یوں ہی تم رزق تلاش کرو یا نہ کرو ضرور پہنچے گا، ہاں رزق کی تلاش سنّت ہے موت کی تلاش ممنوع، مگر ہیں دونوں یقینی۔[8]

4 ہر بات کہنے والی نہیں ہوتی اسی طرح ہر بات سننے والی بھی نہیں ہوتی۔ جیسے غیبت کرنا بھی گناہ ہے اور سننا بھی گناہ! کچھ لوگ غیبت کرنے کو تو بُرا سمجھتے ہیں لیکن سننے میں کوئی حرج نہیں جانتے، ان کا خیال ہوتا ہے کہ ہم تو کسی کی غیبت نہیں کر رہے بلکہ دوسرا شخص کر رہا ہے، گناہ ہوگا تو اس کو ہوگا، ہمارا دامن صاف ہے، یہ ان کی غلط فہمی ہے کیونکہ رسول اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے گانا گانے اور گانا سننے سے اور غیبت کرنے اور غیبت سننے سے اور چغلی کرنے اور چغلی سننے سے منع فرمایا۔[9] حضرتِ علامہ عبد الرءُوف مُناوِی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: غیبت سننے والا بھی غیبت کرنے والوں میں سے ایک ہوتا ہے۔[10]

5 کچھ لوگ ہمارے آنے کا انتظار کرتے ہیں جبکہ کچھ ہمارے جانے کا انتظار کرتے ہیں۔ اس لئے دوسری قسم کے لوگوں کے پاس رک کر اپنا وقار نہیں گرانا چاہئے۔

6 کسی کو اپنا بنانے کے لئے سو خوبیاں بھی کم پڑ جاتی ہیں اور کسی اپنے کو دور کرنے کے لئے ایک ہی غلطی کافی ہوتی ہے۔ اس لئے کسی سے کیسی ہی بے تکلفی ہو محتاط رہئے۔

7 اخلاق کی اچھائی اور ظرف کی بڑائی کا امتحان تعلق ختم ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے۔ جب تک کسی سے تعلقات اچھے ہوتے ہیں اس کا پسینہ بھی گویا خوشبودار لگتا ہے اور جس سے تعلقات خراب ہو جائیں اس کا عطر بھی بدبودار لگتا ہے۔ بہر حال ہمیں اپنا اخلاق اچھا اور ظرف وسیع رکھنا چاہئے، کسی سے تعلقات ختم ہو بھی جائیں تو اس کے عیب نہ اُچھالے جائیں، راز نہ کھولے جائیں اور اس کی غیبت نہ کی جائے۔

8 غصہ جس طرح ہمیں آتا ہے دوسروں کو بھی آتا ہے۔ عمل کے بعد ردِّ عمل بھی ہوگا، سوچ لیجئے کیا آپ برداشت کر سکیں گے، اس لئے غصہ پینے ہی میں عافیت ہے۔

(غصے کے بارے میں معلومات کے لئے مکتبۃُ المدینہ کا 34 صفحات کا رسالہ ''غصے کا علاج'' پڑھ لیجئے۔)

9 اگر کوئی چھوٹی سی بات پر ہم سے متأثر ہو سکتا ہے تو چھوٹی سی بات پر بد ظن بھی ہو سکتا ہے۔ اس لئے لوگوں کی عقلوں کے مطابق کلام اور کام کیجئے۔

10 ہم جب چاہیں کسی سے دور تو ہو سکتے ہیں لیکن جب چاہیں قریب نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ یہ فیصلہ سامنے والے نے کرنا ہے کہ وہ ہمیں اپنے قریب کرنا پسند کرتا ہے یا نہیں؟ یہ درحقیقت دل کا معاملہ ہوتا ہے اور دل کے خیالات تبدیل

ہوتے رہتے ہیں، اِس حقیقت کو فرمانِ نبوی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام میں یوں بیان کیا گیا ہے: ”دِل کی مثال اس پَر کی سی ہے جو میدانی زمین میں ہو جسے ہوائیں ظاہِر باطِن الٹیں پلٹیں۔“[11]

11 اپنے دہی کو کوئی کھٹا نہیں کہتا، اس لئے بیوی کو چاہئے کہ شوہر سے اس کے گھر والوں کی شکایت اگر کرنا ہی پڑے تو محتاط الفاظ اور انداز میں کرے۔ یہی اصول ہمیں ماں باپ سے اولاد کی شکایت کرتے وقت اپنانا چاہئے۔

12 انسان دو چہرے نہیں بھولتا، ایک غم میں ساتھ دینے والے کا اور ایک ساتھ چھوڑ جانے والے کا۔ اس لئے ہمیں غمزدہ کو تسلی بھی دینی چاہئے اور اس کے غم دور کرنے میں اس کی مدد بھی کرنی چاہئے۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو کسی غمزدہ شخص سے تعزِیَت کرے گا اللہ پاک اسے تقویٰ کا لباس پہنائے گا اور رُوحوں کے درمِیان اس کی رُوح پر رَحمت فرمائے گا اور جو کسی مصیبت زدہ سے تعزِیَت کرے گا اللہ پاک اُسے جنّت کے جوڑوں میں سے دو ایسے جوڑے پہنائے گا جن کی قیمت (ساری) دنیا بھی نہیں ہو سکتی۔[12]

13 چھوٹی سی غلط فہمی یا بدگمانی برسوں کا تعلق چند منٹ میں ختم کر سکتی ہے۔ اس لئے اگر غلط فہمی ہو تو اس کو دور کر لیا جائے اور بدگمانی ہونے کی صورت میں شریعت کے حکم پر عمل کر کے بدگمانی سے جان چھڑا لی جائے۔ رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”بدگُمانی سے بچو بے شک بدگُمانی بدترین جھوٹ ہے۔“[13]

(بدگمانی کے بارے میں مزید معلومات کے لئے مکتبۃُ المدینہ کا 63 صفحات کا رسالہ ”بدگمانی“ پڑھ لیجئے۔)

14 بے درد کو پرائی مصیبت معلوم نہیں ہوتی، اس لئے ہر ایک کو اپنی پریشانی نہیں بتانی چاہئے۔

15 کسی کو برداشت کرنا مشکل ہو تو یہ سوچ لیں کہ ہو سکتا ہے بہت سے لوگ آپ کو بھی برداشت کر رہے ہوں۔

16 بوڑھوں سے تنگ نہ ہوا کریں، ان کے سفید بالوں سے سارا گھر چمک رہا ہوتا ہے۔

17 الفاظ کی تلخیوں کی کڑواہٹ وضاحتوں سے کم نہیں ہوتی۔ اس لئے پہلے تولو بعد میں بولو۔

18 ضروری نہیں کہ ہر کوئی آپ کی بات مانے، یہ بات خصوصاً وہ لوگ جیسے بوڑھے، والدین، اساتذہ اور نگران یاد رکھیں جن کے انڈر کچھ نہ کچھ لوگ ہوتے ہیں۔ انہیں پھر یہ شکایت کم ہو گی کہ لوگ ہماری بات نہیں مانتے۔

19 ہم بہت مرتبہ اپنی خواہشات کے ہاتھوں بھی بلیک میل ہو جاتے ہیں۔ ہمیں اچھی گاڑی، مکان اور دیگر آسائشات درکار ہوں تو ہم کوئی بھی نوکری یا کاروبار کرنے پر تیار ہو جاتے ہیں، اس بات کی پرواہ کئے بغیر کہ اس سے ملنے والی آمدنی حلال ہے یا حرام؟

20 آج ہم کسی کی جگہ آئے ہیں کل کوئی ہماری جگہ آئے گا، اس لئے کسی منصب یا عہدے سے دل نہ لگائیے۔

21 ہار یا ناکامی کو تسلیم نہ کرنے کا نام کامیابی نہیں بلکہ ہمیں ناکامی کو مان کر کامیابی کی طرف بڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

22 ہم سب کو خوش نہیں رکھ سکتے، کیونکہ ہر ایک کی پسند مختلف، ہر ایک کا مزاج مختلف! اس بات کو ایک اسٹوری سے سمجھئے: کسی نے اپنے بڑے بیٹے کے ولیمے پر 10 ڈشیں بنوائیں تو ایک شخص نے تبصرہ کیا کہ کیا ضرورت تھی اتنا خرچہ کرنے کی! جب اس کے چھوٹے بیٹے کی شادی ہوئی تو ولیمے پر ون ڈش بنوائی، اب کسی اور نے تبصرہ کیا کہ چھوٹے اور لاڈلے بیٹے کی شادی تھی، اگر دس بارہ ڈشیں بنوا لیتا تو کیا جاتا!

(بقیہ اگلی قسط میں)

(1) مصنف عبد الرزاق، 10/189، حدیث: 20430 (2) پ30، الم نشرح: 6 (3) پ30، الم نشرح: 5، 6 (4) طبقات الکبریٰ للشعرانی، 1/178 ملخصاً (5) پ10، الانفال: 53 (6) صراط الجنان، 4/24 (7) مسند بزار، 10/37، حدیث: 4099 (8) مراٰۃ المناجیح، 7/126 (9) جامع صغیر للسیوطی، ص560، حدیث: 9378 (10) فیض القدیر، 3/612، تحت الحدیث: 3969 (11) مسند امام احمد، 7/178، حدیث: 19778 (12) معجم اوسط، 6/429، حدیث: 9292 (13) بخاری، 3/446، حدیث 5143۔



مولانا ابو جواد عطّاری مَدَنی*

کچھ عرصہ قبل ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں ایک حکایت پڑھی تھی کہ ایک سیٹھ اپنی ذاتی کار میں سفر پر تھا۔ ایک دَم اُس نے دیکھا کہ ایک ٹَرک اُن کی گاڑی کے بالکل سامنے آچکا ہے، قریب تھا کہ ٹکر ہو جاتی مگر سیٹھ نے اپنے ڈرائیور کو گاڑی کچے پر اُتارنے کا حکم دیا جس پر ڈرائیور نے فوراً عمل کیا، لمحے بھر کی تاخیر اُنہیں موت کے منہ میں پہنچا دیتی، جب سیٹھ نے ڈرائیور سے وضاحت مانگی تو وہ نادان کہنے لگا کہ ہم صحیح سائیڈ پر تھے، قصور اُس ٹَرک والے کا تھا، اِس لئے اُصولی طور پر میں نے پہلے گاڑی کچے میں نہیں اُتاری تھی، اب جہاندیدہ سیٹھ نے اُسے سمجھایا کہ اگر میں لچک نہ دکھاتا (کمپرومائز نہ کرتا) تو تم اپنا اُصول بیان کرنے کے لئے زندہ نہ ہوتے۔

معزز قارئین! یہی کمپرومائز اگر دنیا کے مختلف شعبہ جات سے وابستہ افراد کریں تو ہمارا معاشرہ ایک اچھا اور مثالی معاشرہ بن سکتا ہے اور ہماری زندگی پُرسکون ہو سکتی ہے۔ یہ کمپرومائز مختلف طرح کے لوگوں کے لئے کس طرح مفید ہو سکتا ہے چند ایک کی نشاندہی کی جارہی ہے آپ بھی پڑھئے:

1 ایک دوسرے کی بات اچھی نہ لگنے پر میاں بیوی کمپرومائز کریں تو دونوں کا گھر اور زندگی برباد ہونے سے بچ سکتی ہے اور دونوں کی زندگی چین و سکون والی گزر سکتی ہے۔

2 اگر سیٹھ و نوکر کمپرومائز کریں تو دونوں خوش رہ سکتے ہیں مثلاً نوکر اگر کبھی کچھ لیٹ ہو جائے یا کبھی سیٹھ کی مرضی کے مطابق کام نہ کر پائے تو سیٹھ کمپرومائز کرے اور ہلکی پھلکی تنبیہ سے کام چلائے اگر سیٹھ صاحب نے کسی غلطی پر نوکر کو ڈانٹ دیا یا کوئی مزاج کے خلاف بات کر دی تو نوکر کمپرومائز کرے، اس طرح دونوں فائدے میں رہیں گے کہ یوں سیٹھ کا کاروبار پھلتا پھولتا رہے گا اور نوکر کا گھر چلتا رہے گا۔

3 یہی کمپرومائز اگر آپس میں بھائی بہنوں میں ہو اس طرح کہ ایک دوسرے کی بات ماننے اور مزاج کے خلاف کچھ ہونے پر برداشت و درگزر کا معاملہ کرتے رہیں تو گھریلو زندگی خوشحال ہو سکتی ہے۔

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

4 اگر والدین کی کوئی بات بَروقت سمجھ نہ آنے پر اولاد کمپرومائز کرے تو اولاد کے لئے سعادت مندی اور والدین کی خوشی کا سبب ہوگا۔ اسی طرح اولاد اگر کوئی بات نہ مانے تو والدین ڈانٹ ڈپٹ کرنے کی بجائے اس کا کوئی اور حل نکالیں اور کمپرومائز والا معاملہ رکھیں۔

5 کہتے ہیں "دوست زندگی ہوتے ہیں" لیکن جو کمپرومائز نہیں کرتا یعنی بات بات پر لڑائی، جھگڑا کرتا اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر ناراض ہو جاتا ہے اس کے دوست بھی کم یا نہ ہونے کے برابر ہوتے ہیں۔

6 مسافر ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرکے کمپرومائز کریں تو سفر خوشگوار ہو سکتا ہے۔ مثلاً بغیر سیٹ والے بیمار یا بوڑھے افراد کو ممکنہ صورت میں سیٹ پیش کرکے یا جس کو ہمارے تعاون کی حاجت ہو تو اس کے ساتھ تعاون کرکے ثواب کے حقدار بنئے۔

7 مسجد انتظامیہ، امام، مؤذن، خادم اور نمازی آپس میں (جہاں تک شریعت اجازت دے) کمپرومائز کریں تو مسجد کا انتظام اچھا ہو سکتا ہے۔ یعنی اگر امام، مؤذن کبھی لیٹ ہو جائیں، خادم صفائی وغیرہ میں کبھی کوتاہی کرے تو انتظامیہ اور نمازی کمپرومائز کریں۔

8 ٹریفک جام ہونے کا ایک عام سا سبب بھی شاید کمپرومائز نہ کرنا ہے کہ کسی ایک کی گاڑی اس کی جلد بازی کے سبب بیچ ٹریفک میں کبھی ایسی رکتی ہے کہ سارے اسی وجہ سے پریشان ہو رہے ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں سب ہی کمپرومائز کریں (تھوڑا رک جائیں تاکہ جو گاڑی درمیان میں کسی وجہ سے رکی ہوئی ہے وہ نکل جائے) تو ہو سکتا ہے اس پریشانی سے سبھی کو جلد نجات مل جائے۔

9 اگر ڈاکٹر مریض کے ساتھ اور بعض صورتوں میں مریض ڈاکٹر حضرات کے ساتھ کمپرومائز والا معاملہ رکھیں تو بھی کئی پریشانیاں کم بلکہ ختم ہو سکتی ہیں۔ اس طرح کہ مریض کی طرف سے اس کی مرض کے متعلق کئے گئے سوالات کے جوابات احسن انداز میں دے کر ڈاکٹر اس کو مطمئن کرے اور معقول سوالات سے بیزار نہ ہو۔ ڈاکٹر صاحب بلاوجہ فقط اپنا مفاد حاصل کرنے کے لئے بھاری رقموں کی دوائیں اور میڈیکل ٹیسٹ وغیرہ نہ لکھے۔

10 بچّہ ماں کی محبتوں اور شفقتوں کے سائے میں پروان چڑھتا ہے، اگر ماں اپنے بچے کے بار بار رونے اور ضد کرنے پر کمپرومائز نہ کرے تو شاید بچے کی درست تربیت نہ ہو سکے۔

11 ایک دکاندار اگر اپنے کسٹمرز کے تیکھے جملوں پر کمپرومائز کرکے خوش اخلاقی سے برداشت نہ کرے تو شاید اس کی دکان جلد ہی ویرانی کا شکار ہو جائے۔

قارئینِ کرام! اگر کمپرومائز کے مفہوم کو سمجھا جائے تو پتا چلتا ہے کہ یہ دراصل برداشت، معاف اور درگزر کرنا ہی ہے۔ اس کا درس ہمیں قراٰن و حدیث میں واضح ملتا ہے، ہمارا مہربان رب فرماتا ہے: ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ(۱۹۹)﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اے محبوب معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو۔ (پ9، الاعراف:199) ایک دوسری آیت میں اللہ کے نیک بندوں کے اوصاف میں درگزر کرنا بھی بیان ہوا ہے: ﴿وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا(۶۳)﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اور جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں بس سلام۔

(پ19، الفرقان:63)

اور مسندِ احمد میں حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان موجود ہے: صِلْ مَنْ قَطَعَكَ وَاَعْطِ مَنْ حَرَمَكَ وَاعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ یعنی جو تم سے ناطہ توڑے تم اس سے جوڑو، جو تمہیں محروم کرے اُس کو عطا کرو اور جو تم پر ظلم کرے تم اُسے معاف کرو۔

(مسند احمد، 28/654، حدیث:17452)

آپ بھی کمپرومائز کیجئے اور خوشحال زندگی پائیے۔



اسلام کی روشن تعلیمات

خُود اِنْحِصاری

مولانا محمد آصف اقبال عطّاری مَدَنی*

دینِ اسلام ہمیں خود انحصاری یعنی اپنی ضروریات خود اپنی محنت سے پوری کرنے کا درس دیتا ہے اور دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلانے اور ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہنے سے منع کرتا ہے۔ ہمیں اپنی غریبی کا رونا رونے کے بجائے خود پر اِنحصار کرتے ہوئے اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر، اپنی قابلیت کا بھرپور استعمال کرکے، سخت محنت و مشقت برداشت کرتے ہوئے حلال مال کا حصول ممکن بنانا چاہئے، تاکہ ہم اپنے مستقبل کو روشن و تابناک بنا سکیں۔ اس کے لئے کوئی جاب کرلیں۔ ترقی کرنی ہے تو ایسی ملازمت کو عار مت سمجھیں یا کوئی ہنر سیکھ کر اس سے فائدہ اٹھائیں۔ مختلف اسکلز سیکھیں۔ انٹرنیٹ کی دنیا میں جائز طریقوں سے پیسا کمائیں۔ یوں بھی کرسکتے ہیں کہ بچت کے راستوں سے کچھ مناسب رقم جمع کرکے پارٹ ٹائم کوئی مختصر اور چھوٹا کام شروع کرلیں۔ مطلب یہ ہے کہ خود انحصاری کو ترجیح دینی ہے تاکہ محنت و مشقت کی عادت پڑے، محض والدین کی کمائی پر نہ رہیں یا ان پر بوجھ نہ بنیں۔

خود انحصاری کا دوسرا مفہوم یہ ہے کہ ہم قناعت سے کام لیں، اپنے پاس دستیاب وسائل پر انحصار کریں، اپنی چادر دیکھ کر پاؤں پھیلائیں، آمدن اور خرچ میں توازن قائم رکھیں، اگر ہم یہ کرنے میں کامیاب ہوگئے تو اس کے کثیر فوائد و منافع چاروں طرف سے ہمارا رُخ کرلیں گے، جس کی برکت سے ہماری روزمرہ مشکلات قابو میں آجائیں گی اور زندگی آسان ہوجائے گی۔ اِن شآءَ اللہ

خود انحصاری کے تقاضے

1 اپنے ربِّ کریم پر بھروسا کریں۔ ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمارا اپنے پروردگار پر توکل مضبوط تر ہونا چاہئے اور دل میں یہ بات پختہ کرلیں کہ ہمارے پاس محدود وسائل میں برکت دینے والی ذات اُسی ربِّ ذُوالجلال کی ہے۔ وہی ذرے کو آفتاب کرتا ہے۔ بے وقعت کو رشکِ قمر بناتا ہے۔ دانے کو درخت میں بدل دیتا ہے۔ عام دھات کو سونا بنادیتا ہے۔ سیپ کے اندر داخل ہونے والے بارش کے قطرے کو موتی سے بدل دیتا ہے۔ الغرض ساری طاقت و قدرت اُسی کے قبضہ و اختیار میں ہے، لہٰذا خود انحصاری میں پہلا کام اللہ پاک پر بھروسا ہے۔

2 خود انحصاری تب ہی فائدہ مند ہوگی جب ہم اپنا کام پوری ذمہ داری کے ساتھ انجام دیں گے اور اس کے لئے وقت کا استعمال عقل مندی کے ساتھ ہو۔ فارغ وقت کو قابلِ استعمال بنایا جائے اور مزید ایسے طریقے تلاش کئے جائیں جن سے اپنے کام میں بہتری و ترقی آئے۔

*فارغ التحصیل جامعۃُ المدینہ، شعبہ تراجم، المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center)

3 مشکلات سے گھبرانے کے بجائے اُن کا حل ڈھونڈیں۔ پیش آنے والی تکلیفوں اور مصیبتوں کو مختلف طریقوں سے دور یا ختم کرنے کی بھرپور کوشش کریں، اگر خود مسئلہ حل کرنے میں کامیاب نہ ہوں یا درست سمت سوچ نہ سکیں تو کسی مخلص و خوفِ خدا رکھنے والے سے مشورہ کرلیں۔ قراٰنِ پاک میں حضرت یوسف علیہ السّلام کی مثال ہماری راہنمائی کرتی ہے کہ قحط کے سات سالوں سے گھبراہٹ کا شکار نہیں ہوئے بلکہ اپنی فہم و فراست اور خود انحصاری کو بُروئے کار لاتے ہوئے اِس پریشانی کا بہترین و بے مثال حل نکال لیا۔

4 خود اِنحصاری کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اَخراجات پر کنٹرول رکھیں تاکہ زندگی خوشحال اور پُرسکون رہے۔ اگر خرچ کو منظم انداز میں نہ چلایا جائے، بچت پر توجہ نہ دی جائے تو بے سکونی، بے اطمینانی، بے برکتی، شکوہ و شکایت، گھریلو جھگڑے اور ذہنی الجھن جیسے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: خوش حالی کا دارومدار دو چیزوں پر ہے، کمانا، خرچ کرنا مگر ان دونوں میں "خرچ کرنا" بہت ہی کمال ہے، کمانا سب جانتے ہیں خرچ کرنا کوئی کوئی جانتا ہے، جسے خرچ کرنے کا سلیقہ آگیا وہ اِن شآءَ اللہ ہمیشہ خوش رہے گا۔ (مراٰۃ المناجیح، 6/634)

آج ہم محض دکھاوے کے شوق یا دوسروں سے آگے بڑھنے کی خواہش یا جھوٹی خوشیوں کی خاطر اپنے بجٹ کا زیادہ تر حصہ کبھی فیشن (Fashion) کے نام پر، کبھی مہنگے ریستوران (Restaurant) میں کھانا کھاکر، کبھی نئے موبائل، نئی سواری اور نئے فرنیچر کی وجہ سے، کبھی بلاضرورت گھر کی تزئین وآرائش کرکے اور کبھی تقریبات میں نت نئے ملبوسات و جیولری کے نام پر خرچ کرڈالتے ہیں اور پھر طرح طرح کے مسائل کا شکار ہوتے اور لوگوں سے ادھار مانگتے نظر آتے ہیں۔ حضرت امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے بیٹے کو نصیحت فرمائی: اپنے پاس موجود مال میں حُسنِ تدبیر یعنی کفایت شِعاری سے کام لینا اور لوگوں سے بے نیاز ہو جانا۔

(امام اعظم کی وصیتیں، ص32)

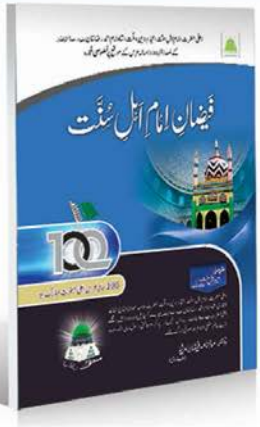
5 اپنی تعلیم کو مضبوط کریں۔ غور و فکر اور دل جمعی کے ساتھ تعلیم حاصل کریں۔ ممکن ہو تو مختلف کورسز اور ڈپلومے کریں۔ کتابوں اور کامیاب لوگوں سے ترقی کرنے، آگے بڑھنے کے طریقے سیکھیں کیونکہ بسا اوقات مسائل کا حل تجربہ و مہارت نیز مضبوط یا مزید تعلیم میں ہوتا ہے، جتنا زیادہ یا پختہ علم ہوگا اور جتنا تجربہ و مہارت ہوگی اتنی ہی آپ کو ترجیح دی جائے گی۔ الغرض آپ کے پاس قابلِ فروخت مہارت ہونی چاہئے۔

6 دیانتداری، امانت داری اور ایمان داری ہر وقت اور ہر جگہ پیشِ نظر رکھیں۔ مال و دولت دیکھ کر بے ایمانی و خیانت نہ کریں۔ مشکل وقت میں بھی ہمارے اخلاقیات پر حرف نہ آئے۔ ہمارے معیار اور حوصلے میں کمی نہیں آنی چاہئے۔

اللہ ربُّ العزّت ہمیں خود انحصاری، قناعت، توکّل اور دیانت کی دولت سے نوازے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

امامِ اہلِ سنّت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کی مبارک زندگانی اور کثیر الجہت دینی خدمات پر روشنی ڈالتا ہوا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا خصوصی شمارہ



فیضانِ امامِ اہلِ سنّت

یہ شمارہ اس QR-Code کے ذریعے ڈاؤنلوڈ کیجئے یا دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ وزٹ کیجئے www.dawateislami.net



بھلا کریں، خون نہ نچوڑیں

مولانا سید عمران اختر عطاری مَدَنی*

ایثار، ہمدردی اور نفع رسانی یعنی لوگوں کو فائدہ پہنچانا وغیرہ اخلاقیات کی وہ اعلیٰ صورتیں ہیں کہ جن پر اسلام نے زور دیا ہے۔ رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے لوگوں کو نفع پہنچانے اور دوسروں کا بھلا چاہنے کی ترغیب دلائی ہے، چنانچہ فرمایا: اَحَبُّ النَّاسِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی اَنْفَعُھُمْ لِلنَّاسِ یعنی لوگوں میں سے اللہ کے نزدیک پسندیدہ وہ لوگ ہیں جو دوسروں کو نفع پہنچائیں۔[1]

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ "دین تو خیر خواہی (یعنی دوسروں کا بھلا چاہنے کا نام) ہے۔"[2]

مگر افسوس! آج کل اکثریت (Majority) خرید و فروخت، لین دین اور مالی معاملات میں اسلام کی ان خوبصورت تعلیمات پر توجہ نہیں دیتی، ان معاملات میں بھلا چاہنے کی جگہ برا چاہنے اور فائدہ پہنچانے کے بجائے مصنوعی نفع خوری سے کام لیا جاتا ہے۔ جبکہ ہماری اسلامی تعلیمات اور ہمارے بزرگوں کا انداز یہ بالکل نہ تھا۔

قراٰن و حدیث میں اچھے، دیندار اور اللہ کی یاد میں مصروف رہنے والے تاجروں کی تعریف کی گئی ہے اور ان کے مرتبے کو بیان کیا گیا ہے، جیسا کہ اللہ پاک نے فرمایا: ﴿رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَیْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: وہ مرد جنہیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید و فروخت اللہ کی یاد (سے)۔[3] اور رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: "سچے امانت دار تاجر "نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوں گے۔[4] یہاں سچے اور امانت دار تاجروں سے مراد وہ ہیں جو (دیگر معاملات کے ساتھ) خرید و فروخت کے احکام سے تعلق رکھنے والے تمام معاملات میں بھی سچائی اور امانت داری کا دامن تھامے رہیں۔[5]

پہلے کے مسلمان اللہ و رسول کے ان ارشادات پر جی جان سے عمل کیا کرتے اور تجارت و روزگار میں ایک دوسرے کے فائدے کا خیال رکھتے تھے۔ بیوپاری (بیچنے والا) خریدار کا اور خریدار بیوپاری کا خیال رکھتا تھا، جیسا کہ حضرت یونس بن عبید بصری رحمۃُ اللہِ علیہ کا واقعہ ہے کہ ان کی دکان سے ایک شخص نے ان کے ملازم سے اپنی مرضی سے ایک جُبّہ 400 درہم کا خریدا حالانکہ اس کی قیمت 200 درہم تھی۔ حضرت یونس بن عبید بصری رحمۃُ اللہِ علیہ کو معلوم ہوا تو انہوں نے 200 درہم اسے واپس دلوا دیئے۔[6]

یہ تو خریدار کا خیال رکھنے کے بارے میں تاجر کا واقعہ تھا

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

اسی طرح خریدار بھی بیچنے والے کا بہت خیال رکھتے تھے، چنانچہ ایک واقعہ ہے کہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ کا غلام ان کے کہنے پر ایک گھوڑے کا سودا تین سو درہم میں طے کر کے گھوڑے اور مالک کو ان کے پاس لایا تاکہ وہ رقم ادا کر دیں حضرت جریر نے گھوڑا دیکھ کر مالک سے کہا: تمہارا گھوڑا تین سو درہم سے تو بہت بہتر ہے، کیا تم چار سو درہم میں فروخت کرو گے؟ اس نے کہا: جیسے آپ کی مرضی، پھر آپ بار بار یہی بات کرتے ہوئے سو، سو درہم بڑھا کر اسے گھوڑا بیچنے کی آفر کرتے رہے، بالآخر آپ نے تین سو کے بجائے آٹھ سو درہم دے کر گھوڑا خرید لیا۔ جب لوگوں نے آپ کے اس عمل کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا: بے شک میں نے تمام مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بیعت کی ہے۔[7]

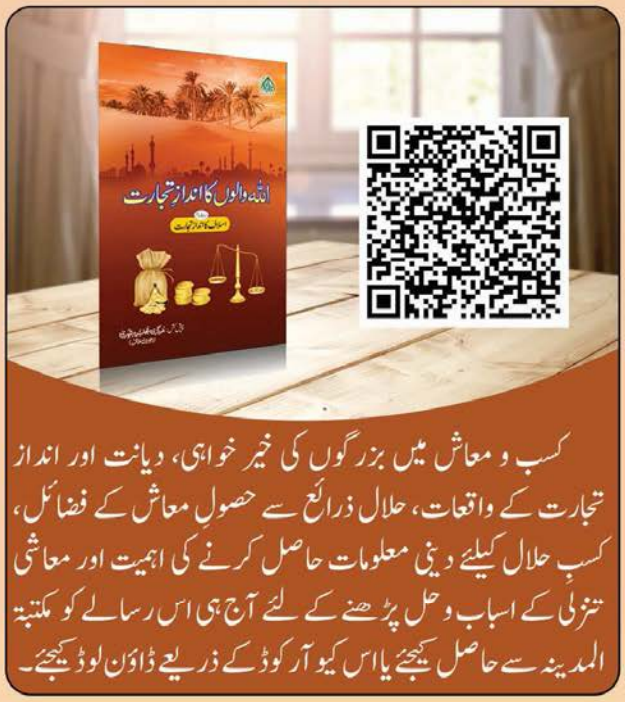
بدقسمتی سے آج کے مسلمان ان خوبصورت جذبوں سے محروم ہوتے جارہے ہیں، گاہک اور تاجر میں سے ہر ایک نفع خوری کے جذبات لئے ہوئے نظر آتا ہے، ہر ایک کی سوچ یہ ہوتی ہے کہ کسی طرح مجھے فائدہ ہو جائے اگرچہ سامنے والے کو نقصان ہو جائے۔ نفع خوری کی سوچ ذہن میں ایسی رَچ بَس گئی ہے کہ اس کے لئے سود، رشوت، ملاوٹ، ناپ تول اور اعداد و شمار کی ہیرا پھیری، چرب زبانی، دھوکا دہی، بازاروں میں اشیاء کی نقلی و مصنوعی قلت اور طرح طرح کے نت نئے طریقے اختیار کئے جاتے ہیں۔ ایک تعداد تو ایسے تاجروں کی بھی ہے کہ جو زلزلہ، سیلاب یا دیگر طوفانی اور آفات کے حالات میں ٹینٹ اور دیگر ضرورت کی چیزیں بہت مہنگی کر دیتے ہیں۔ بعض دفعہ تو لگتا ہے کہ یہ لوگ زلزلہ و سیلاب وغیرہ کے انتظار میں ہوتے ہیں کہ کب لوگوں کی ضرورت بڑھے اور یہ تاجر لوگ اپنی چیزوں کی منہ مانگی قیمت وصول کریں۔ وبائی امراض (Epidemics) میں اس وبا سے متعلق حفاظتی چیزوں بلکہ دواؤں تک کی قیمتوں میں اضافہ کر دیا جاتا ہے، یونہی بقر عید کے موقع پر قربانی کے جانوروں اور رمضان میں افطار کے لئے پھلوں کی قیمتیں بھی گویا آسمان پر پہنچ جاتی ہیں۔

اس کے چند برے اثرات یہ ہیں کہ ❁ معاشرے میں بے حسی بڑھ رہی ہے ❁ ہمدردی کا خاتمہ ہو رہا ہے ❁ لوگوں کی مجبوریوں سے کھیلا جارہا ہے ❁ اسلامی بھائی چارا ختم ہو رہا ہے ❁ سب سے بڑھ کر یہ کہ ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی معاشرے میں اس قسم کے بے حس لوگوں کا اضافہ ہو رہا ہے۔

یقیناً اگر ہم اسلام کی تعلیمات پر خود بھی عمل کریں اور اسے دوسرے مسلمانوں تک پہنچا کر انہیں بھی ان پر عمل کی ترغیب دیں تو ہمارے معاشرے میں امن و سکون، بھائی چارے، اتحاد و محبت اور بہتر معیشت کے حسین نظارے دیکھنے کو ملیں گے۔

---

(1) معجم کبیر، 12/346، حدیث: 13646 (2) مسلم، ص 51، حدیث: 196 (3) پ18، النور: 37 (4) ترمذی، 3/5، حدیث: 1213 (5) تیسیر للمناوی، 1/459 (6) احیاء العلوم، 2/102 (7) الکواکب الدراری، 1/219، تحت الحدیث: 58۔



کسب و معاش میں بزرگوں کی خیر خواہی، دیانت اور انداز تجارت کے واقعات، حلال ذرائع سے حصولِ معاش کے فضائل، کسبِ حلال کیلئے دینی معلومات حاصل کرنے کی اہمیت اور معاشی تنزلی کے اسباب و حل پڑھنے کے لئے آج ہی اس رسالے کو مکتبۃ المدینہ سے حاصل کیجئے یا اس کیو آر کوڈ کے ذریعے ڈاؤن لوڈ کیجئے۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہُ عنہما

انصار صحابہ کے کسی گھرانے میں ایک بچّے کی پیدائش ہوئی تو والدہ اسے لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوگئیں، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بچے کو گھٹی دی اور بشارت سنائی: یہ (بچہ) قابلِ تعریف زندگی گزارے گا، شہید ہوگا اور جنّت میں داخل ہوگا۔ (البدایۃ والنہایہ، 5/760)

پیارے اسلامی بھائیو! فرمانِ عالیشان کے مطابق اس بچے نے اپنی زندگی بھلائی اور وسعت میں گزاری اور آخر میں شہادت کا جوڑا زیبِ تن کیا، بشارت پانے والے اس مبارک بچے کا نام حضرت نُعمان بن بَشیر رضی اللہُ عنہما تھا، ہجرتِ نبوی کے بعد انصار گھرانوں میں سب سے پہلے جس بچے نے آنکھ کھولی وہ آپ ہی کی ذاتِ بابرکت تھی۔ (طبقات ابن سعد، 6/122)

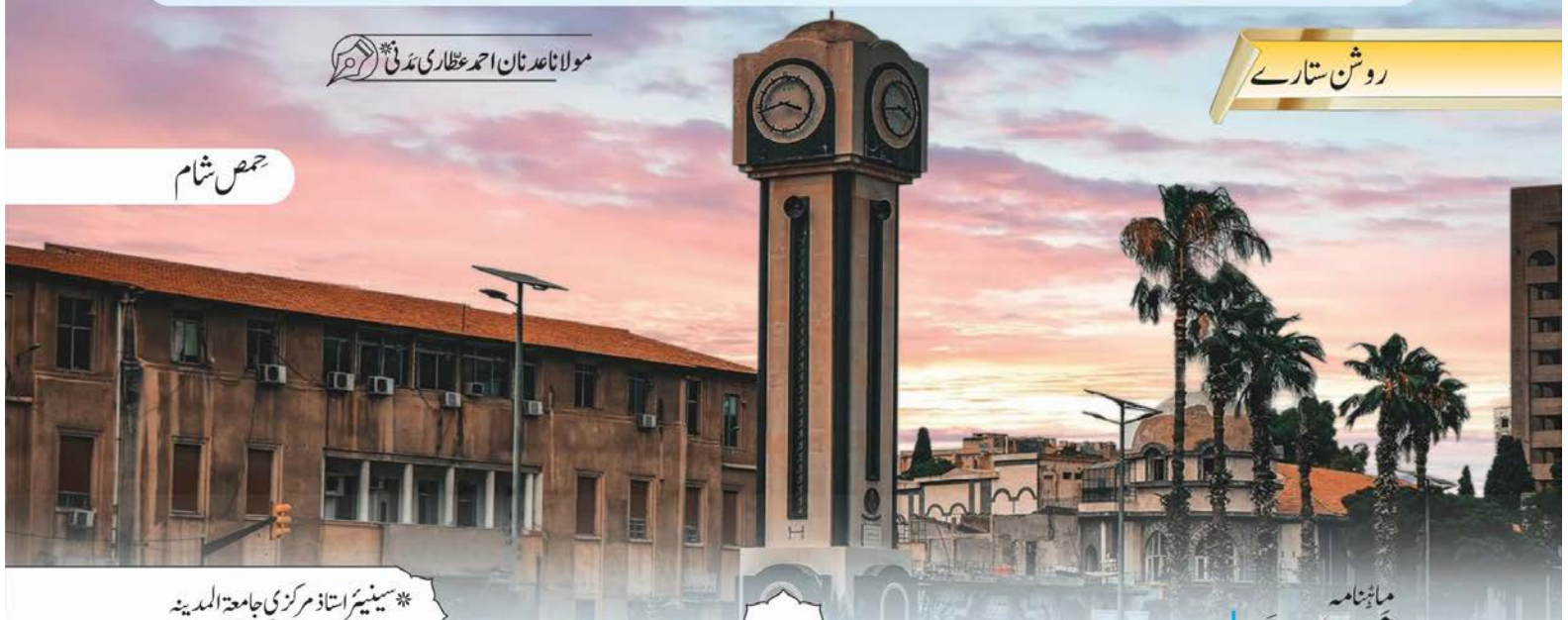
بچپن آپ اپنے بچپن کی ایک خوشگوار یاد کو بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے دو خوشے عطا کئے اور اشارہ کرکے فرمایا: اسے تم کھالینا اور اسے اپنی والدہ کو دے دینا، میں نے دونوں خوشے کھالئے۔ بعد میں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھ سے دریافت فرمایا تو میں نے عرض کی: وہ میں نے کھالئے، یہ سن کر رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے کان سے پکڑ لیا۔ (الاستیعاب، 4/61- معجم اوسط، 1/515، حدیث:1899)

رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا یہ کان پکڑنا یقیناً شفقت و تربیت کے لیے تھا جیسا کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک سیرت اور ساری حیات میں ہمیں ملتا ہے۔

رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وصال کے وقت حضرت نُعمان بن بَشیر رضی اللہُ عنہما کی عمر 8 سال 7 مہینے تھی۔ (اسد الغابہ، 5/341)

مناقب آپ مشہور صحابی حضرت عبدُ اللہ بن رَوَاحَہ رضی اللہُ عنہ کے بھانجے ہیں (الثقات لابن حبان، 1/454) آپ کا شمار بالاتفاق کم سِن صحابہ میں ہوتا ہے۔ (سیر اعلام النبلاء، 4/494)

حلیہ وعادات آپ رضی اللہُ عنہ کی دونوں آنکھوں میں سُرخ ڈورے تھے، ناک لمبی اور داڑھی گھنی تھی جبکہ زبان نہایت شیریں تھی۔ (تاریخ ابن عساکر، 62/126) آپ عابد و زاہد اور نرم طبیعت کے مالک تھے، بلاوجہ جنگ و جدال کو پسند نہیں کرتے تھے۔ (الکامل فی التاریخ، 3/386، 387) آپ خوش بیان خطیب (تاریخ ابن عساکر، 62/123) اور شاعر تھے جبکہ سخاوت، حکمتِ عملی اور اہلِ بیت سے محبت کا عنصر آپ میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ (الاستیعاب، 4/62)



روشن ستارے

مولانا عدنان احمد عطّاری مَدَنی*

حِمص شام

*سینیئر استاذ مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ، کراچی

خیر خواہی حِمص کی گورنری کے دوران ایک جاننے والا شخص آپ کے پاس آیا اور اپنی مالی پریشانی ظاہر کی تو آپ نے اپنا سر جھکا لیا پھر فرمایا: تمہیں دینے کے لئے اس وقت میرے پاس کچھ نہیں ہے لیکن یمن والوں کی جانب سے اہلِ حِمص کے لئے 20 ہزار کی رقم آئی ہوئی ہے اگر تم اجازت دو تو میں اہلِ حمص سے بات کروں، اس نے اجازت دی تو آپ نے منبر پر کھڑے ہو کر اللہ کی حمد و ثنا کی پھر لوگوں سے فرمایا: تمہارا ایک بھائی سخت پریشانی میں ہے اور اسے تمہاری مدد کی ضرورت ہے، لوگوں نے کہا: (ہر شخص کی جانب سے) ایک ایک دینار دے دیں، آپ نے فرمایا: ایسا نہ کرو بلکہ دو شخص ایک دینار دیں، لوگوں نے کہا: ہم اس پر راضی ہیں، آپ نے پھر فرمایا: بیتُ المال سے تمہارے لئے عطیات نکالے جائیں گے اگر تم چاہو تو میں جلدی کر کے تمہارے عطیات میں سے اس پریشان حال شخص کو دے دوں۔ لوگوں نے اس کی بھی اجازت دی تو آپ نے بیتُ المال سے 10 ہزار دینار نکال کر اس شخص کو دے دیئے۔ (الاستیعاب، 4/62-المنتظم، 5/334)

اہلِ بیت سے محبت سن 59ھ میں جب امام حسین رضی اللہ عنہ کے قاصد حضرت مُسلم بن عَقِیل کُوفہ تشریف لائے اور 12 ہزار افراد ان کے ہاتھ پر بیعت ہوگئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے گورنر ہونے کے باوجود اہلِ حق کا ساتھ دیا اور ان کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی، یزید کا ایک حمایتی شخص کہنے لگا: آپ کمزور ہیں شہر میں فساد ہو رہا ہے، آپ نے جواباً فرمایا: رب تعالیٰ کی نافرمانی کروں اور مجھے طاقت ور کہا جائے اس سے زیادہ پسند مجھے یہ بات ہے کہ میں اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری کروں اور کمزور کہا جاؤں۔ (تاریخ طبری، 9/163) آپ کو جب یہ خبر پہنچی کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کوفہ تشریف لا رہے ہیں تو فرمایا: مجھے یزید سے زیادہ شہزادی فاطمہ کی اولاد محبوب ہے۔ یہ بات یزید کو پتا چلی تو اس نے آپ کو گورنری سے معزول کر دیا اور آپ کی جگہ اِبنِ زیاد کو گورنر بنا دیا۔ (المحاسن والمساوی لابراہیم البیہقی، ص55 ملخصاً) اِبنِ زیاد نے کوفہ پہنچ کر یمنی لباس پہنا اور یمنی چادر سر پر ڈال کر منہ چھپا لیا پھر خچر لے کر چل پڑا، لوگ سمجھے کہ "امام حسین آگئے ہیں" لہٰذا نعرے لگانے لگے: خوش آمدید اِبنِ رسول اللہ! حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے بھی یہی سمجھ کر محل کا دروازہ کھول دیا اس طرح اِبنِ زیاد نے محل پر قبضہ کر لیا (تاریخ طبری، 9/174 ملخصاً) آخرِ کار آپ کوفہ چھوڑ کر شام چلے آئے۔ (البدایہ والنہایہ، 5/704)

سیاسی خدمات حضرت عمر فاروق یا حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہما نے آپ کو صدقات وصول کرنے پر ذمہ دار مقرر کیا، (تاریخ ابن عساکر، 40/221) آپ نے 53ھ دِمشق میں جج کے فرائض سر انجام دیئے، پھر یمن کے والی بنے اس کے بعد کوفہ میں 9 مہینے تک گورنری کے عہدے پر فائز رہے، (اعلام للزرکلی، 8/36) واقعۂ کربلا سے پہلے یزید نے آپ کو معزول کیا تو آپ شام آگئے اور تاحیات حِمص شہر کے گورنر رہے، 64ھ میں یزید مرا تو آپ نے صحابیِ رسول حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو حِمص آنے کی دعوت دی۔ (طبقات ابن سعد، 6/122)

شہادت امامِ حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد جب حضرت عبد اللہ بن زبیر نے خلافت کا اعلان کیا تو آپ نے حضرت عبد اللہ بن زبیر کی بیعت کر لی تھی لیکن اہلِ شہر نے ساتھ نہ دیا اور سرکش اور باغی ہوگئے آخر کار آپ نے شہر چھوڑ دیا لیکن راستے میں آپ کو شہید کر دیا گیا (اعلام للزرکلی، 8/36) واقعۂ شہادت ایک قول کے مطابق 65ھ کے شروع میں پیش آیا (سیر اعلام النبلاء، 4/495-تاریخ ابن عساکر، 62/127) مزارِ اقدس دَیر نعمان (نزد حِمص) شام میں ہے۔

مرویات حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے 114 احادیث کے مہکتے پھول مَروی ہیں پانچ احادیث مُتَّفَق عَلَیہ ہیں ایک حدیث کو امام بخاری نے جبکہ چار احادیث کو امام مسلم نے انفرادی طور پر اپنی صَحِیحَین میں روایت کیا ہے۔ (سیر اعلام النبلاء، 4/494)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

مولانا اویس یامین عطّاری مَدَنی*

اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مدنی، محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا صحابی ہونا ایک بہت بڑا مقام و مرتبہ ہے، سیرت کی کتابیں صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کے حالات وواقعات سے بھری ہوئی ہیں، سلسلہ **"کم سِن صحابۂ کرام"** میں اُن مبارک ہستیوں کا ذکر کیا جائے گا جو حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے زمانے میں پیدا ہوئیں، جنہیں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت و صحبت نصیب ہوئی اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُن پر عنایتیں فرمائیں۔ آیئے! ان میں سے ایک ہستی کے بارے میں پڑھ کر اپنے دلوں کو محبتِ صحابہ کے نور سے روشن کرتے ہیں۔

مختصر تعارف

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چچا حضرت عباس رضی اللہُ عنہ کے بیٹے اور اُمُّ المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہُ عنہا کے بھانجے ہیں۔ آپ رضی اللہُ عنہ کی ولادت ہجرتِ مدینہ سے 3 سال قبل شعبِ ابی طالب میں ہوئی۔[1] جہاں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے خاندان اور دیگر مسلمانوں کے ساتھ محصور تھے اور اہلِ مکہ نے اسلام کی تبلیغ کی وجہ سے مکمل بائیکاٹ کر رکھا تھا۔

بعدِ ولادت کرم نوازی

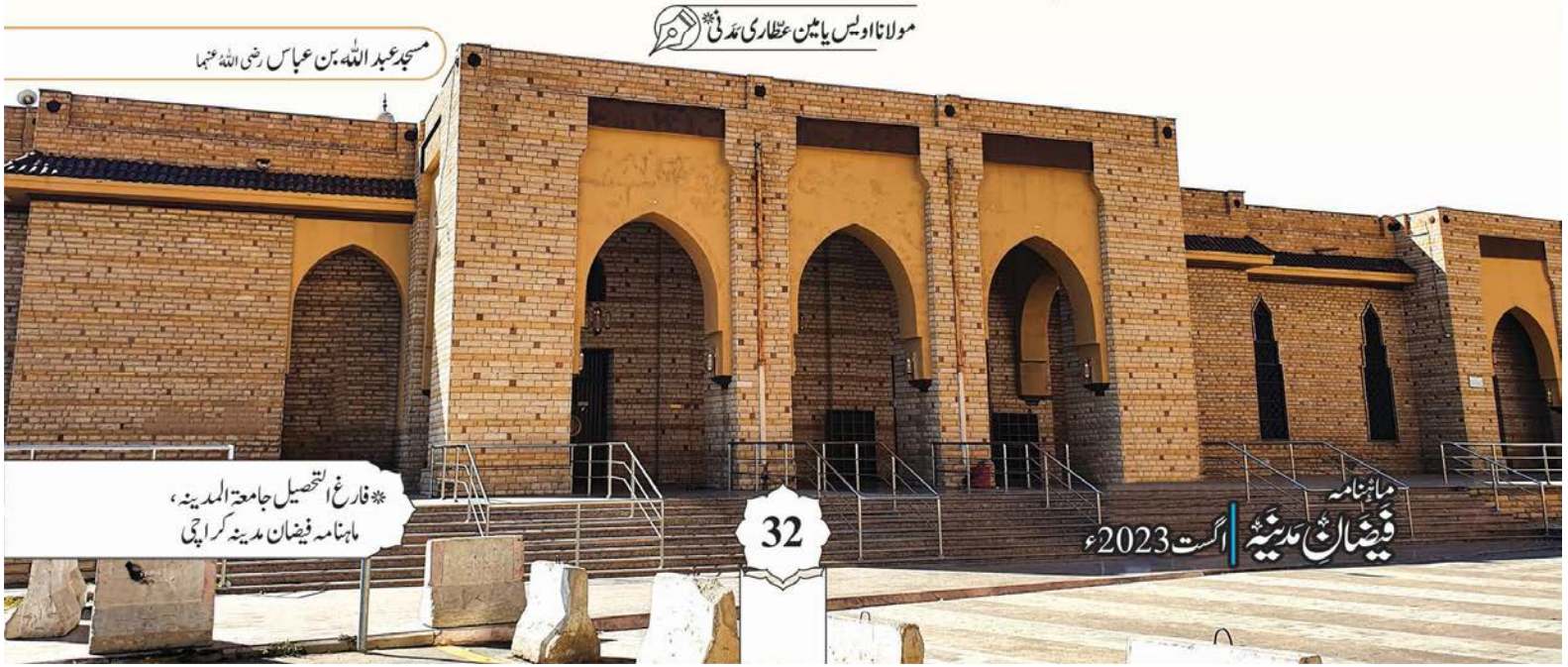
آپ رضی اللہُ عنہ بتاتے ہیں: (جب میں پیدا ہوا تو) مجھے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں ایک کپڑے میں لپیٹ کر لایا گیا تو حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے لُعاب مبارک (یعنی بابرکت تھوک) سے مجھے گھٹی دی۔[2]

علم و حکمت کی 5 دعائیں

1 ایک موقع پر نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ رضی اللہُ عنہ کو اپنے سینے سے لگایا اور یہ دعا دی: اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ یعنی اے اللہ! اسے حکمت کا علم عطا فرما۔[3]

2 ایک روایت میں ہے کہ یہ دعا دی: اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ یعنی اے اللہ! اسے کتاب کا علم عطا فرما۔[4]

3 آپ فرماتے ہیں کہ ایک بار رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بیتُ الخلا میں گئے تو میں نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے وُضو کا پانی رکھا، حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے (بیتُ الخلا سے نکل کر پانی رکھا دیکھا تو) معلوم کیا کہ یہ کس نے رکھا؟ آپ صلَّی



مسجد عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو میرا بتایا گیا تو آپ نے یوں دعا دی: اَللّٰھُمَّ فَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ یعنی اے اللہ! اسے دین کا فقیہ بنا دے۔[5]

4 ایک مرتبہ حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنا دستِ اقدس آپ کے سر پر رکھا اور یہ دعا فرمائی: اَللّٰھُمَّ اٰتِہِ الْحِکْمَۃَ وَعَلِّمْہُ التَّاْوِیْلَ یعنی اے اللہ! اسے حکمت اور تفسیر کا علم عطا فرما۔ پھر اپنا مبارک ہاتھ آپ کے سینے پر رکھا تو آپ نے اس کی ٹھنڈک اپنی پیٹھ میں محسوس کی، پھر دُعا کی: اَللّٰھُمَّ احْشُ جَوْفَہٗ حُکْمًا وَعِلْمًا یعنی اے اللہ! اس کا سینہ علم و حکمت سے بھر دے۔ اس کی برکت ایسی ظاہر ہوئی کہ آپ رضی اللہُ عنہ کبھی لوگوں کے کسی سوال کا جواب دینے میں نہ گھبرائے اور تاحیات حِبْرُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃ یعنی اس اُمت کے بہت بڑے عالم کے لقب سے نوازے گئے۔[6]

5 پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ رضی اللہُ عنہ کے لئے خیرِ کثیر کی دُعا کی اور ارشاد فرمایا: تم قراٰنِ کریم کے کتنے اچھے تَرجُمان (یعنی تفسیر بیان کرنے والے) ہو۔[7]

خالہ جان کے گھر میں کیوں رکے؟

آپ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں رات کو اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہُ عنہا کے گھر اس لئے رکا کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رات کی نماز دیکھوں گا، حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سو گئے یہاں تک کہ آدھی رات یا اس سے کچھ آگے پیچھے بیدار ہوئے، اپنے چہرے کو اپنے ہاتھ سے ملتے ہوئے بیٹھ گئے اور پھر سورۂ اٰلِ عمران کی آخری 10 آیتیں پڑھیں۔ پھر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک لٹکی ہوئی مَشک[8] کی طرف گئے، اس سے اچھی طرح وُضو کیا اور نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما فرماتے ہیں کہ میں بھی اٹھا اور جس طرح حُضورِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کیا تھا میں نے بھی اسی طرح کیا اور جا کر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دایاں ہاتھ میرے سَر پر رکھا اور مجھے سیدھے کان سے پکڑ کر[9] اپنی دائیں جانب کر لیا۔

نماز کے بعد آپ آرام فرما ہوئے یہاں تک کہ مؤذن آپ کے پاس آیا تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دو رکعتیں پڑھیں اور پھر نمازِ فجر کے لئے چلے گئے۔[10]

اپنے ساتھ سوار فرمایا

آپ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے اپنے پیچھے سواری پر بٹھایا، جب میں دُرست ہو کر بیٹھ گیا تو حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تین بار اَللّٰہُ اَکبر، تین بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، تین بار سُبْحٰنَ اللہ اور ایک بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ پڑھا۔[11]

روایت حدیث

آپ رضی اللہُ عنہ نے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی 1660 احادیث بیان کی ہیں۔[12]

وصال

رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی وفاتِ ظاہری کے وقت آپ رضی اللہُ عنہ تقریباً 13 سال کے تھے۔[13] آپ رضی اللہُ عنہ نے 71 سال کی عمر میں 68ھ میں طائف میں وفات پائی۔[14]

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) معجم کبیر، 10/233، رقم: 10566 (2) معجم کبیر، 10/233، رقم: 10566 (3) بخاری، 2/548، حدیث: 3756 (4) بخاری، 1/44، حدیث: 75 (5) بخاری، 1/73، حدیث: 143 (6) معجم کبیر، 10/237، رقم: 10585 (7) معجم کبیر، 11/67، حدیث: 11108- حلیۃ الاولیاء، 1/391، حدیث: 1120 (8) چمڑے کی تھیلی جس میں پہلے وقتوں میں پانی بھر کر رکھا جاتا تھا (9) حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا کان پکڑنا بطورِ سزا و سختی نہ تھا بلکہ ازراہِ محبّت و شفقت تھا جیسا کہ ہم لوگ بھی اپنے چھوٹے بچوں کا کان ہلکا سا پکڑ کر کچھ سمجھاتے یا پیار کرتے ہوئے سینے سے لگاتے ہیں۔ خود حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما فرماتے ہیں کہ "میں جان گیا تھا کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ اس لئے کیا کہ رات کے اندھیرے میں مجھے اُنسیت ملے۔" (فتح الباری، 3/419، تحت الحدیث: 992) (10) بخاری، 1/86، حدیث: 183-3/199، حدیث: 4570 ملخصاً (11) مسند احمد، 1/707، حدیث: 3058 (12) سیر اعلام النبلاء، 4/457 (13) معجم کبیر، 10/233، رقم: 10567 (14) الاصابۃ فی معرفۃ الصحابہ، 4/131۔



قلمِ اعلیٰ حضرت کی سلاست و روانی

مولانا محمد عباس عطّاری مَدَنی*

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیگر علوم و فنون کی طرح زبان و بیان پر کامل دسترس تھی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایسے بلند پایہ ادیب تھے گویا اردو زبان بھی ان کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑی ہوتی، آپ کی تمام تصنیفات خصوصاً فتاویٰ رضویہ میں جابجا اس کے کثیر نظائر موجود ہیں جیسا کہ لکھتے ہیں:

اللہ اللہ! ایک وہ دن تھا کہ مدینۂ طیّبہ میں حضورِ پُر نور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تشریف آوری کی دُھوم ہے۔ زمین و آسمان میں خیر مَقدم کی صدائیں گونج رہی ہیں، خوشی و شادمانی ہے کہ دَر و دیوار سے ٹپکی پڑتی ہے، مدینے کے ایک ایک بچے کا دَمکتا چہرہ انار دانہ ہو رہا ہے، باچھیں کھلی جاتی ہیں، دل ہیں کہ سینوں میں نہیں سماتے، سینوں پر جامے تنگ، جاموں میں قبائے گُل کا رنگ، نور ہے کہ چھما چھم برس رہا ہے، فرش سے عرش تک نُور کا بُقعہ بنا ہے، پردہ نشین کنواریاں شوقِ دیدارِ محبوبِ کِرْدْگار میں گاتی ہوئی باہر آئی ہیں کہ

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعِ

(ہم پر وداع کی گھاٹیوں سے چودھویں کا چاند طلوع ہوا، ہم پر خُدا کا شکر واجب ہے، جب تک دعا کرنے والا دعا مانگے۔)

بَنِی النَّجّار کی لڑکیاں کوچے کوچے محوِ نغمہ سرائی ہیں کہ

نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ
يَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِّنْ جَارِ

(ہم بنو نجار کی لڑکیاں ہیں! محمد صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کیسے اچھے ہمسائے ہیں۔) (فتاوٰی رضویہ، 15/701-702، بتغیر قلیل)

پیارے اسلامی بھائیو! نگاہِ شوق سے دیکھئے! جملے جملے سے کیسی خوشی ٹپک رہی ہے، فِقرہ فِقرہ خوشی سے کِھل رہا ہے، لفظ لفظ مُسکرا رہا ہے۔ جانِ عالَم، رحمتِ عالَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی قبلۂ دل و جاں مدینۂ منورہ میں تشریف آوری کا تذکرہ ہے اور امامِ عشق و محبّت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قلم ہے۔ کلام کیا ہے بارشِ نُور کی پُھوار ہے، جملے کیا ہیں مَسَرَّتوں کی لہریں ہیں، فِقرے کیا ہیں شادمانیوں کے نغمے ہیں۔ عجب خوبصورت تحریر ہے جسے پڑھ کر یادِ محبوب کا سَماں بَندھ جاتا ہے، دِل اُنہی حسین لمحوں کے تصور میں گُم ہو جاتا ہے، کیا پُر کیف منظر ہو گا، جب ماہِ رسالت کے گِرد ہدایت کے تارے، پیارے پیارے، صحابہ ہمارے جُھرمٹ کئے ہوں گے! اے کاش!

جو ہم بھی واں ہوتے خاکِ گُلشن، لپیٹ کے قدموں سے لیتے اُتَرن
مگر کریں کیا نصیب میں تو یہ نامرادی کے دن لکھے تھے

پیارے اسلامی بھائیو! امامِ اہلِ سنت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قلم کے بادشاہ تھے، آپ نے جہاں اپنے فتاویٰ میں

نوٹ: یہ مضمون سو سالہ عرسِ اعلیٰ حضرت کے موقع پر ماہنامہ فیضان مدینہ کے خصوصی شمارے "فیضانِ امامِ اہلِ سنّت" میں شائع ہوا تھا، افادۂ عام کے پیشِ نظر یہاں شائع کیا جا رہا ہے۔

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ تراجم، المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center)

تحقیقات و دَلائل کے دریا بَہائے، ایمان و اِعتِقاد کے ایک ایک باب میں، فقہ و اِرشاد کے اکثر مسائل پر، آیات و احادیث کے جگمگاتے موتی پروئے، روایات و اقوالِ بزرگانِ دین کے مَہکتے گلدستے تیار کئے، وہیں آپ کی تحریر خوبصورتی کے ظاہِری و اَدبی پہلو سے بھی تِشنہ نہیں تھی، کلامِ رضا کا ہر مضمون جہاں تحقیق و دلائل کا مینارِ ضیا بار ہوتا تھا وہیں "اردو ادب کا بھی حسین شاہکار" ہوا کرتا تھا۔ اردو روز مرّہ کا بَرجَستہ استِعمال، سادگی و سَلاسَت، حقیقی مَنظَر نِگاری، چھوٹے چھوٹے جملے، چُست تراکیب، خُوش نُما سَجع، دِلکش تَشبیہات، بَرمَحل کہاوتیں، انوکھے اِستِعارے، یہ وہ خوبیاں ہیں جو امامِ علم و عِرفان، شَہسوارِ ہر میدان، امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی تحریروں کا خاصّہ ہیں۔

اُمّت کی غمخواری

آیئے! کلامِ رضا کا ایک اور شہ پارہ مُلاحَظہ کیجئے، ہم گنہگاروں، سِیَہ کاروں کے غم میں، فکرِ امّت میں پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بہنے والے آنسوؤں کا صدقہ مانگیئے۔

سویا کئے نابکار بندے　　رویا کئے زار زار آقا

امام عشق و محبت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں:

"صبح قریب ہے، ٹھنڈی نسیموں کا پنکھا ہو رہا ہے، ہر ایک کا جی اِس وقت آرام کی طرف جُھکتا ہے، بادشاہ اپنے گرم بستروں، نرم تکیوں میں مست خوابِ ناز ہے اور جو محتاجِ بے نوا ہے اس کے بھی پاؤں دو گز کی کملی میں دراز، ایسے سُہانے وقت، ٹھنڈے زمانہ میں، وہ معصوم، بے گناہ، پاک داماں، عصمت پناہ اپنی راحت و آسائش کو چھوڑ، خواب و آرام سے منہ موڑ، جَبینِ نیاز آستانۂ عزّت پر رکھے ہے کہ الٰہی! میری اُمّت سیاہ کار ہے، دَرگُزر فرما اور ان کے تمام جسموں کو آتشِ دوزخ سے بچا۔ جب وہ جانِ راحت کانِ رَأفت پیدا ہوا، بارگاہِ الٰہی میں سجدہ کیا اور رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ[1] فرمایا۔ جب قبر شریف میں اُتارا لبِ جاں بخش کو جنبش تھی، بعض صحابہ نے کان لگا کر سُنا، آہستہ آہستہ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ[2] فرماتے تھے۔ قیامت کے روز کہ عَجَب سختی کا دن ہے، تانبے کی زمین، ننگے پاؤں، زبانیں پیاس سے باہر، آفتاب سروں پر، سائے کا پتہ نہیں، حساب کا دَغدَغہ، مَلِکِ قہّار کا سامنا، عالَم اپنی فکر میں گرفتار ہوگا، مُجرمانِ بے یار دامِ آفت کے گرفتار، جدھر جائیں گے سوا نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ[3] کچھ جواب نہ پائیں گے۔ اس وقت یہی محبوبِ غمگسار کام آئے گا، قُفلِ شفاعت اس کے زورِ بازو سے کُھل جائے گا، عمامہ سرِ اَقدس سے اُتاریں گے اور سر بسجود ہو کر "یَا رَبِّ اُمَّتِیْ[4]" فرمائیں گے۔" (فتاوی رضویہ، 30/717)

فتاویٰ الحرمین

امامِ اہلِ سنت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا زمانہ وہ زمانہ تھا جب ہر طرف فِتنوں نے سر اٹھایا تھا، شیطان اپنے مکروہ چہرے پر ایک سے بڑھ کر ایک خوش نُما نقاب ڈالے آتا تھا، کہیں علم و فَضل کے جُبّہ و دستار میں رَہزَنی کرتا تو کہیں بھائی چارے اور اتّحاد کے بھیس میں دین و ایمان پہ ڈاکے ڈالتا۔ ایسے کڑے وقت میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن نے فتنوں کا مقابلہ کیا، آپ نے ابلیسِ لعین کا مکروہ چہرہ سب کے سامنے بے نقاب کیا اور شیطانی چالوں کو ناکام بنایا، امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شیطانی سازشوں کی مکمل تفصیل اپنے مُبارک فتوے کی صورت میں علمائے مکہ و مدینہ کی طرف روانہ فرمائی، علمائے حرمین شریفین نے اپنی مبارک تصدیقات کے ساتھ شیطانی سازشوں کا رَد تحریر فرمایا اور امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو عالمِ علّامہ، فاضلِ فہّامہ، راسخُ العلم اور بہت سے اَلقابات سے یاد کیا، انہی مبارک فتاویٰ و تصدیقات کا نام "فتاویٰ الحرمین" ہے۔

آیئے! نثرِ رضا کا ایک اور رنگ ملاحظہ کیجئے، کلام کی سادگی و سَلاسَت دیکھئے، لہجے کا خُلوص محسوس کیجئے۔ امام لکھتے ہیں:

"اب جو نہ دیکھے، کان نہ دھرے، حق سمجھنے کا قصد نہ کرے، روزِ قیامت اس کے لئے کوئی عذر نہ ہو گا۔ دنیا چند روزہ ہے، واحد قہّار سے کام پڑنا ہے، لِلّٰہ! ایک ذرا تعصّب و سُخن پَروَری سے جدا ہو کر تفکُّر کرو، تنہائی قبر و ہنگامۂ حَشر کا تصوّر کرو، اس دن نامۂ اعمال کھولے جائیں گے، اس بھڑکتی آگ کو سامنے لائیں گے، اہلِ سنّت نَجات پائیں گے، اُن کے مُخالف نارِ جہنم میں دھکّے کھائیں گے، مخالفوں کے ساتھی مخالفوں کے ساتھ ایک رسی میں باندھے جائیں گے۔ آنریری، مجسٹریٹی، ڈپٹی کلکٹری، ججی وغیرہ کے مَنصب کام نہ آئیں گے، صدارت، نِظامت، رُکنیَت وغیرہا یہ سب بکھیڑے یہیں رہ جائیں گے، ہر ایک اپنی اکیلی جان سے، اپنے اعمال، اپنے ایمان سے بارگاہِ عدالت میں حاضر ہو گا، ہر دل کا راز ظاہر ہو گا۔ کوئی جھوٹا حِیلہ ہر گز نہ چلے گا، بات بنانے کو راستہ نہ ملے گا، عالِمُ الغُیوب سوال کرے گا، دانائے قُلوب اظہار لے گا، وہاں یہ کہتے نہ بنے گی کہ ہم غافل تھے، کچھ مولویوں نے بہکا دیا، ہم جاہل تھے۔ آج کام اپنے اختیار میں ہے، رحمتِ الٰہی توبہ کے انتِظار میں ہے۔

لِلّٰہ! انصاف کی آنکھ کھولو، حق و باطل میزانِ عقل میں تولو۔ وہ کام کر چلو کہ بول بالا ہو، اللہ و رسول سے منہ اجالا ہو۔ دیکھو! دیکھو! آنکھ کھول کر دیکھو!! یہ مبارک تحقیقیں، یہ مقدس تصدیقیں تمھارے معبودِ عظیم کے پاک گھر سے آئیں، تمھارے نبیِّ کریم کے شہرِ اطہر سے آئیں، سَلِیس اردو میں ترجمہ ہو گیا، حق کا آفتاب بے پردہ و حِجاب جلوہ نُما ہو گیا۔ اب اگر آنکھ اٹھا کر نظر نہ ڈالو، اپنی اندھیری کوٹھری سے سر باہر نہ نکالو، تو تمہیں کہو کہ کیا عُذر کرو گے؟ واحدِ قہّار کو کیا جواب دو گے!"

"گھنٹوں بلکہ دنوں مہینوں قانون کا نون، دُنیوی فنون یا ناولوں، اَفسانوں، اخباروں، دیوانوں کے مطالعے میں گزارتے ہو، خدا کو مان کر، قیامت کو حق جان کر ایک نظر اِدھر بھی! مگر اس کے ساتھ تعصُّب و نفسانیَت سے قطعِ نظر بھی! خدا نے چاہا تو یہ اَوراق تمہیں بہت کام آئیں گے، بڑے ہولناک صدموں کے دن سے بچائیں گے۔"

(فتاویٰ رضویہ، فتاویٰ الحرمین، 20/349-350)

قیامِ تعظیمی

ہمارے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور تابِعینِ عظام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کو اپنے زمانے میں دینِ مَتین کے اَہم ترین معاملات درپیش تھے، اُنہیں کلمۂ خُدا کی بلندی، دینِ مَتین کی اشاعت، شہروں اور لوگوں کی درستی، فتنہ و فساد کی سرکوبی، فرائضِ دینی واحکاماتِ الٰہی کے نفاذ، باہَمی معاملات کی اصلاح، ایمانی اَرکان کی حفاظت اور احادیثِ نَبَوی کی روایت وغیرہ اَہم ترین معاملات سے فرصُت ہی نہیں تھی، لہٰذا اگر کوئی نیک اور مُستحب کام بعد کے مسلمانوں میں رائج ہے، علمائے کرام اسے اچھا سمجھتے ہیں، شریعت اسے منع نہیں کرتی تو اس کام میں کوئی حَرَج نہیں بلکہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ کرنے سے ثواب ملے گا۔ ذکرِ ولادتِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وقت جو قیامِ تعظیمی کیا جاتا ہے اس کے متعلق وسوسہ ڈالنے والے شیطانوں کے رَد میں امامِ اہلِ سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے رسالہ "اِقَامَۃُ الْقِیَامَۃ" تحریر فرمایا جس نے واقعی شیطانِ لَعین اور اس کی ظاہری و معنوی اولاد کے سَر پر قیامت ڈھادی، امامِ اہلِ سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے رسالۂ مبارکہ میں آیات واحادیث اور مضبوط دلائل سے ثابت کیا کہ قیامِ تعظیمی مستحب ہے۔ ایک مقام پر صحابۂ کرام و تابِعینِ عظام کی مذکورہ بالا اہم ترین دینی مصروفیات و خدمات کا تذکرہ کرنے کے بعد امامِ اہلِ سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جس طرح تمثیلی انداز میں سمجھایا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے، اس میں گل و گلزار کے رنگ بھی ہیں، اردو ادب کے ڈھنگ بھی ہیں۔ امام لکھتے ہیں:

"جب بِفَضْلِ اللّٰہِ تعالیٰ اُن کے زورِ بازو نے دینِ الٰہی کی بنیاد مُستَحکم کر دی اور مَشارِق و مَغارِب میں مِلّتِ حَنَفِیَّہ کی جڑ جَم گئی، اُس وقت ائمہ و علمائے مابعد نے تخت و بخت

ساز گار پاکر بیخ وبُن جمانے والوں کی ہِمّتِ بلند کے قدم اور باغبانِ حقیقی کے فَضل پر تکیہ کرکے اَہَمّ فَالْاَہَمّ کاموں میں مشغول ہوئے اب تو بے خلشِ صَرصَر واندیشۂ سَمُوم اور ہی آبیاریاں ہونے لگیں۔ فِکرِ صائِب نے زمینِ تدقیق میں نہریں کھودِیں۔ ذہنِ رَواں نے زُلالِ تحقیق کی ندیاں بہائیں۔ علماء و اولیاء کی آنکھیں ان پاک مبارک نونہالوں کے لئے تھالے بنیں۔ ہواخواہانِ دین وملّت کی نسیمِ اَنفاسِ مُتبرّکہ نے عِطر باریاں فرمائیں، یہاں تک کہ یہ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا باغ ہرا بھرا پھَلا پھُولا لہلہایا اور اس کے بھینے پھولوں، سُہانے پتّوں نے چشم وکام ودماغ پر عَجَب ناز سے احسان فرمایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن۔ اب اگر کوئی جاہل اعتراض کرے: یہ کنچھیاں جو اَب پھوٹیں... جب کہاں تھیں؟ یہ پتّیاں جو اَب نکلیں... پہلے کیوں نِہاں تھیں؟ یہ پتلی پتلی ڈالیاں جو اَب جھومتی ہیں... نو پیدا ہیں! یہ ننّھی ننّھی کلیاں جو اَب مہکتی ہیں... تازہ جلوہ نما ہیں! اگر ان میں کوئی خوبی پاتے تو اگلے کیوں چھوڑ جاتے؟ تو اس کی حَماقت پر اس الٰہی باغ کا ایک ایک پھول قہقہہ لگائے گا کہ: او جاہل! اگلوں کو جڑ جمانے کی فکر تھی، وہ فُرصَت پاتے تو یہ سب کچھ کر دِکھاتے۔ آخر اس سَفاہَت کا نتیجہ یہی نکلے گا کہ وہ نادان اس باغ کے پھل پھول سے محروم رہے گا۔" (فتاویٰ رضویہ، 26/544)

محبوبِ خدا کی رخصت

پیارے اسلامی بھائیو! اِبتدا میں حضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مدینۂ منوّرہ تشریف آوری کا تذکرہ ہوا، ایک ایک لفظ کیسے مَسَرّت وشادمانی سے جھوم رہا تھا! اب آیئے! ماحول کی سوگواری دیکھئے، اُسی سے مُتّصِل حُزنیہ تحریر پڑھئے، دل بیٹھے جاتے ہیں، آنکھیں اُمنڈ آتی ہیں، سورۃُ النّصر حضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مرضِ وصال شریف میں نازل ہوئی، حضور فوراً باہر تشریف لائے، جمعرات کا دن تھا، مِنبَر پر جلوہ فرما ہوئے، بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ مدینے میں ندا کردو "لوگو! رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی وَصِیَّت سننے چلو۔"

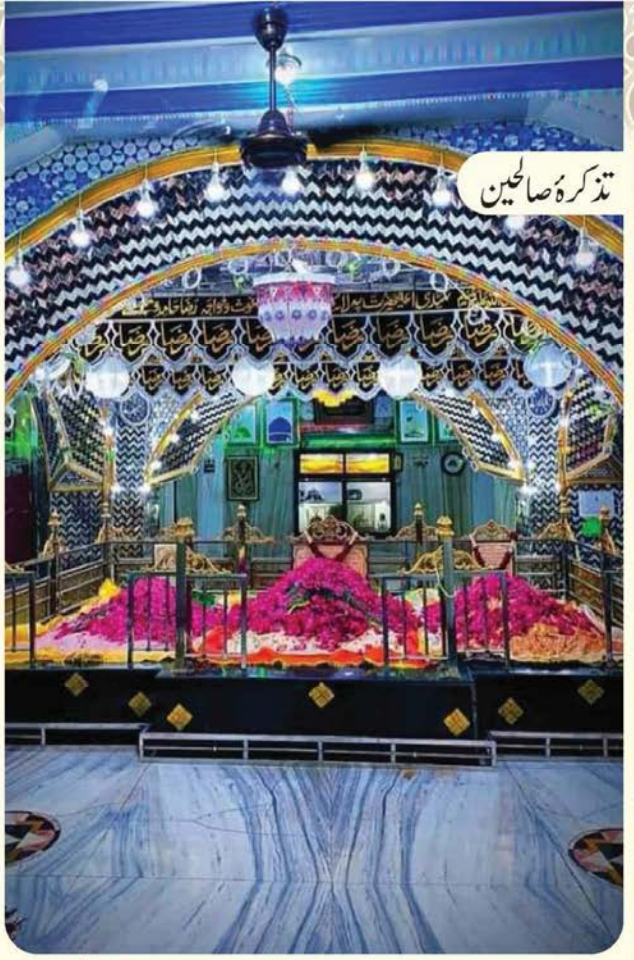
مدینۂ منوّرہ میں تشریف آوری کا واقعہ ذکر کرنے کے بعد امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مجلسِ وصیّت کے احوال لکھتے ہیں:

"ایک دن آج ہے کہ اس محبوب کی رخصت ہے، مجلسِ آخِری وصیّت ہے، مجمع تو آج بھی وہی ہے، بچوں سے بوڑھوں تک، مَردوں سے پردہ نشینوں تک سب کا ہجوم ہے، نِدائے بلال سنتے ہی چھوٹے بڑے، سینوں سے دل کی طرح بے تابانہ نکلے ہیں، شہر بَھر نے مکانوں کے دروازے کُھلے چھوڑ دیئے ہیں، دل کُمھلائے، چہرے مُرجھائے، دن کی روشنی دھیمی پڑگئی کہ آفتابِ جہاں تاب کی وَداع نزدیک ہے، آسمان پژمُردہ، زمین اَفسُردہ، جدھر دیکھو سنّاٹے کا عالَم، اتنا اِزدحام اور ہُو کا مقام، آخِری نگاہیں اس محبوب کے رُوئے حق نُما تک کس حَسرت ویاس کے ساتھ جاتی اور ضُعفِ نومیدی سے ہلکان ہوکر بیخودانہ قدموں پر گر جاتی ہیں۔" (فتاویٰ رضویہ، 15/702)

پیارے اسلامی بھائیو! امامِ عشق ومحبت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے کُتُب ورسائل ایسے حسین شہ پاروں سے بھرپُور ہیں، یہاں حصولِ برکت کے لئے چند اِقتباس ذکر کئے گئے ہیں، سچ تو یہ ہے کہ کلامِ رضا کی خوبیوں کا صحیح معنوں میں اِحاطہ کرنا ہمارے بس کی بات نہیں، کلامِ رضا سے متعلق داغ دہلوی کا شعر ہی کافی ہے:

مُلکِ سُخن کی شاہی تم کو رضاؔ مسلّم
جس سمت آگئے ہو سِکّے بٹھا دیئے ہیں

حواشی 1 اے رب! میری امت مجھے ہبہ کردے۔ 2 میری امت، میری امت۔ 3 مجھے اپنی فکر ہے، کسی اور کے پاس جاؤ۔ 4 اے رب! میری امت۔



مفتیِ اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ

مولانا ابوالنور راشد علی عطاری مَدَنی*

شہزادۂ امامِ اہلِ سنّت، مفتیِ اعظم ہند، حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد مصطفیٰ رضا خان نوری رضوی رحمۃُ اللہِ علیہ 22 ذی الحجہ 1310ھ کو بریلی شریف میں پیدا ہوئے۔[1]

مرشدِ گرامی نے نام رکھا آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش کے وقت حضور سیّدی اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے مُرشِد خانہ مارہرہ شریف میں تھے۔ حضرت شاہ ابوالحسین احمد نوری رحمۃُ اللہِ علیہ نے "ابو البرکات محی الدین جیلانی" نام تجویز فرمایا، عقیقہ نامِ محمد پر ہوا جبکہ عرفی نام مصطفیٰ رضا خان رکھا گیا۔ مفتیِ اعظم ہند آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کا لقب ہے۔[2]

مرشد کی بشارت ولادت کے کچھ عرصہ بعد حضرت شاہ ابوالحسین احمد نوری رحمۃُ اللہِ علیہ بریلی تشریف لائے اور امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کو مبارک باد دی اور کہا: یہ بچہ دین و ملت کی بڑی خدمت کرے گا اور اللہ کی مخلوق کو اس کی ذات سے خوب فائدہ پہنچے گا۔ یہ بچہ ولی ہے اس کی نگاہوں سے لاکھوں گمراہ انسان دینِ حق پر قائم ہوں گے یہ فیض کا دریا بہائے گا۔ اور اُسی وقت تمام سلسلوں کی اجازت و خلافت عطا فرمائی۔[3]

تعلیم و تربیت حضور مفتی اعظم ہند رحمۃُ اللہِ علیہ کی عمر جب چار سال چار ماہ اور چار دن ہوئی تو رسمِ تسمیہ خوانی[4] خود امامِ اہلِ سنت نے فرمائی اور بڑے بیٹے حضور حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کو آپ کی تعلیم و نگہداشت کے لئے خاص طور پر مقرر کرتے ہوئے فرمایا: "میری مصروفیات سے تم باخبر ہو تم اپنے بھائی کو پڑھاؤ۔" 18 سال کی عمر میں فارغ التحصیل ہوئے اور تقریباً 40 علوم و فنون میں مہارت حاصل کی۔[5]

پہلا فتویٰ آپ نے 1328ھ میں 18 سال کی کم عمری میں رضاعت کے مسئلہ پر پہلا فتویٰ لکھا۔ والدِ ماجد اعلیٰ حضرت کی زیرِ نگرانی 1328ھ سے 1340ھ تک مسلسل 12 سال فتاویٰ لکھتے رہے۔[6]

تدریس مفتیِ اعظم ہند رحمۃُ اللہِ علیہ نے 1328ھ میں جامعہ رضویہ منظرِ اسلام میں طلبہ کو دینی تعلیم دینے کا سلسلہ شروع کیا لیکن دارُ الافتاء اور فتویٰ نویسی کی مصروفیات زیادہ ہونے کی وجہ سے مخصوص طلبہ کو ہی پڑھاتے تھے۔[7]

مفتیِ اعظم کا درسِ افتاء فتویٰ نویسی سکھانے میں حضور مفتیِ اعظم ہند رحمۃُ اللہِ علیہ کی شان امتیازی تھی۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ درسِ افتا میں اس کا خیال فرماتے تھے کہ صرف مخصوص حکم کی پہچان نہ ہو بلکہ مسئلے کے تمام پہلو ذہن نشین ہو جائیں۔ پہلے آیات و احادیث سے استدلال کرتے، پھر اصولِ فقہ و حدیث سے اس کی تائید دکھاتے اور قواعدِ کلیہ کی روشنی میں اس کا جائزہ لے کر کتبِ فقہ سے جزئیات پیش فرماتے، پھر مزید اطمینان کے لئے فتاویٰ رضویہ یا امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کا

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، نائب ایڈیٹر ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

ارشاد نقل فرماتے۔ اگر مسئلہ میں اختلاف ہوتا تو قولِ راجح کی تعیین دلائل سے کرتے اور اصولِ افتا کی روشنی میں یہ بھی بتاتے کہ فتویٰ کس پر ہے؟ پھر فتاویٰ رضویہ یا امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد سے اس کی تائید پیش فرماتے۔ عام طور سے جواب بہت مختصر اور سادہ لکھنے کی تاکید فرماتے۔ ہاں کسی عالم کا بھیجا ہوا استفتا ہوتا اور وہ ان تفصیلات کا طلب گار ہوتا تو پھر جواب میں وہی رنگ اختیار کرنے کی بات ارشاد فرماتے۔[8]

مفتیِ اعظم ہند کی طلبہ سے شفقت و محبت حضرت مفتیِ اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ طلبہ پر نہایت مہربان تھے، انھیں شفقت و محبت سے نوازتے، ہر طرح ان کی خدمت کرتے، غریب طلبہ کو خفیہ طور پر خرچ کے لئے رقوم بھی عنایت فرماتے۔ کوئی طالبِ علم مسئلہ پوچھتا تو حضرت نہایت شفقت سے جواب دے کر مطمئن فرماتے، جلسۂ دستارِ فضیلت کے موقع پر عُلما و طلبہ کے لئے خصوصی دعوت کا اہتمام فرماتے، خوشی کے موقع پر کھانے پکوا کر طلبہ کو کھلاتے تھے، بہت سے طلبہ ایسے تھے جو دونوں وقت حضرت کے یہاں کھانا کھاتے تھے۔ بعض طلبہ کو ان کے ذوقِ علمی کی بنا پر حضرت خود اپنے مکان پر ٹھہراتے اور نہایت لطف و کرم سے رہائش اور کھانے کا بندوبست فرماتے نیز ان کو اپنے علمی و روحانی فیضان سے مالامال فرماتے۔[9]

مبالغہ آرائی سے گریز آپ رحمۃ اللہ علیہ چِکنی چُپڑی باتیں کو بڑھا چڑھا کر ہرگز نہ فرماتے، ایک مرتبہ کسی کے تعزیتی خط کا جواب لکھنا تھا، مفتی مجیب الاسلام صاحب سے فرمایا کہ جواب لکھ دیں میں دستخط کر دیتا ہوں، چنانچہ مفتی صاحب نے جواب لکھا: آپ کا خط ملا، صاحبزادے کے انتقال کی خبر پڑھ کر بہت افسوس ہوا۔ آپ نے لفظ "بہت" سُن کر فرمایا: بہت افسوس تو نہیں ہوا، ہاں افسوس ہوا ہے۔[10]

تصنیفی خدمات حضرت مفتیِ اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کثیر مصروفیات کے باوجود مختلف موضوعات پر بہت ساری کتابیں لکھی ہیں جو آپ کی علمی صلاحیت اور فقہی مہارت کا ثبوت ہیں۔ ان کی تحریر میں ان کے والد ماجد امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے اسلوب کی جھلک اور تحقیق کا کمال نظر آتا ہے۔ آپ کی چند تصنیفات یہ ہیں: نورُ العرفان، اَلرُّمح الدیانی علیٰ رَاسِ الْوَسْواسِ الشَّیْطانی، اَلقَوْلُ الْعَجِیب فِی جَوازِ التَّثْوِیب، سَیْفُ الْقَهّار علیٰ الْعَبیدِ الکفّار، مقتل کذب و کید، داڑھی کا مسئلہ، فتاویٰ مصطفویہ۔[11]

ذوقِ شعر و ادب آپ اپنے وقت کے استاذ الشعراء تھے، والدِ ماجد امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ علیہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے عشقِ رسول سے بھرپور نعتیہ شاعری فرمائی۔ آپ نے اپنا تخلص اپنے پیر و مرشد کے تخلص پر "نوری" رکھا۔

1 تو شمعِ رسالت ہے عالم تیرا پروانہ 2 یہ کس شہنشاہِ والا کی آمد آمد ہے 3 حبیبِ خدا کا نظارہ کروں میں۔

اور ان جیسے بہت سے کلام آپ رحمۃ اللہ علیہ کے عشقِ رسول کی جھلک ہیں، آپ کے کلام کا مجموعہ "سامانِ بخشش" کے نام سے مکتبۃُ المدینہ نے چھاپا ہے۔

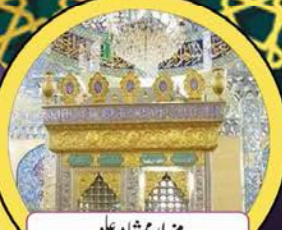
وصالِ پُرملال علوم و فنون کا ماہر اور عشقِ رسول کا ترجمان یہ عظیم آفتاب 14 محرمُ الحرام 1402ھ[12] کو شبِ جمعہ رات 1 بج کر 40 منٹ پر غروب ہو گیا۔[13]

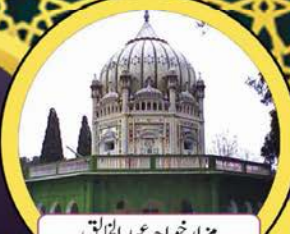
اللہ پاک کی اعلیٰ حضرت، ان کے شہزادگان اور سب محبّین پر رحمت ہو اور ان سب کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) جہانِ مفتی اعظم، ص64 (2) جہانِ مفتی اعظم، ص64- تجلیاتِ خلفائے اعلیٰ حضرت، ص114 (3) تجلیاتِ خلفائے اعلیٰ حضرت، ص114 (4) بچے کی دینی تعلیم کی شروعات کیلئے کسی بزرگ یا نیک شخص سے بچے کو بسم اللہ الرَّحمٰنِ الرَّحیم وغیرہ پڑھوانے کی تقریب کو رسمِ تسمیہ خوانی کہا جاتا ہے (5) جہانِ مفتیِ اعظم، ص64، 65- مفتیِ اعظم ہند اور ان کے خلفا، ص27 (6) مفتیِ اعظم ہند اور ان کے خلفا، ص81 (7) جہانِ مفتیِ اعظم، ص107 ملخصًا (8) جہانِ مفتیِ اعظم، ص112 ملخصًا (9) جہانِ مفتیِ اعظم، ص113 (10) جہانِ مفتیِ اعظم، ص319 (11) جہانِ مفتیِ اعظم، ص128، 129 (12) قمری تاریخ مغرب کے بعد بدل جاتی ہے اس حساب سے آپ کی تاریخِ وصال 15 محرم الحرام بنتی ہے، اسی لئے بعض سوانح نگاروں نے 15 محرم الحرام لکھا ہے۔ (13) جہانِ مفتیِ اعظم، ص130۔


مزار حضرت معاذ بن جبل


مزار ممشاد علو


مزار خواجہ عبد الخالق

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مَدَنی*

محرم الحرام اسلامی سال کا پہلا مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عظام اور علمائے اسلام کا وِصال یا عرس ہے، ان میں سے 88 کا مختصر ذکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" محرمُ الحرام 1439ھ تا 1444ھ کے شماروں میں کیا جاچکا ہے۔ مزید 11 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان

شہدائے واقعۂ مَرجُ الصُّفر: واقعۂ مرج الصُّفر حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دورِ خلافت میں محرم 14ھ کو شام کے علاقے مَرج الصُّفر میں پیش آیا، کفار نے مسلمانوں پر حملہ کردیا اس میں حضرت سلمہ بن ہشام مخزومی قرشی، حضرت سعید بن خالد بن سعید اُموی، حضرت سلمہ بن مسلم جھنّی اور حضرت مسعود بن سعد اشجعی شہید ہوئے۔[1]

1 امام العلماء حضرت معاذ بن جبل انصاری خزرجی رضی اللہ عنہ اعلانِ نبوت کے بارھویں سال 18 سال کی عمر میں اسلام لائے، بیعتِ عقبہ اور بدر سمیت تمام غزوات میں شریک ہوئے، آپ حسن وجمال کے پیکر، حلم وحیا و سخاوت سے متصف، ذہین وفطین، اخاذ طبیعت کے مالک، جمعِ قراٰن کا شرف پانے والے، کثیر احادیث کے راوی، مرتبۂ اجتہاد پر فائز، پختگیِ علم سے مالامال، عظیم فقیہ، فتحِ مکہ کے وقت نیو مسلم کی تربیت کرنے والے تھے، یمن کے گورنر بنائے گئے، آپ نے 38 سال کی عمر میں طاعون عمواس (محرم وصفر 18ھ) میں وصال فرمایا، معجمِ کبیر میں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ امام الْعُلَمَاءِ بِرَتْوَةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ یعنی معاذ بن جبل قیامت کے دن امامُ العلماء کے مرتبے میں ہوں گے۔[2]

اولیائے کرام رحمہمُ اللہ السّلام

2 حجۃُ اللہ حضرت خواجہ محمد نقشبند ثانی سرہندی رحمۃُ اللہ علیہ کی ولادت سرہند شریف میں 7 رمضان 1034ھ کو ہوئی اور یہیں 29 محرم 1114ھ کو وصال فرمایا، آپ علمِ ظاہری اور باطنی کے جامع، خاص وعام میں مقبول، اعلیٰ روحانی منصب پر فائز اور صاحبِ کرامات تھے۔[3]

3 شیخِ طریقت حضرت شاہ عبد اللہ فاروقی سہروردی رحمۃُ اللہ علیہ اکابرِ مشائخِ برہان پور (مدھیہ پردیش، ہند) سے ہیں، شریعت و طریقت کے جامع تھے، اکثر درس و تدریس میں مصروف رہتے تھے، کثیر شاگرد چھوڑے اور 29 محرم 1098ھ کو وصال فرمایا۔[4]

4 عاشقِ حق حضرت مولانا شاہ محمد فاضل قادری لاہوری رحمۃُ اللہ علیہ کی ولادت رسولپور (نزد سنگھرہ) میں ہوئی اور 2 محرم 1099ھ میں وصال فرمایا، مزار بیرون دروازہ راج پورہ لاہور میں ہے، آپ سلسلہ قادریہ کے بزرگ، علمِ ظاہر و باطن کے جامع، صاحبِ تصنیف اور صاحبِ فیض تھے، صاحبِ عین التصوف

* رکن مرکزی مجلس شوریٰ (دعوتِ اسلامی)

حضرت سیّد مجتبیٰ گیلانی آپ کے مرید تھے۔[5]

5 حضرت مولانا امام الدین برنالوی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 1250ھ کو بیکناوالہ، نزد ڈنگہ ضلع گجرات کے ایک گوجر خاندان میں ہوئی اور 6 محرم 1313ھ کو وصال فرمایا، تدفین حضرت باباٹوپی والا، برنالی، تحصیل کھاریاں ضلع گجرات کے قدموں میں ہوئی۔ آپ عالمِ دین، امام وخطیب، خلیفہ خواجہ شمسُ العارفین، ظاہری وباطنی حُسن سے مالامال اور متبعِ سنّت تھے۔[6]

6 مدرس جامع اموی حضرت سیّد ابوالفتح بن عبد القادر خطیب شافعی دمشقی رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش تقریباً 1250ھ کو خاندانِ غوث الاعظم میں ہوئی اور 10 محرم 1350ھ کو وصال فرمایا، تدفین مقبرہ دحداح میں خاندانی قبور کے ساتھ ہوئی۔ آپ عالمِ دین، فقیہِ شافعی، عابد و زاہد، ظاہریہ لائبریری کے انچارج اور استاذُ العلماء تھے۔[7]

علمائے اسلام رحمہمُ اللہُ السّلام

7 قطب الابدال حضرت کریم الدین ممشاد علو دینوری رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت دینور، صوبہ کرمان شاہ، ایران میں ہوئی اور وفات 14 محرم 298ھ کو بغداد میں ہوئی۔ آپ حافظِ قراٰن، علومِ ظاہری وباطنی کے جامع، جواد وسخی اور صاحبِ کرامت و مجاہدہ تھے۔ آپ کو حضرت خواجہ معروف کرخی رحمۃُ اللہِ علیہ سے بھی خلافت حاصل تھی۔[8]

8 محبوبِ خلاق حضرت شاہ محمد آفاق دہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 1160ھ میں ہوئی اور 7 محرم 1251ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک سبزی منڈی مغل پورہ دہلی میں ہے، آپ قطبِ زماں، فخرِ زماں، محرم اسرار اور مخزنِ انوار تھے۔ آپ افغانستان بھی تشریف لے گئے، وہاں کا بادشاہ آپ کا معتقد اور مرید تھا۔[9]

9 شمس الکونین حضرت خواجہ محمد عبد الخالق مجددی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 1270ھ کو جہاں خیلاں ضلع ہوشیار پور، مشرقی پنجاب ہند میں ہوئی، تربیت حضرت خواجہ توکل شاہ انبالوی نے کی، جیّد علما سے استفادہ کیا، افسرُ المشائخ حاجی محمود آرزو جالندھری کے مرید و خلیفہ ہوئے، خانقاہ کوٹ عبد الخالق ضلع ہوشیار پور کی بنیاد رکھی، رفاہی کاموں میں کافی دلچسپی رکھتے تھے، خانقاہ کے ساتھ یتیم خانہ خالقیہ قائم کیا، بعد میں مدرسے کا بھی آغاز فرمایا۔ آپ نے 17 محرم 1350ھ کو وصال فرمایا، تدفین خانقاہ میں ہوئی۔[10]

10 فخر الحکماء حضرت پیر حکیم سیّد عبد الغفّار شاہ راشدی قادری رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 1301ھ کو گوٹھ ریلن (لاڑکانہ سندھ) میں ہوئی اور 20 محرم 1381ھ کو مراد میمن گوٹھ ملیر کراچی میں فوت ہوئے۔ آپ شرعی و طبی علم سے مالا مال، حاذق و مستند حکیم، بانی ادبی رسالہ "الکاشف" اور صاحب دیوان صوفی سندھی شاعر ہیں۔[11]

11 مفسرِ قراٰن، محققِ اہلِ سنّت مفتی محمد جلال الدین قادری رحمۃُ اللہِ علیہ موضع چوہدو، تحصیل کھاریاں، ضلع گجرات میں یکم جمادی الاخریٰ 1357ھ کو پیدا ہوئے اور 2 محرم 1429ھ کو وصال فرمایا۔ مزار جامعہ اسلامیہ کھاریاں، ضلع گجرات میں ہے۔ آپ عالمِ باعمل، تلمیذ و مرید محدثِ اعظم پاکستان، خلیفہ مفتیِ اعظم ہند، مؤرخ و محققِ اہلِ سنّت اور بانیِ جامعہ اسلامیہ کھاریاں ہیں۔ تصانیف میں اہم ترین تفسیر احکامُ القرآن ہے جو 7 جلدوں پر مشتمل ہے۔[12]

---

(1) الاستیعاب، 2/203- الاصابۃ، 3/85، 214- تاریخ ابن عساکر، 58/10
(2) معجم کبیر، 20/29، حدیث:40، اصابۃ، 6/107 تا 109، الاستیعاب، 3/460 تا 462 (3) تاریخ مشائخ نقشبند، ص428 تا 433 (4) تذکرۃ الانساب، ص78 (5) عین التصوف، ص22 تا 27 (6) فوز المقال فی خلفاء پیر سیال، 7/45 (7) اتحاف الاکابر، ص436 (8) تحفۃ الابرار، ص46، اقتباس الانوار، ص263 (9) دلی کے بائیس خواجہ، ص242 تا 245 (10) مشائخ ہوشیار پور، ص168 تا 170 (11) انسائیکلو پیڈیا اولیائے کرام، 1/616 تا 620 (12) ماہنامہ احکام القرآن، کھاریاں، صفر 1429ھ، ص13، 26- مفتیِ اعظم اور ان کے خلفا، ص287 تا 290۔



تعزیت و عیادت

اپنے مَرحومین کو تحفے بھیجا کرو!

مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”شرحُ الصُّدور (اُردو)“ صفحہ نمبر 524 پر ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہُ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: جب گھر والے اپنے فوت شُدہ کی طرف سے صدقہ کرتے ہیں تو حضرت جبریل امین علیہ السّلام اسے نور کے تھال میں تحفہ بنا کر رکھتے ہیں، پھر قبر کے کنارے کھڑے ہو کر فرماتے ہیں: اے گہری قبر والے! یہ تحفہ (Gift) ہے جو تیرے گھر والوں نے تیری طرف بھیجا ہے اسے قبول کر۔ پھر وہ تحفہ اسے دے دیا جاتا ہے تو وہ اس تحفے سے بہت خوش ہوتا ہے اور اس کے وہ پڑوسی (مردے) غمگین ہو جاتے ہیں جنہیں کوئی تحفہ نہیں بھیجا گیا۔ (معجم اوسط، 5/37، حدیث: 6504)

صبر کرو!

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم انصار میں سے ایک شخص کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور اُن کی مِزاج پُرسی فرمائی تو انہوں نے عرض کی: یَانبیَّ اللہ! میں نے سات راتوں سے آنکھ نہیں جھپکی اور نہ کوئی مجھ سے ملنے کے لئے آیا ہے۔ تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اے میرے بھائی! صبر کرو، اے میرے بھائی صبر کرو، تم اپنے گناہوں سے ایسے نکل جاؤ گے جیسے ان میں داخل ہوتے وقت تھے۔ (شعب الایمان، 7/181، حدیث: 9925)

پیغاماتِ عطّار شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ اپنے Video اور Audio پیغامات کے ذریعے دُکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں۔ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے مئی 2023ء میں نجی پیغامات کے علاوہ المدینۃُ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کے شعبہ ”پیغاماتِ عطّار“ کے ذریعے تقریباً 2790 پیغامات جاری فرمائے جن میں 460 تعزیت کے، 2205 عیادت کے جبکہ 125 دیگر پیغامات تھے۔ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے مرحومین کے سوگواروں سے تعزیت کرتے ہوئے مرحومین کیلئے دعائے مغفرت کی جبکہ بیماروں کے لئے دعائے صحت و عافیت فرمائی۔

جن مرحومین کے لواحقین سے تعزیت کی اُن میں سے 10 کے نام یہ ہیں:

1 پیرِ طریقت حضرت مولانا الحاج سیّد حاجی میاں باپو ویرَمْگام والے شاہ صاحب (تاریخِ وفات: 8 شوّال شریف 1444ھ مطابق 29 اپریل 2023ء، ویرَمْگام گجرات ہند) 2 حضرت پیر سیّد محمد اسلم علی شاہ چشتی نظامی تونسوی صاحب کے شہزادے سیّد منوّر عباس شاہ (تاریخ وفات: 5 شوّال شریف 1444ھ مطابق 26 اپریل 2023ء، اوکاڑہ، پنجاب) 3 رئیسُ القلم حضرت علّامہ مولانا محمد یاسین اختر مصباحی صاحب (تاریخ وفات: 17 شوّال شریف 1444ھ مطابق 7 مئی 2023ء، دہلی، ہند) 4 حضرت پیر سیّد اشتیاق حسین شاہ صاحب جماعتی (تاریخ وفات: 18 شوّال شریف 1444ھ مطابق 8 مئی 2023ء، علی پور سیداں، نارووال، پنجاب) 5 حضرت صاحبزادہ حافظ اعجاز حسین قادری صاحب (تاریخ وفات: 25 شوّال شریف 1444ھ مطابق 16 مئی 2023ء، گوجرانوالہ، پنجاب) 6 (استاذُ العلماء الجامعہ الاشرفیہ مبارک پور، یوپی ہند) حضرت مولانا مفتی عبد الحق رضوی صاحب کی اہلیہ محترمہ (تاریخِ وفات: 27 شوّال 1444ھ مطابق 18 مئی 2023ء، گونڈہ (Gonda)، اترپردیش ہند) 7 حافظ محمد صادق قادری صاحب (تاریخ

وفات: 29شوّال شریف 1444ھ مطابق 20مئی 2023ء، کامرہ اٹک، پنجاب)
8 پیرِ طریقت حضرت محمد کمال میاں جمیلی سلطانی صاحب (سجادہ نشین دربارِ سلطانی کراچی) کی امّی جان (تاریخ وفات: 18شوّال شریف 1444ھ مطابق 9مئی 2023ء، خواجہ ورضا کے ہند) 9 محمد فیض بخش گرمانی صاحب (تاریخ وفات:14شوّال شریف1444ھ مطابق 5مئی 2023ء، کراچی) 10 حضرت مولانا عبد اللہ جلال صاحب کے والدِ محترم جلال خان (تاریخ وفات:25شوّال شریف1444ھ مطابق 16مئی 2023ء، کراچی)

جن کی عیادت کی اُن میں سے 6 کے نام یہ ہیں:
1 پیرِ طریقت حضرت خواجہ محمد خالد محمود نقشبندی (لاہور) 2 اُستاذُ العلماء حضرت علّامہ مولانا محمد عیسیٰ برکاتی (بانی و مہتمم نوری برکاتی وکُلّیّہ فاطمۃ الزہراء للبنات، ہند) 3 حضرت مولانا ایوب مغل نورانی صاحب (ملتان) 4 مولانا محمد امین صاحب (حافظ آباد) 5 مولانا ابو ساجد محمد عابد علی عطّاری چشتی (گوجرانوالہ) 6 مولانا غلام حیدر ہاشمی چشتی صاحب (اقبال ٹاؤن، لاہور)۔

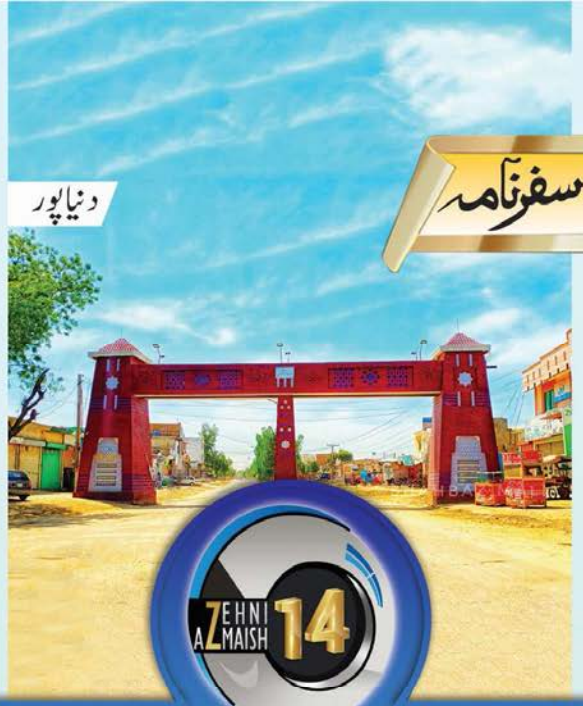
مَدَنی رسائل کے مُطالعہ کی دُھوم



شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکاتُہم العالیہ نے ماہِ رمضان اور شوّال 1444ھ میں درج ذیل مَدَنی رَسائل پڑھنے / سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازا: 1 یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 17 صَفحات کا رِسالہ "مسجد کا احترام" پڑھ یا سُن لے اُسے مسجدوں سے محبّت کرنے والا بنا اور اُسے والدین و خاندان سمیت بے حساب بخش دے، اٰمین 2 یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 21 صفحات کا رِسالہ "نیک بندوں کی شان" پڑھ یا سُن لے اُسے اپنے نیک بندوں کی مَحبّت و صُحبت کی سعادت دے اور بے حساب بخش دے، اٰمین 3 یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ "پانچوں نمازوں کے فضائل" پڑھ یا سُن لے اُسے مسجد کی پہلی صف میں پانچوں نمازیں باجماعت ادا کرنے کی توفیق عطا فرما اور اُس کی بے حساب مغفرت فرما، اٰمین۔

4 جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت حضرت مولانا عبید رضا عطاری مدنی دامت بَرَکاتُہم العالیہ نے ماہِ شوّال 1444ھ میں درج ذیل رسالہ پڑھنے / سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعا سے نوازا: یااللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ "امیرِ اہلِ سنّت سے والدین کے بارے میں سوال جواب" پڑھ یا سُن لے، اُسے والدین کی خدمت اور اطاعت کرنے والا بنا، ان کی نافرمانی سے محفوظ فرما اور اُس کی بے حساب مغفرت فرما۔ اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

رِسالہ	پڑھنے / سننے والے اسلامی بھائی	اسلامی بہنیں	کل تعداد
مسجد کا احترام	4لاکھ 17ہزار 3	6لاکھ 32ہزار 156	10لاکھ 49ہزار 159
نیک بندوں کی شان	13لاکھ 92ہزار 633	10لاکھ 40ہزار 799	24لاکھ 33ہزار 432
پانچوں نمازوں کے فضائل	13لاکھ 26ہزار 110	10لاکھ 13ہزار 838	23لاکھ 39ہزار 948
امیرِ اہلِ سنّت سے والدین کے بارے میں سوال جواب	13لاکھ 79ہزار 988	10لاکھ 11ہزار 352	23لاکھ 91ہزار 340



ذہنی آزمائش سیزن 14 (قسط:03)

مولانا عبدالحبیب عطاری*

19 فروری 2023

اگلے ذہنی آزمائش پروگرام کا انعقاد دنیا پور، پنجاب میں تھا، ہم میر پور ماتھیلو سندھ سے پنجاب کا سفر موٹر وے پر کر رہے تھے جس کی وجہ سے دنیا پور سائیڈ ایریا میں چلا جاتا ہے لہٰذا ہم 19 فروری کی صبح تک اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ملتان پہنچ چکے تھے۔ چونکہ وہاں دینی کاموں کے حوالے سے کچھ سرگرمیاں تھیں جس کی وجہ سے دن کا تمام حصہ ہم نے ملتان ہی میں گزارا۔ فیضانِ مدینہ ملتان میں شخصیات اجتماع کا اہتمام کیا گیا تھا۔ نمازِ فجر، آرام اور ناشتے وغیرہ کے معاملات سے فارغ ہو کر اس اجتماع میں شرکت کی، اصلاحِ اُمّت کی خاطر بیان کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور اجتماع کے بعد اسلامی بھائیوں سے ملاقات کا سلسلہ ہوا۔ اس کے بعد نمازِ عصر ادا کی اور پھر ملتان کے ایک علاقے واپڈا ٹاؤن کا رخ کیا جہاں تاجران کے درمیان سنّتوں بھرا بیان کیا جس کے بعد بارگاہِ رسالت میں درود و سلام پیش کیا پھر آخر میں اللہ کریم کے حضور دعا بھی مانگی۔

اس کے بعد ہم نے ملتان سے دنیا پور کے لئے روانہ ہونے کا ارادہ کیا۔ چونکہ 27 رجبُ المرجب کے روزے کی برکت و فضیلت پانے کے لئے سب نے روزہ رکھا ہوا تھا اور راستے میں ایک اسلامی بھائی نے افطار کا انتظام بھی کیا ہوا تھا لہٰذا ہم افطار سے پہلے نکلے تاکہ افطار کے وقت اُن اسلامی بھائی کے پاس ہوں لیکن ”وہی ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے“ قومی سطح پر منعقد ہونے والے میچز کی وجہ سے راستے میں ٹریفک بلاک تھی۔ افطار کا وقت بھی قریب تھا لہٰذا ہم نے ٹھیلے سے سنگترے خریدے اور قریب ہی ایک مسجد میں ٹھہر کر روزہ افطار کیا اور نمازِ مغرب ادا کی۔ یہاں سے دنیا پور تقریباً ایک گھنٹے کا سفر تھا اور اس وقت شام کے 7 بج رہے تھے۔ ذہن میں خیال آتا رہا کہ پہنچ گئے تو ٹھیک ورنہ رب کے حوالے۔ روڈز بلاک تھے اور ایسی صورت حال تھی کہ اگر ہم ٹریفک بحال ہونے کے آسرے پر رہتے تو دنیا پور نہ پہنچ پاتے۔ مشہور مقولہ ہے حرکت میں برکت ہے سو اپنے عملے کو چھوڑ کر صرف ہم دو اسلامی بھائی پیدل ہی آگے چلے گئے اور جہاں ٹریفک جام نہیں تھی وہاں سے ایک اور کرائے کی گاڑی کا انتظام کیا۔ بامشقت ہمیں یہ اقدام کرنا پڑا بہر حال ہم نے حرکت کی تو اللہ نے اس میں برکت ڈال دی اور ہم سفر کر کے ذہنی آزمائش پروگرام کے لئے دنیا پور پہنچ گئے۔ آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ذہنی آزمائش کے درپردہ بھی کتنی ذہنی آزمائشیں ہوتی ہیں، اللہ پاک خیر فرمائے۔ وہاں پہنچ کر ہم نے رات کا کھانا کھانے کے بعد ذہنی آزمائش پروگرام کی ٹیموں کے ساتھ سرائیکی زبان میں سیگمنٹ ”اُمّت کے رنگ ذہنی آزمائش کے سنگ“ کی تیاری کی اور پھر وہاڑی اور ملتان کی ٹیموں کے درمیان ذہنی آزمائش کا باقاعدہ مقابلہ شروع ہو گیا۔ دونوں ہی ٹیمیں پوری آب و تاب کے ساتھ ایک دوسرے کے شانہ بشانہ رہیں۔ ٹیموں کا اسکور باہمی

نوٹ: یہ مضمون مولانا عبدُ الحبیب عطاری کے وڈیو پروگرام وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے پیش کیا گیا ہے۔

* رکنِ شوریٰ و نگران مجلس مدنی چینل

تناسب سے چلتا رہے تو ہار جیت کا فیصلہ عموماً آخری سیگمنٹ پر منحصر ہوتا ہے اور آخری سیگمنٹ تھا ”جوش کے ساتھ مگر ہوش سے“۔ صرف دو نمبروں کے فرق کے ساتھ آخری سوال تھا جس کا جواب جیت بھی بن سکتا تھا اور ہار بھی۔ سوال کے پہلے ہی لفظ پر وہاڑی والوں نے بیل دے دی مگر افسوس! جواب نہ دے پائے اور یہ مقابلہ ملتان کی ٹیم کے حق میں رہا۔ دونوں ٹیموں کی آنکھیں آنسوؤں سے تر تھیں، کسی کو حاضریِ مدینہ رلاتی ہے تو کسی کو فراقِ مدینہ۔ بہر حال یہ تو قسمت کی بات ہے کہ جنہیں بلایا ہے مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے وہی مدینے کو جا رہے ہیں۔ اس پروگرام کے درمیان میں ایک مدنی خاکہ پیش کیا گیا جس میں دیکھنے والوں کے لئے یہ اخلاقی درس تھا کہ معاشرے میں رائج ان غیر اخلاقی اور نقصان دہ معاملات سے بچا جائے جن کا نتیجہ لڑائی جھگڑے یا اپنے ہی مالی وجسمانی نقصان کی صورت میں نکلتا ہے مثلاً سگریٹ، پان گٹکا، ون وہیلنگ، قطار نہ بنانا اور ممنوعہ جگہ پر پارکنگ کرنا وغیرہ۔ اس مدنی خاکے کے ذریعے ایک طرح سے ریفریشمنٹ بھی ہوگئی اور امّت تک ایک پیغام بھی پہنچ گیا۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اگر آپ نے یہ خاکہ نہیں دیکھا تو ضرور دیکھیں۔ بہر حال پروگرام کے بعد ذمہ داران کے ماتحت رکھی گئی نکاح کی ایک تقریب میں شرکت کی اور نو اسلامی بھائیوں کا نکاح پڑھایا اور پھر ہم اگلی منزل کے لئے عازمِ سفر ہوگئے۔

☆☆☆☆☆☆☆

20 فروری 2023

ہر گزرتے دن کے ساتھ ہمارا سفر بھی اپر سائیڈ علاقوں کی طرف بڑھتا جا رہا تھا، ہماری اگلی منزل سرگودھا تھی اس لئے دنیا پور سے رات بھر تقریباً 6 گھنٹے سفر کر کے 20 فروری کی صبح اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم سرگودھا کی تحصیل بھلوال پہنچ چکے تھے۔ فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد رات بھر کے سفر کی تھکاوٹ دور کرنے کے لئے آرام کیا اور ظہر سے پہلے اٹھ کر فریش ہوگئے۔ نمازِ ظہر کے بعد بھلوال میں دینی سرگرمیوں کے لئے روانہ ہوگئے، سب سے پہلے تو ایک بڑی کشادہ جگہ جہاں ذمہ داران نے اجتماع کا اہتمام کیا تھا وہاں حاضر ہوئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجھے سنّتوں بھرا بیان کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اجتماع ختم ہونے کے بعد ہم اسلامی بھائیوں کے ساتھ فیضانِ مدینہ بھلوال پہنچے اور وہاں نمازِ عصر ادا کی پھر مسجد ہی کے ہال میں ذمے داران اور جامعۃُ المدینہ کے طلبۂ کرام کے درمیان سنّتوں بھرا بیان کیا، ان کے درمیان نعت پڑھنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی پھر ان سے عشقِ مدینہ اور تعلیمی کامیابیوں کے بارے میں گفتگو، آخر میں تمام اسلامی بھائیوں سے ملاقات کا سلسلہ ہوا۔ اسی دوران چونکہ مغرب کا وقت ہو چکا تھا تو وہیں نمازِ مغرب بھی ادا کی۔ نماز کے بعد مدنی ٹریڈرز نے اپنے اجیروں کے لئے عمرے کے ٹکٹ کے سلسلے میں ایک جگہ قرعہ اندازی کا اہتمام کیا تھا اور قرعہ نکالنے کے لئے اسلامی بھائیوں کی خواہش پر بطورِ خاص مجھے دعوت دی گئی تھی، لہٰذا وہاں پہنچ کر ان سعادت مندوں کی بدولت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مجھے مدینے کا قرعہ نکالنا نصیب ہوا۔ اس کے بعد ایک جگہ شخصیات کے درمیان مدنی حلقہ میں حاضری ہوئی، شخصیات سے ملاقات کے بعد وقت مختصر تھا لہٰذا انہیں اصلاحِ اعمال اور فکرِ آخرت کا مدنی ذہن دیا۔ نمازِ عشا کے بعد بھلوال سے روانہ ہو کر سرگودھا فیضانِ مدینہ پہنچ گئے جہاں کل ذہنی آزمائش پروگرام کا انعقاد ہونا تھا، آج یہاں اسلامی بھائیوں اور جامعۃُ المدینہ کے طلبہ کے درمیان مدنی حلقہ تھا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اس میں بیان کیا اور انہیں مدنی کورسز کی ترغیب دلائی، اختتام پر ملاقات کا سلسلہ رہا۔ اس کے بعد دو ذمے داران اسلامی بھائیوں کی تقریبِ نکاح تھی سو ان کا نکاح پڑھایا، تقریبِ نکاح کے بعد ایک شخصیت کے گھر جا کر ان کے والد صاحب کی وفات پر تعزیت کا اظہار کیا اور ان کے لئے دعائے مغفرت کی۔ یوں ہمارا پورا دن اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دینی کاموں میں گزرا۔

(جاری ہے۔۔۔)

کلیجی



مولانا احمد رضا عطاری مَدَنی*

جن غذاؤں کو رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی غذا بننے کا شرف ملا ان میں سے ایک کلیجی بھی ہے، یہ ایک بہترین اور فائدہ مند غذا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جنّت میں جاتے ہی سب سے پہلے جس کھانے کی دعوت ہوگی وہ مچھلی کی کلیجی کا کنارہ ہوگا۔[1]

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ہمارے لئے دو مُردے اور دو خون حلال ہیں: دو مُردے مچھلی اور ٹِڈی ہیں اور دو خون کلیجی اور تلّی ہیں۔[2]

کلیجی کا مزاج

اس کا مزاج گرم تَر ہے۔[3] یہ ایسی غذا ہے جو جسم سے زہریلے مادّے خارج کرتی اور جسم کو صحت مند بناتی ہے۔

کلیجی سے متعلق احادیثِ مبارکہ

کئی احادیث میں کلیجی کا ذکر ملتا ہے، کچھ احادیث میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے کلیجی تناول فرمانے جبکہ کچھ میں محض کلیجی کا ذکر ملتا ہے۔

1 حضرت عبد الرحمٰن بن ابو بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ ہم 130 صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سفر میں تھے، آپ نے ہم سے پوچھا: تم میں سے کسی کے پاس کھانا ہے؟ تو ایک شخص کے پاس تقریباً ایک صاع آٹا نکل آیا، تو اس آٹے کو گوندھا گیا، پھر ایک لمبا تڑنگا کافر آدمی بکریاں ہانک کر لے جا رہا تھا، رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس سے فرمایا: کیا تم یہ بکریاں بیچو گے یا ہبہ کرو گے؟ اس نے کہا: میں ہبہ نہیں کروں گا، بلکہ بیچوں گا، تو آپ نے اس سے ایک بکری خرید لی، پھر اسے ذبح کیا گیا تو آپ نے اس کی کلیجی بھوننے کا حکم دیا، راوی فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! ہم ایک سو تیس آدمیوں میں سے کوئی بھی ایسا نہیں تھا جس کو اس کلیجی میں سے حصہ نہ ملا ہو، جو موجود تھے ان کو آپ نے ان کا حصہ عطا فرما دیا اور جو موجود نہیں تھے ان کا حصہ بچا کر رکھ دیا۔ پھر اس گوشت کو دو برتنوں میں ڈالا گیا۔ تو ہم لوگوں نے اس میں سے پیٹ بھر کر کھایا اور دونوں برتنوں میں کھانا بچ بھی گیا، راوی فرماتے ہیں: پھر میں نے ان برتنوں کو اونٹ پر لاد دیا۔[4]

2 حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضور صلَّی

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ شعبہ سیرتِ مصطفےٰ المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center) کراچی

اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے بکری کا پیٹ (یعنی پیٹ کی چیزیں دل، کلیجی، تلی وغیرہ) بھونتا تھا، اس کو کھانے کے بعد آپ نیا وضو کئے بغیر نماز پڑھتے تھے۔[5]

3 حضرت سَلَمہ بن اَکْوَع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ایک اونٹ ذبح کیا اور اس کی کلیجی اور کوہان کو رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے بھونا۔[6]

4 حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم عید الفطر کے دن اپنے گھر سے کچھ کھائے بغیر نمازِ عید کے لئے تشریف نہ لے جاتے تھے اور عید الاضحیٰ کے دن نمازِ عید سے فارغ ہو کر آنے تک کچھ کھاتے نہ تھے، اور واپس آکر اپنی قربانی کے جانور کی کلیجی تناول فرماتے تھے۔[7]

احادیثِ مبارکہ سے ثابت نکات

بکری کی کلیجی عموماً پانچ سات افراد کو بھی بمشکل کفایت کرتی ہے، لیکن ایک بکری کی کلیجی 130 افراد کو پوری ہو گئی یہ اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا معجزہ ہے۔

آگ پر بھنی ہوئی اور پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (فقہ حنفی)

عید الفطر کے موقع پر کچھ کھا کر نمازِ عید کے لئے جانا اور عید الاضحیٰ کے موقع پر بغیر کچھ کھائے جانا اور نمازِ عید کے بعد قربانی کے جانور کی کلیجی کھانا سنّت ہے۔

گوشت کو بھون کر کھانا بھی احادیثِ مبارکہ سے ثابت ہے۔

کلیجی کے فوائد

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی استِعمال کردہ دیگر غذاؤں کی طرح کلیجی بھی جہاں لذّت سے بھرپور ہے وہیں اس میں بھی بے شمار طبی فوائد پائے جاتے ہیں۔ کچھ فوائد یہ ہیں:

کلیجی میں کئی اہم غذائی اجزا جیسے وٹامن اے، ڈی، ای، کے، فولک ایسڈ اور منرلز موجود ہوتے ہیں جو جسم سے ان ٹاکسن کو نکالنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

کلیجی خون کی کمی کو پورا کرنے میں مددگار ہے۔

کلیجی دماغ کو صحت مند رکھنے میں مدد دیتی ہے۔

کلیجی آئرن سے مالا مال غذا ہے۔

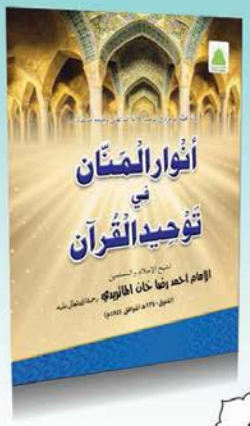
کلیجی کے لئے زیادہ بہتر یہ ہے کہ اسے فوراً پکالیں کیونکہ تازہ کلیجی زیادہ مفید ہے، کلیجی کو بہت زیادہ مت پکائیں ورنہ وہ سخت اور بے ذائقہ ہو جاتی ہے، اس کے ساتھ اگر لیموں کا استعمال کیا جائے تو یہ بآسانی ہضم ہو جاتی ہے۔[8]

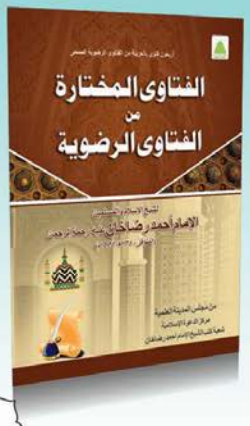
نوٹ: کسی بھی غذا کو طبّی نقطۂ نظر سے استعمال کرنے سے پہلے اپنے ڈاکٹر یا مستند حکیم سے مشورہ لازمی کرلیں۔

(1) بخاری، 2/605، حدیث: 3938 ملخصاً (2) ابن ماجہ، 4/32، حدیث: 3314 (3) خزائن الادویہ، 3/359 (4) بخاری، 3/523، حدیث: 5382 (5) مسلم، ص 154، حدیث: 797 (6) مسلم، ص 774، حدیث: 4678 (7) سنن کبریٰ للبیہقی، 3/401، حدیث: 6161 (8) مختلف ویب سائٹس سے ماخوذ۔

مکتبۃ المدینہ سے منظرِ عام پر آنے والے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے قلمی شاہکار











آپ کے تأثرات (منتخب)

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے بارے میں تأثرات وتجاویز موصول ہوئیں، جن میں سے منتخب تأثرات کے اقتباسات پیش کئے جارہے ہیں۔

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تأثرات

1 محمد عادل نائیک (ایڈووکیٹ سیالکوٹ چیمبر نمبر11 رومی بلاک ڈسٹرکٹ کورٹس سیالکوٹ): "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" اپنی طباعت و مضامین کے اعتبار سے ایک منفرد شمارہ ہے۔

متفرق تأثرات

2 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا ہر مضمون اپنی مثال آپ ہے مگر "حُسنِ معاشرت کے نبوی اُصول" کی تو بات ہی سب سے الگ ہے، میرا مشورہ ہے کہ "جَوامِعُ الکَلِم" کے نام سے بھی ایک مضمون شامل کیا جائے۔ (نورالمصطفٰی عطّاری، حافظ آباد، پنجاب) 3 اَلحمدُ لِلّٰہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی برکت اور اس کے دل چسپ مضامین کی بدولت میری زندگی میں بہت زیادہ تبدیلی آئی ہے۔ (محمد عامر نیاز، کرم پور تحصیل میلسی، پنجاب) 4 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں ایسے مضامین بھی شامل کئے جائیں جس میں بچوں اور بڑوں کو اللہ پاک کے نیک بندوں سے ملاقات اور گفتگو کرنے کے طریقے بتائے جائیں۔ (محمد محبوب عطّاری، جڑانوالہ، پنجاب) 5 ماشآءَ اللہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بہت ہی پیارا میگزین ہے، اس میں موجود مواد نہ صرف نوجوانوں، بچوں، عورتوں اور بوڑھوں بلکہ زندگی کے ہر شعبے سے وابستہ افراد کے لئے انتہائی مفید ہے، سب کو اس کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ (محمد منیر سعید عطاری، سمہ سٹہ، بہاولپور، پنجاب) 6 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" سے ہمیں بہت کچھ سیکھنے کو مل رہا ہے، اس کے مضامین میں مجھے تفسیرِ قراٰنِ کریم، حدیث شریف کی شرح اور مدنی مذاکرے کے سوال جواب پسند ہیں۔ (محمد وقاص، حیدرآباد، سندھ) 7 مجھے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں بچوں کا ماہنامہ بہت اچھا لگا کہ کس طرح ہر بات واضح کرکے بچوں کو سمجھائی گئی ہے کہ بچے آسانی سے سمجھ جائیں۔ (بنتِ محمد خالد، کراچی، سندھ) 8 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی تو کیا بات ہے! یہ بچّوں اور بڑوں سب کے لئے علم کا خزانہ ہے، "مدنی مذاکرے کے سوال جواب" اور "دارُالافتاء اہلِ سنّت" سے بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے، گھر کے بچے بھی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بہت شوق سے پڑھتے ہیں۔ (بنتِ تنویر عطاریہ، قصور، پنجاب) 9 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا ہر سلسلہ اپنی مثال آپ ہے مگر مفتی قاسم صاحب کا سلسلہ "آخر درست کیا؟" مدینہ مدینہ (بہت زبردست) ہوتا ہے۔ (بنتِ ہارون، راولپنڈی) 10 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" دعوتِ اسلامی کی ایک بہترین کاوش ہے، اس سے ہمیں بہت سے دینی اور دنیاوی مسائل سیکھنے کو ملتے ہیں، اس میں بچّوں کے لئے کہانیاں دی جاتی ہیں جس سے بچوں کی بھی پڑھنے میں دلچسپی بڑھ جاتی ہے۔ (بنتِ محمد الیاس، راولپنڈی) 11 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ایک بہت اچھا میگزین ہے، یہ ہر عمر کے افراد کے لئے تربیت کا بہترین ذریعہ ہے، اس دور میں اس سے اچھا اسلامک میگزین میری نظر میں کوئی نہیں ہے، یہ بے شک مرشدِ کریم امیرِ اہلِ سنّت کا فیضان ہے۔ (اُمِّ عمر، راولپنڈی) 12 مجھے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں عبدالحبیب بھائی کا سفر نامہ بہت اچھا لگتا ہے۔ (بنتِ عبدالمجید عطاریہ، واہ کینٹ)



اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا! کیا مزید اچھا چاہتے ہیں! اپنے تأثرات، تجاویز اور مشورے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ای میل ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔



قراٰنِ کریم میں حضرت اسماعیل علیہ السّلام کے اوصاف

محمد اسماعیل عطّاری
(درجۂ سادسہ جامعۃُ المدینہ فیضانِ بخاری موسیٰ لین، کراچی)

اللہ پاک نے لوگوں کو راہِ راست پر لانے کے لئے اپنے انبیا و رُسل مبعوث فرمائے انہی میں سے ایک نبی حضرت اسماعیل علیہ السّلام بھی ہیں۔ آپ علیہ السّلام حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے بڑے فرزند اور حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جدِ اعلیٰ ہیں۔ حضرت ہاجرہ رضی اللہُ عنہا کے بطن سے پیدا ہوئے۔ حضرت اسماعیل علیہ السّلام انتہائی اعلیٰ و عمدہ اوصاف کے مالک تھے جن میں سے 5 یہ ہیں:

1 وعدے کے سچے اور غیب کی خبریں دینے والے قراٰنِ مجید میں ہے: ﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۫ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَ كَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اور کتاب میں اسماعیل کو یاد کرو بے شک وہ وعدے کا سچا تھا اور رسول تھا غیب کی خبریں بتاتا۔ (پ16، مریم:54) یاد رہے کہ تمام انبیائے کرام علیہمُ السّلام وعدے کے سچے ہی ہوتے ہیں مگر آپ علیہ السّلام کا خصوصی طور پر ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ آپ اس وصف میں بہت زیادہ ممتاز تھے مثلاً والدِ ماجد سے وعدہ کیا کہ آپ مجھے حکمِ خداوندی پر ذبح کر دیں، آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے اور پھر آپ علیہ السّلام نے اس وعدے کو پورا کیا۔ (سیرت الانبیاء، ص347)

اس آیت میں اسماعیل علیہ السّلام کا ذکر علیحدہ سے کئے جانے کی کچھ وجوہات ہیں: 1 آپ فضیلت و شان میں حضرت اسحاق و یعقوب علیہما السّلام سے زیادہ ہیں 2 آپ کی شریعت اور آپ کی امت مستقل ہے 3 آپ معمارِ کعبہ ہیں 4 حضرت ابراہیم جَدُّ العرب ہیں اور آپ ابو العرب ہیں۔ (تفسیر نعیمی، 16/284، 285)

2 بہترین فرد آپ علیہ السّلام مخلوق میں بہترین فرد تھے ارشادِ باری ہے: ﴿وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَ الْيَسَعَ وَ ذَا الْكِفْلِ ؕ وَ كُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ﴾ ترجَمۂ کنز العرفان: اور اسمٰعیل اور یسع اور ذوالکفل کو یاد کرو اور سب بہترین لوگ ہیں۔ (پ23، ص:48) یعنی اے حبیب! آپ حضرت اسماعیل، حضرت یَسَع اور حضرت ذوالکِفل علیہمُ السّلام کے فضائل اور ان کے صبر کو یاد کریں تاکہ ان کی سیرت سے آپ کو تسلی حاصل ہو۔ (خازن، 4/44، ص، تحت الآیۃ:48) اور ان کی پاک خصلتوں سے لوگ نیکیوں کا ذوق و شوق حاصل کریں اور وہ سب بہترین لوگ ہیں۔ (صراط الجنان، 8/409)

3 بارگاہِ الٰہی میں پسندیدہ ارشاد فرمایا: ﴿وَ كَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اور اپنے رب کو پسند تھا۔ (پ16، مریم:55) آپ علیہ السّلام اپنی طاعت و اَعمال، صبر و اِستقلال اور اَحوال و

خِصال کی وجہ سے اللہ پاک کی بارگاہ کے بڑے پسندیدہ بندے تھے۔(صراط الجنان،6/122)

4 صابرین کے اعلیٰ ترین گروہ میں داخل ارشادِ باری ہے: ﴿وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِدْرِیْسَ وَ ذَا الْكِفْلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِیْنَ ۪(۸۵)﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور اسمٰعیل اور ادریس اور ذوالکفل کو (یاد کرو) وہ سب صبر والے تھے۔(پ17، الانبیآء:85) حضرت اسماعیل علیہ السّلام نے اپنے ذبح کئے جانے کے وقت صبر کیا، غیر آباد بیابان میں ٹھہرنے پر صبر کیا اور اس کے صلے میں اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ مقام عطا کیا کہ ان کی نسل سے اپنے حبیب اور آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ظاہر فرمایا۔

(صراط الجنان،6/364)

5 خاص رحمتِ الٰہی میں داخل اللہ پاک قراٰنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ اَدْخَلْنٰهُمْ فِیْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ(۸۶)﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: اور انہیں ہم نے اپنی رحمت میں داخل فرمایا، بیشک وہ ہمارے قربِ خاص کے لائق لوگوں میں سے ہیں۔

(پ17، الانبیآء:86)

اللہ پاک ہمیں انبیائے کرام علیہمُ السّلام کی سیرت پڑھ کر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حسد کی مذمّت احادیث کی روشنی میں

بنتِ منیر حُسین
(دورۂ حدیث جامعۃُ المدینہ گرلز گلبہار سیالکوٹ)

جس طرح نیکیاں ظاہری ہوتی ہیں جیسے نماز اور باطنی بھی جیسے اخلاص اسی طرح گناہوں کا بھی معاملہ ہے، ظاہری گناہوں کی نسبت باطنی گناہ زیادہ خطرناک ہوتے ہیں۔

امام غزالی رحمۃُ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ظاہری اعمال کا باطنی اوصاف کے ساتھ ایک خاص تعلق ہے اگر باطن خراب ہو تو ظاہری اعمال بھی خراب ہوں گے اور اگر باطن حسد، ریا اور تکبر وغیرہ عیوب سے پاک ہو تو ظاہری اعمال بھی درست ہوتے ہیں۔(منہاج العابدین، ص13 ملخصاً) حسد بھی ایک باطنی گناہ ہے جس کے بارے میں علم ہونا فرض ہے۔اس کے متعلق چند بنیادی اور مفید باتیں توجہ سے آپ بھی پڑھئے:

حسد کی تعریف: کسی کی دینی یا دنیوی نعمت کے زوال (چھن جانے) کی تمنا کرنا یا یہ خواہش کرنا کہ فلاں شخص کو یہ نعمت نہ ملے، اس کا نام "حسد" ہے۔(حدیقہ ندیہ،1/600) "حسد" کا لفظ "حَسَدَل" سے بنا ہے جس کا معنی چیچڑی (جوں کے مشابہ کیڑا) ہے، جس طرح چیچڑی انسان کے جسم سے لپٹ کر اس کا خون پیتی رہتی ہے اسی طرح حسد بھی انسان کے دل سے لپٹ کر گویا انسان کا خون چوستا رہتا ہے اس لئے اسے "حسد" کہتے ہیں۔(لسان العرب، ص868)

حسد و غبطہ میں فرق: غِبطہ کا مطلب ہے رشک کرنا۔ بہارِ شریعت میں ہے: یہ آرزو کرنا کہ فلاں کے پاس جو نعمت ہے اس کی مثل مجھے بھی ملے یہ غبطہ ہے۔(بہار شریعت،3/542 ملخصاً) غبطہ جائز ہے جبکہ حسد مذموم صفت ہے۔ مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "باطنی بیماریوں کی معلومات" میں ہے: اگر اپنے اختیار و ارادے سے دل میں حسد کا خیال آئے اور یہ اس پر عمل بھی کرتا ہے یا بعض اعضاء سے اس کا اظہار کرتا ہے تو یہ حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔

(باطنی بیماریوں کی معلومات، ص44)

حسد کی مذمت نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی بیان فرمائی ہے آیئے اس کے متعلق 5 فرامینِ مصطفےٰ پڑھئے:

1 اللہ پاک کی نعمتوں کے بھی دشمن ہوتے ہیں۔ عرض کی گئی: وہ کون ہیں؟ تو فرمایا: وہ جو لوگوں سے اس لئے حسد کرتے ہیں کہ اللہ پاک نے اپنے فضل و کرم سے ان کو نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔ (الزواجر،1/114) حسد کرنے والا گویا اللہ تعالیٰ پر اعتراض کر رہا ہے کہ فلاں آدمی اس نعمت کے قابل نہیں تھا اس کو یہ نعمت کیوں دی ہے۔(جنتی زیور، ص109)

2 تم میں پچھلی امتوں کی بیماری حسد اور بغض سرائیت کر گئی، یہ مونڈ دینے والی ہے، میں نہیں کہتا کہ یہ بال مونڈتی ہے لیکن یہ دین کو مونڈ دیتی ہے۔(ترمذی،4/228، حدیث:2518) اس طرح کہ دین و ایمان کو جڑ سے ختم کر دیتی ہے کبھی انسان بغض و حسد میں اسلام ہی چھوڑ دیتا ہے، شیطان بھی انہیں دو بیماریوں کا مارا ہوا ہے۔

(مراٰۃ المناجیح،6/615)

3 حسد ایمان کو اس طرح بگاڑ دیتا ہے جیسے ایلوا، شہد کو بگاڑ دیتا ہے۔(جامع صغیر، ص232، حدیث:3819) ایلوا سخت کڑوا ہوتا ہے اگر شہد میں ملایا جائے تو تیز مٹھاس اور تیز کڑواہٹ مل کر ایسا بدترین

مزہ پیدا ہوتا ہے کہ اس کا چکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔

(مراٰۃ المناجیح،6/665ملخصاً)

4 حسد سے بچو وہ نیکیوں کو اس طرح کھاتا ہے جیسے آگ خشک لکڑی کو۔(ابو داؤد،4/360،حدیث:4903)حاسد حسد کی وجہ سے ایسے ایسے گناہ کر بیٹھتا ہے جو اس کی نیکیوں کو اس طرح مٹا دیتے ہیں جیسے آگ لکڑی کو۔(مرقاۃ المفاتیح،8/772،تحت الحدیث:5039ملخصاً)

5 آپس میں حسد نہ کرو، آپس میں بغض و عداوت نہ رکھو، پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کی برائی بیان نہ کرو اور اے اللہ کے بندو! بھائی بھائی ہو کر رہو۔(بخاری،4/117،حدیث:6066)یعنی حسد، بغض وغیرہ وہ چیزیں ہیں جن سے محبت ٹوٹتی ہے اور اسلامی بھائی چارہ محبت چاہتا ہے، لہٰذا یہ عیوب چھوڑو تاکہ بھائی بھائی بن جاؤ۔

(مراٰۃ المناجیح،6/607)

حسد کا علاج: حسد کے بے شمار نقصانات ہیں لہٰذا اگر کسی سے حسد ہو جائے تو کچھ تدابیر اختیار کیجئے، مثلاً ❁ توبہ کیجئے ❁ دعا کیجئے ❁ رضائے الٰہی پر راضی رہئے ❁ اپنی موت کو یاد کیجئے ❁ لوگوں کی نعمتوں پر نظر نہ رکھئے ❁ حسد کی تباہ کاریوں اور بچنے کے فضائل پر نظر کیجئے ❁ روحانی علاج بھی کیجئے ❁ نیک اعمال پر عمل کیجئے۔

اللہ کریم ہمیں تمام ظاہری و باطنی گناہوں سے ہمیشہ محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

پیر و مرشد کے حقوق

محمد وقار یونس عطّاری
(درجۂ سادسہ، جامعۃُ المدینہ فیضانِ غوثِ اعظم، کراچی)

مرشد کا لفظی معنیٰ ہے راہنما، سیدھے راستے پر چلانے والا، حضرت مجدِّدِ الف ثانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: پیر وہ ہوتا ہے جو مرید کے مردہ قلب اور روح کو زندہ کرتا ہے اور اسے مکاشفہ اور مشاہدہ تک پہنچاتا ہے۔(تصوف کا مکمل انسائیکلوپیڈیا،ص95)مرشد کی ذات وہ ذات ہوتی ہے جو ہمیں اللہ اور رسول کے راستے پر چلاتی ہے، سنتوں پر عمل کرنے کا طریقہ بتاتی اور جذبہ دیتی ہے، ہمارے ظاہر و باطن کو پاک کرتی ہے اور شریعت کی روشنیوں سے سجاتی ہے۔

ضرورتِ مرشد: اللہ پاک کا قرب حاصل کرنا تو ہر بندۂ مؤمن کے لئے عین سعادت ہے کیونکہ اللہ پاک کی طرف سے مؤمنوں کو قربِ الٰہی حاصل کرنے کا حکم ہے۔ قربِ الٰہی اور روحانی منازل طے کرنے کے لئے کسی ماہر استاد یا قربِ الٰہی کے حامل شخص کی راہنمائی ضروری ہے ولی اور شیخ کی حیثیت تو صرف روحانی راہنما اور نگران کی ہے جب اولیا کے دامن سے طالبینِ حق وابستہ ہوتے ہیں تو وہ ان کو محفوظ راستوں سے قربِ الٰہی کی منازل طے کرواتے ہیں۔

یہاں پیر و مرشد کے متعلق کچھ حقوق لکھے گئے ہیں، ملاحظہ کیجئے!

ادبِ مرشد: مرید پر لازم ہے کہ وہ ہر لحاظ سے اپنے پیر کا ادب کرے۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ان (یعنی مرشدِ کریم) کے کپڑوں، ان کے بیٹھنے کی جگہ، ان کی اولاد، ان کے مکان، ان کے محلے اور ان کے شہر کی تعظیم کرے۔

(فتاویٰ رضویہ،24/369ملخصاً)

مرشد کے حکم کی بجاآوری کرنا: مرید کے لئے ضروری ہے کہ وہ شریعت کے حکم میں اپنے پیر کے سامنے عقل کے گھوڑے نہ دوڑائے بلکہ اپنے پیر کے حکم پر سر تسلیمِ خم کر دے۔ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جو وہ (یعنی پیر صاحب) حکم دیں کیوں نہ کہے (اور بجالانے میں) دیر نہ کرے (بلکہ) سب کاموں پر اسے تقدیم (یعنی اولیت، ترجیح) دے۔(فتاویٰ رضویہ،24/369)

پیر کی بارگاہ کا لحاظ رکھنا: مرید جب بھی پیر کی بارگاہ میں حاضر ہو تو اسے چاہئے کہ خوب توجہ سے، زبان و دل کو اپنے قابو میں رکھے۔ بعض بزرگ فرماتے ہیں: جب کسی دنیا دار کے پاس بیٹھو تو زبان سنبھال کر بیٹھو اور جب وَلیُّ اللہ کی بارگاہ میں بیٹھو تو دل سنبھال کر بیٹھو۔ فتاویٰ رضویہ میں ہے: (پیر کی بارگاہ میں) ہنسنا تو بڑی چیز ہے ان کے سامنے آنکھ، کان، دل ہمہ تن (ایک ساتھ مکمل طور پر) انہی کی طرف مصروف رکھے۔(فتاویٰ رضویہ،24/369)

پیر پر اعتراض نہ کرے: مرید پر ہر صورت میں لازم ہے کہ پیر پر اعتراض نہ کرے۔ اسی ضمن میں سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: پیروں پر اعتراض سے بچے کہ یہ مریدوں کے لئے زہرِ قاتل ہے، کم کوئی مرید ہوگا جو اپنے دل میں شیخ پر کوئی اعتراض کرے پھر فلاح پائے۔(فتاویٰ رضویہ،21/510)

پیر کے حق کو سمجھنا: مرید کو چاہئے کہ اپنے پیر کے حقوق کو سمجھے، اسے اپنے حق میں تمام اولیائے زمانہ سے افضل جانے، مال

جان، اولاد، سب ان پر تصدق کرنے کو تیار رہے۔ ان کے ہاتھ میں ایسے رہے جیسے زندہ کے ہاتھ میں مردہ، ان کے دوست کا دوست اور ان کے دشمن کا دشمن رہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 24/369 ملتقطاً)

ہم اللہ پاک سے دعا کرتے ہیں کہ ہمیں حقِ مرشد کو سمجھنے اور اس پر عمل کی توفیق عطا فرما اور ہمارے مرشد، شیخِ کامل، امیرِ اہلِ سنت مولانا الیاس قادری رضوی ضیائی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کو ہم سے راضی فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تحریری مقابلے میں موصول ہونے والے مضامین کے مؤلفین

کراچی: سید زید رفیق، محمد اسماعیل عطاری، محمد عریض، محمد اویس طارق عطاری، محمد حسن رضا، امیر حمزہ، محمد عمیر حمزہ عطاری، محمد اویس منظور عطاری، ثاقب الحسن، محمد مجیب عطاری، حنین رضا، محمد غوث، محمد اویس رفیق، عبد الرحیم عطاری، غلام حسین، وقار یونس، محمد فرحان علی، قاری عبد الاحد عطاری، احمد رضا انصاری، محمد حدیر فرجاد، محمد انس رضا عطاری، محمد کامران عطاری۔ **اٹک:** محمد حسّان رضا عطاری، ابو عبید دانیال سہیل عطاری، محمد حسیب عطاری، محمد جنید عطاری، محمد فیضان عطاری، عبد الحنان، دانیال رضا، اعتصام شہزاد عطاری، محمد حبیب رضا، محمد حمزہ نیاز عطاری، محمد وسیم عطاری، محمد ثقلین عطاری۔ **لاہور:** حسیب محمد، محمد مدثر عطاری، حمزہ رسول، عبد الرحمٰن عطاری، نصیر احمد عطاری، تنویر احمد، جمیل الرحمٰن، فیصل یونس، مبشر رضا عطاری، محمد ارسلان عطاری۔ **فیصل آباد:** محمد ثقلین عطاری، محمد عبد المبین عطاری، محمد عدنان سیالوی، شاور غنی بغدادی عطاری۔ **سرگودھا:** احمد رضا عطاری، محمد یامین۔ **متفرق شہر:** محمد صغیر عطاری (نواب شاہ)، فیصل مدنی (سیالکوٹ)، احمد فرید مدنی (خان پور)، قاری احمد رضا عطاری (واربرٹن ضلع ننکانہ)، طلحہ خان عطاری (راولپنڈی)، فوادر رضا عطاری (ہارون آباد، بہاولنگر)، محمد ذوہیب عطاری (ڈگری، سندھ)، خیر بخش عطاری (ڈیرہ اللہ یار، بلوچستان)، نعمان عطاری (نواب شاہ)۔

ان مؤلفین کے مضامین 10 اگست 2023ء تک ویب سائٹ news.dawateislami.net پر اپلوڈ کر دیئے جائیں گے۔ اِن شآءَ اللہ

تحریری مقابلہ عنوانات برائے نومبر 2023ء

01 قراٰنِ کریم سے مؤمن مرد کی صفات

02 حرام کمانے اور کھانے کی مذمت احادیث کی روشنی میں

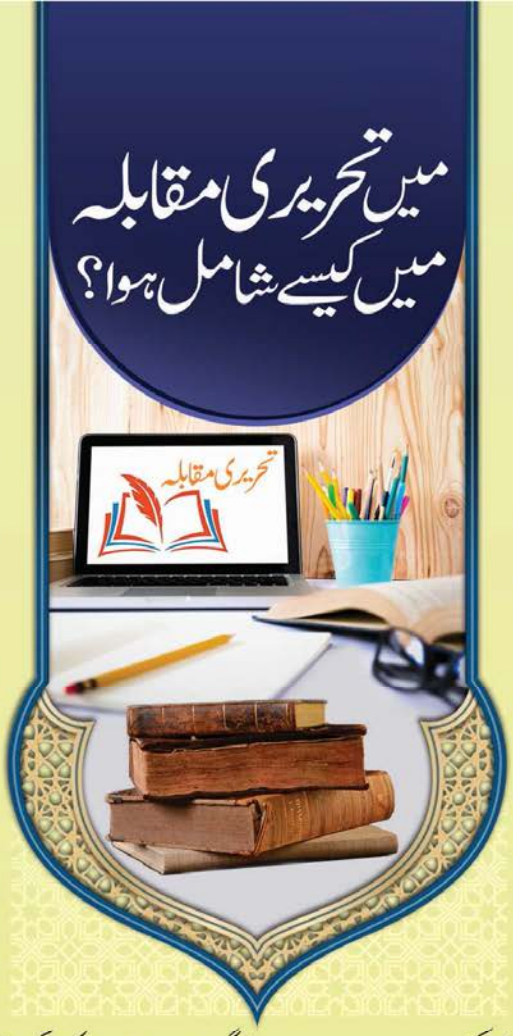
03 پڑوسیوں کے حقوق

مضمون جمع کروانے کی آخری تاریخ: 20 اگست 2023ء

مضمون لکھنے میں مدد (Help) کے لئے ان نمبرز پر رابطہ کریں

صرف اسلامی بھائی: +923012619734 صرف اسلامی بہنیں: +923486422931

میں تحریری مقابلہ میں کیسے شامل ہوا؟



طلبۂ کرام کی ترغیب کے لئے عرض کر رہا ہوں:

میرے دل میں دینی رسائل اور کتابیں پڑھنے کا شوق تو بچپن سے امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ کی تحاریر و ترغیبات کے سبب پیدا ہو چکا تھا مگر کبھی لکھنے کی طرف ذہن نہیں جاتا تھا شاید لاشعوری اور خوف کے سبب کہ ہم بھی بھلا کچھ لکھ سکتے ہیں! یہ کیسے ممکن ہے؟

تقریباً دو سال پہلے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے تحریری مقابلے کا معلوم ہوا تو جھٹ پٹ WhatsApp گروپ جوائن کر لیا مگر پھر سستی اور غلبۂ خوف کے سبب لکھ نہ سکا۔ گروپ میں میسج آتے مگر کبھی وقت ملا تو دیکھ لیا کبھی صرفِ نظر کر دیا۔ پھر آہستہ آہستہ میسجز دیکھنے اور پڑھنے شروع کئے۔

بھلا ہو مجلس "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا کہ بڑے شفیق انداز میں طلبہ کو لکھنے کا شوق دلاتے، غلطی پر احسن طریقے سے اصلاح فرماتے اور ترغیباً جامعات کا آپس میں مقابلہ بھی کرواتے ہیں۔ بالآخر اَلصُّحْبَۃُ مُؤَثِّرَۃٌ (صحبت اثر رکھتی ہے) مقولے نے اپنا اثر دکھایا اور ایک دن ہمت کر کے دیئے گئے عنوانات میں سے ایک عنوان پر لکھنے کے لئے بیٹھ ہی گیا اور اللہ کریم کے فضل سے شاید ایک دو گھنٹوں میں مضمون مکمل کر لیا اور ہمت کر کے ماہنامہ کے آفیشل واٹس ایپ نمبر 03012619734 پر سینڈ بھی کر دیا۔

اس پر بھی مجلس کی طرف سے حوصلہ افزائی والا میسج تشریف لایا۔ مزید خوشی اس وقت ہوئی جب جامعہ وائز لسٹ مرتب ہوئی تو میرے جامعہ کا نام بھی اس میں تھا کیونکہ پہلی بار ہمارے جامعہ کا نام فہرست میں آیا تھا۔

کچھ دن گزرے تو مجلس کی طرف سے میسج آیا کہ آپ کا مضمون مقابلہ میں سلیکٹ ہو چکا ہے اور یہ باقاعدہ ماہنامہ میں شامل ہو گا واقعی اس وقت ایسا لگا کہ میں ہواؤں میں ہوں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ!

یہ مجلس "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا احسان کہ اس نے یہ پلیٹ فارم فراہم کیا ورنہ کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ ہم بھی کچھ لکھ سکتے ہیں۔

جب اپنا انعام لینے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے آفس کراچی پہنچا تو تحریری مقابلہ کے نگران مولانا محمد جاوید عطّاری مدنی صاحب نے تحریری مقابلہ کی اہمیت و افادیت اور طریقہ کار کے متعلق شاندار بریفنگ دی تو پتا چلا کہ ہماری چند گھنٹوں کی محنت سے لکھے گئے مضامین پر یہ لوگ بہت زیادہ ورک کرتے ہیں اس مضمون کی فارمیشن، پروف ریڈنگ حتی کہ شرعی تفتیش کروا کر ویب سائٹ پر اپلوڈ کرتے ہیں جہاں سے ساری دنیا ہمارے لکھے گئے مضامین سے استفادہ کر سکتی ہے۔

یہ ہے ہماری دعوتِ اسلامی جس شعبے میں بھی آئی چھا گئی۔ یقیناً یہ سب امیرِ اہلِ سنّت کی تربیت، ذمہ داران کے اخلاص اور محنت کا نتیجہ ہے۔

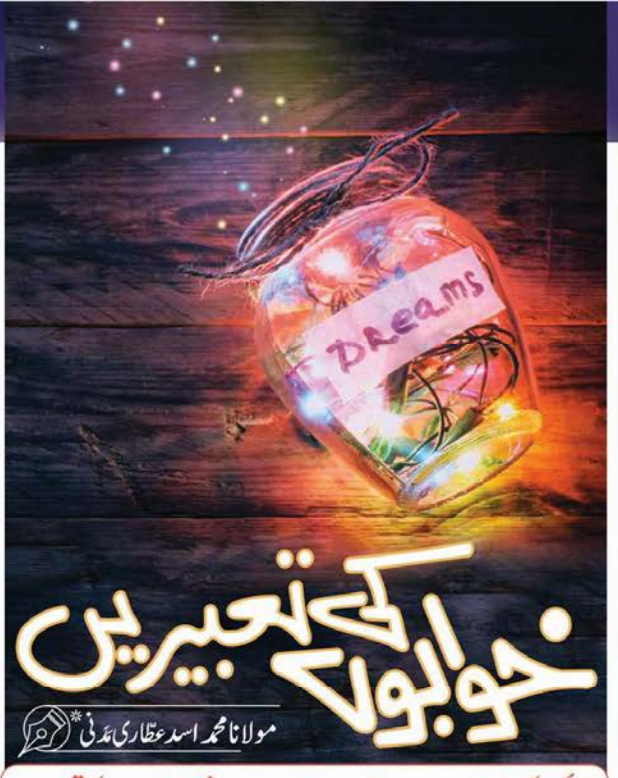
میں تمام طلبہ کو دعوت دوں گا کہ ہر ماہ ایک مضمون تو لازمی لکھئے۔ اس طرح جب آپ تعلیمی دَور سے فارغ ہوں گے تو آپ کے لکھے گئے مضامین کی ایک پوری کتاب بن سکتی ہے۔

اللہ پاک دعوتِ اسلامی اور بالخصوص مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ کو مزید ترقیاں و عروج عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

محمد کامران عطّاری

(درجۂ سادسہ، جامعۃُ المدینہ فیضانِ کنزالایمان، کراچی [نائٹ شفٹ])



خوابوں کی تعبیریں

مولانا محمد اسد عطاری مَدَنی*

قارئین کی طرف سے موصول ہونے والے چند منتخب خوابوں کی تعبیریں

خواب میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میری موٹر سائیکل چوری ہو گئی ہے، اس کی تعبیر بتادیں؟

تعبیر: اگر واقعی آپ کے پاس موٹر سائیکل ہے، اس کی حفاظت کے اسباب اختیار فرمائیں! البتہ خواب کی بنیاد پر ضروری نہیں کہ چوری ہی ہو، بعض اوقات کسی کی خبر یا کوئی پرانا خیال بھی خواب کی شکل میں نظر آجاتا ہے نیز اپنے سامان کی حفاظت تو ویسے ہی کرنی چاہئے۔

خواب میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نیکی کی دعوت دے رہی ہوں۔ تعبیر بتادیجئے؟

تعبیر: کسی کو نیکی کی دعوت دینا بہت اچھا کام ہے، اللہ پاک کی جانب سے اس نیک کام پر توفیق ملنے کی دلیل ہے۔ کوشش کریں گی تو برکت ہو گی۔

خواب جہاں گھر کی ٹینکی کا پانی گرتا ہے میں اس پلاٹ میں جاتی ہوں، وہاں پلاٹ سے گلاب کے پودے سے گلاب کے پھولوں کی ٹہنی توڑتی ہوں ایک گلاب پورا کھلا ہوتا ہے دوسرا کھلنے والا، جب مڑتی ہوں تو گھر بھول جاتی ہوں تھوری کوشش کے بعد گھر مل جاتا ہے۔ اندر پھول کی ٹہنی پکڑے آتی ہوں۔

تعبیر: مجموعی طور پر گلاب کے پھول کی تعبیریں بہت اچھی ہیں، اگر کوئی شادی شدہ دیکھے تو اس کے لئے اولادِ نرینہ کی خوشخبری ہے۔

خواب میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے کمرے میں دو افراد کالا برقعہ پہنے ہوئے ہیں ان کے ہاتھ میں ایک بچہ ہے اور وہ اس بچے کا گلا دباتے ہیں، اور مجھے کہتے ہیں جو تمہارے گلے میں تعویذ ہے یہ اتار دو ورنہ بچے کا گلا دبادیں گے میں تعویذ نہیں اتارتی اور وہ مجھے مارتے بھی ہیں۔

تعبیر: شیطان کی طرف سے اس طرح کے خواب دکھائی دیتے ہیں۔ لاحول شریف کی کثرت کریں۔ سونے سے پہلے آیت الکرسی، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھنے کی عادت بنائیں۔ اِن شآءَ اللہ ایسے خواب نہیں آئیں گے اور اس خواب کے برے نتیجے سے بھی حفاظت رہے گی۔

خواب میں نے خواب دیکھا ہے کہ میرے 10 بیٹے ہیں جبکہ میرا ایک بیٹا ہے۔

تعبیر: عموماً دل میں کثرت اولاد کی خواہش ہوتی ہے اور زیادہ تر لوگوں کی خواہش بیٹے کی ہوتی ہے۔ خواب اچھا ہے اللہ پاک کا شکر ادا کریں! نعمت ملنے کی علامت ہے۔

خواب میں خواب میں جمعہ یا عید کی نماز مسجد میں پڑھ رہا تھا کہ اچانک زلزلہ آتا ہے سب لوگ بھاگ جاتے ہیں امام کے پیچھے صرف میں ہی رہتا ہوں۔

تعبیر: اللہ پاک رحم فرمائے، کرم فرمائے! زلزلہ اچھی علامت نہیں، البتہ نماز میں کھڑے رہنا اچھا ہے، ہو سکتا ہے آپ کو عبادت کرنے کی راہ میں دشواریوں کا سامنا ہو اگر آپ ڈٹے رہیں گے تو اللہ پاک کی خاص توفیق نصیب ہو گی عبادت میں تقویت ملے گی۔ ہو سکے تو کچھ راہِ خدا میں صدقہ کر دیں۔

کیا آپ اپنے خواب کی تعبیر جاننا چاہتے ہیں؟

خواب کی تفصیلات بذریعہ ڈاک ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے پہلے صفحے پر دیئے گئے ایڈریس پر بھیجئے یا اس نمبر پر واٹس ایپ کیجئے۔ +923012619734

*نگرانِ مجلس مدنی چینل

آؤ بچّو! حدیثِ رسول سنتے ہیں

بدشگونی کچھ نہیں

مولانا محمد جاوید عطّاری مَدَنی*

اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: لَا طِیَرَۃَ، وَلَا صَفَرَ یعنی بدشگونی اور صفر (کا مہینا) کچھ نہیں ہے۔

(بخاری، 4/24، حدیث: 5707 ملتقطاً)

کسی چیز، شخص، کام، آواز یا وقت کو اپنے حق میں بُرا سمجھنا بدشگونی کہلاتا ہے۔ (بدشگونی، ص10)

بعض لوگ صفر کے مہینے کو اچھا نہیں سمجھتے تھے اس لئے ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: صفر کچھ نہیں۔ یعنی اس مہینے میں کوئی ایسی نحوست، مصیبت اور بیماری وغیرہ کچھ بھی نہیں ہے۔

(اشعۃ اللمعات (فارسی)، 3/664 مفہوماً)

یہ مہینا بھی دیگر اسلامی مہینوں کی طرح بہت ہی بابرکت ہے، اسی مہینے میں ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی پیاری بیٹی حضرت فاطمہ کا نکاح مولا علی رضی اللہ عنہ سے کیا، اس مبارک مہینے میں اللہ پاک کے کئی نیک بندوں کا عرس بھی ہے اور بھی دیگر کئی اہم اور نیک کام اسی مہینے میں ہوئے ہیں۔

بعض لوگ اس مہینے میں سفر نہیں کرتے، شادیاں نہیں کرتے، اسی طرح اگر کسی کے سامنے سے کالی بلی گزر کر راستہ کاٹ دے تو سمجھتے ہیں آج کا دن اچھا نہیں گزرے گا وغیرہ وغیرہ یہ سب بدشگونی کی مثالیں ہیں۔

اچھے بچّو! اس طرح کی سوچ رکھنا بالکل بھی درست نہیں ہے۔ ہمارا پیارا دینِ اسلام بدشگونی سے منع کرتا ہے اور ہمیں بتاتا ہے کہ کوئی بھی وقت، چیز، کام وغیرہ ہمارے لئے منحوس نہیں ہے بلکہ سب چیزیں اللہ پاک کی پیدا کی ہوئی ہیں۔

اچھے بچّو! آپ کو بھی چاہئے کہ شروع میں لکھی ہوئی حدیثِ مبارکہ کے مطابق اس طرح کی باتوں سے بدشگونی نہ لیں اور کسی چیز کو اپنے حق میں بُرا نہ جانیں۔

اللہ پاک ہمیں بدشگونی اور دیگر گناہوں سے بچتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حروف ملائیے!

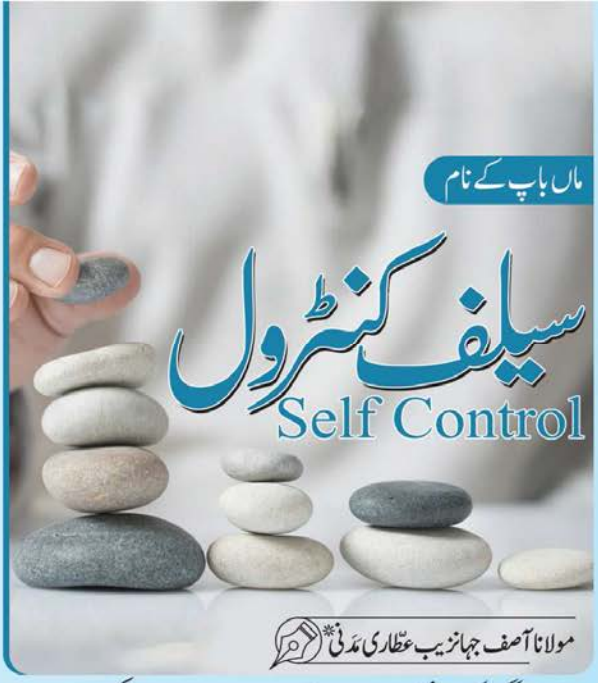
پیارے بچّو! اللہ پاک نے لوگوں کو بُرائیوں سے روکنے اور سیدھا راستہ دکھانے کے لئے اس دنیا میں کم و بیش 1 لاکھ 24 ہزار نبی بھیجے، سب نبیوں نے لوگوں کو اللہ پر ایمان لانے، نیک کام کرنے کا حکم دیا اور بُرے کاموں سے منع فرمایا۔ اللہ پاک نے نبیوں کو معجزے بھی عطا فرمائے جن کے ذریعے اللہ پاک کے پیارے نبی اپنی سچائی کو ثابت کرتے تھے۔ جیسے ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کافروں کو چاند کے دو ٹکڑے کرکے دکھائے۔

پیارے بچّو! آپ نے اوپر سے نیچے، دائیں سے بائیں حروف ملا کر پانچ معجزوں کے نام تلاش کرنے ہیں جیسے ٹیبل میں لفظ "عَصَا" تلاش کرکے بتایا گیا ہے۔

تلاش کئے جانے والے 5 نام یہ ہیں: 1 اونٹنی 2 زم زم 3 قرآن 4 مچھلی 5 معراج

ق	ز	ہ	ا	ض	ی	ب	د	ی
ز	م	ز	ق	و	د	ز	م	ز
ق	ز	م	د	ا	ص	ع	چ	ا
ر	م	چ	ڈ	ز	ط	ج	ھ	و
آ	چ	ھ	ث	ھ	چ	م	ل	ن
م	ھ	ل	ج	ا	ر	ع	م	ٹ
ن	د	ی	ے	ک	ہ	ر	گ	ن
ج	ی	ت	ی	ن	آ	ر	ق	ی

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی



مولانا آصف جہانزیب عطّاری مَدَنی*

بچے گھر کی رونق ہوتے ہیں، آزاد ہوتے ہیں، بے فکر اور بے پروا ہوتے ہیں، ان کا اپنا انداز اور اپنی ہی دنیا ہوتی ہے، جب انہیں کوئی چیز چاہئے ہو تو اس کے لئے والدین سے فرمائش کرتے ہیں اگر فرمائش پوری ہو جائے تو ٹھیک ورنہ ضد شروع کر دیتے ہیں رونا دھونا کرتے ہیں، ایسی صورتِ حال میں عام طور پر والدین کے پاس دو ہی آپشن ہوتے ہیں 1 بچے کی فرمائش پوری کر دی جاتی ہے 2 یا بچے کو ڈانٹ کر یا مار پیٹ کر خاموش کروا دیا جاتا ہے۔

ماہرینِ نفسیات کہتے ہیں: **بچوں کے مطالبات پر فوراً انکار یا اقرار کا ردِّعمل ان کے سیلف کنٹرول کو متأثر کرتا ہے۔**

بچوں کا مطالبات کرنا، فرمائشیں کرنا عام سی بات ہے، سب ہی والدین کو اس سے واسطہ پڑتا ہے، لیکن آپ نے انہیں کس طرح ڈیل کرنا ہے یہ ایک ہنر ہے اور اس ہنر کے ذریعے بچے کے "سیلف کنٹرول" کی تربیت بھی ہوتی ہے، آیئے یہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ بچے کے مطالبات پر والدین ایسا کیا ردِّعمل اختیار کریں جو اس کی شخصیت پر اچھے اثرات مرتب کرے اور بچے میں سیلف کنٹرول کی عادت بھی ڈیویلپ ہو سکے۔

صبر کا عادی بنائیں سب سے پہلا مرحلہ تو یہ ہے کہ بچے کی کوئی بھی خواہش فوراً پوری کرنے کی بجائے اسے کچھ دیر صبر کرنے کا موقع دیں، اگر آپ نے اس کا مطالبہ پورا کرنا ہی ہے تو اسے کچھ وقت انتظار کرنے اور صبر کرنے کی عادت ڈالیں، یہ صبر اور برداشت کرنے کی عادت اس کے اندر سیلف کنٹرول پیدا کرنے میں معاون ثابت ہو گی۔

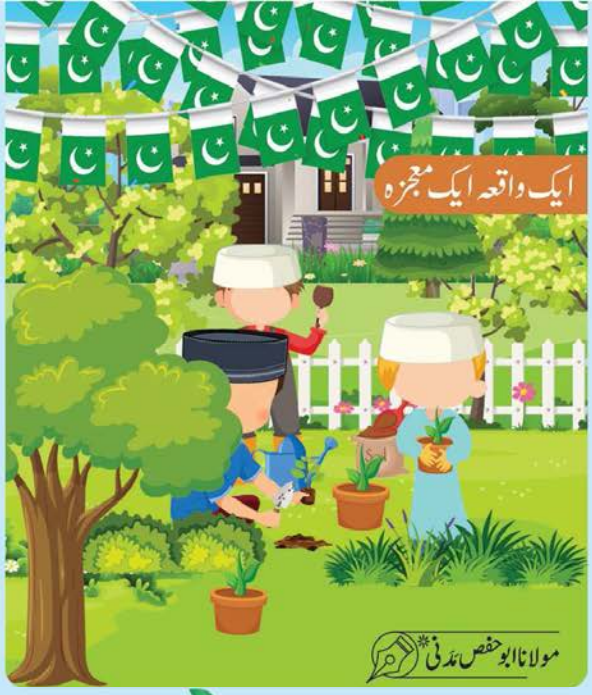
بچوں سے مشورہ کریں بچہ آپ سے کوئی مطالبہ کرتا ہے تو آپ اس مطالبے پر اس سے اچھے انداز میں مشورہ کریں، اس مطالبے کی ضرورت اہمیت اور متبادل وغیرہ کے بارے میں اس سے گفتگو کریں، جب سب باتیں کلیئر ہو جائیں اس کے کچھ دیر کے بعد آپ بچے کو وہ چیز فراہم کر دیں، اس طرح کرنے کے کئی فوائد حاصل ہوں گے ◎ اسے اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرنے کی عادت پڑے گی ◎ اس کا ذہن صرف ایک کی بجائے کئی آپشن تلاش کرنے کا عادی ہو گا ◎ فیصلہ سازی کی قوت مضبوط ہو گی ◎ کچھ دیر کے بعد جب اسے اس کی مطلوبہ چیز مل جائے گی تو اس طرح بار بار کرنے سے اس میں صبر اور شکر کرنے کی عادت پختہ ہو گی۔

توجہ بدل دیجئے اگر بچے کسی ایسی چیز کی فرمائش کر رہے ہیں کہ جو اِس وقت اُس کے لئے مفید نہیں ہے یا نقصان دہ ہو سکتی ہے تو ایسی صورت میں ان کی توجہ بدل کر کسی اور ایکٹیویٹی کی طرف لگا دیجئے، جیسے آپ کسی شاپنگ مال میں ہوں اور بچے کی کھلونوں پر نظر پڑ جائے تو آپ فوراً وہاں سے دوسری جگہ کا رخ کر لیتے ہیں تاکہ بچہ وہاں ضد نہ کرے، اسی طرح یہ اصول عام زندگی میں بھی اپلائی کیا جا سکتا ہے۔

انتخاب کی آزادی بچے اگر کسی جائز چیز کی فرمائش کر رہے ہیں تو آپ ان کے سامنے دو تین اچھے آپشن اور رکھ سکتے ہیں اور پھر انہیں ان آپشنز میں انتخاب کی آزادی دیجئے، جب وہ کسی ایک چیز کو منتخب کر لیں تو پھر اس کی وجہ بھی اس سے پوچھئے، یوں بچے کو انتخاب کرنے کا گُر سیکھنے کا موقع ملے گا، اگر بچہ اپنی چوائس کی وضاحت نہ دے سکے تو آپ تربیت کرتے ہوئے اسے اس کی چوائس کے اچھے ہونے کی وجوہات بتا سکتے ہیں، اس طرح بچے کے اندر یہ صلاحیت بھی پیدا ہو گی کہ کسی چیز کے انتخاب کے وقت صرف طبیعت کو پیشِ نظر نہیں رکھا جاتا بلکہ اس چیز کی خوبیاں اور خامیاں بھی دیکھی جاتی ہیں۔

محترم والدین! بچوں کی تربیت شروع سے ہی کرنی پڑتی ہے، جب وہ بڑے ہو جاتے ہیں تو یہی تربیت ان کے کام آتی ہے۔ ان طریقوں پر عمل کر کے آپ بچے کے اندر سیلف کنٹرول، فیصلہ سازی کی قوت کو مضبوط کر سکتے ہیں۔ لیکن یاد رہے ایک دو بار اس طرح کرنے سے نتائج حاصل نہیں ہوں گے بلکہ ان طریقوں پر کچھ عرصہ پابندی سے عمل کرتے رہیں گے تو ان شآءَ اللہ اچھے نتائج دیکھنے کو ملیں گے۔

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ایم فل اسکالر المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center)



یومِ شجر کاری

ہال میں بڑا دلچسپ منظر تھا، صہیب اور خبیب نے ایک دیوار سے دوسری دیوار تک ڈوری باندھی ہوئی تھی، دادا جان نے پیپر شیٹ کاٹ کر جھنڈیاں بنادی تھیں اور اب دادا جان تو ان پر گوند Glue لگا لگا کر صہیب اور خبیب کو پکڑا رہے تھے جنہیں دونوں بھائی جلدی جلدی ڈوری پر چپکاتے جاتے تھے۔ دراصل یومِ پاکستان یعنی 14 اگست میں صرف ایک ہفتہ باقی تھا اسی لئے آج دونوں بھائی گھر سجانے کی تیاریوں میں مگن تھے، ایک بار جھنڈیوں کی لڑیاں تیار ہو جاتیں تب تک ابو جان بھی اپنی Book shelf کی ترتیب سے فارغ ہو چکے ہوتے تو دونوں بھائیوں نے ابو جان کے ساتھ مل کر لڑیاں اور بتیاں باہری دیوار پر سجانا تھیں۔

جھنڈیاں اور بتیاں سجانے کے بعد رات کھانے پر خبیب کہنے لگا: ابو جان ساری تیاری ہو گئی، بس پچھلی بار سے بڑا پاکستانی جھنڈا بھی آ جائے ناں تو ہمارا یومِ آزادی شاندار ہو جائے گا۔

ابو جان: بیٹا ہمارا یومِ آزادی تو تب شاندار ہو گا جب ہم ایسے یومِ آزادی منائیں گے جس سے ہمارے ملک کی خوبصورتی بڑھے، وہ ترقی کرے۔

لیکن ابو جان ایسا کون سا یومِ آزادی منانے کا طریقہ ہے جس سے ہمارا ملک خوبصورت ہو گا؟ صہیب نے پوچھا تو خبیب نے بھی جی جی کہہ کر بھائی کی تائید کی۔ ابو جان: بیٹا یوں تو ایسے بہت سارے کام ہیں، لیکن آپ کے لیے ایک سرپرائز ہے جو آپ کو یومِ آزادی 14 اگست کو معلوم ہو گا۔

14 اگست والے دن ناشتے کے بعد دونوں بھائی مدنی چینل دیکھ رہے تھے جس پہ ابھی ابھی قومی ترانہ پڑھا گیا تھا تبھی باہر لان سے ابو جان کی آواز سنائی دی: خبیب بیٹا اپنے بھائی جان کے ساتھ اِدھر آئیں۔ دونوں بھائی باہر پہنچے تو دیکھا ابو جان ہاتھ میں چند پودے پکڑے کھڑے تھے اور کہنے لگے: آ جاؤ جلدی سے میرے ساتھ، ہم پہلے ہی لیٹ ہو چکے ہیں۔ دونوں بھائیوں کو ساتھ لئے ابو جان محلے کی مسجد کے پاس آ گئے جہاں پہلے ہی محلے کے بہت سارے مرد حضرات جمع تھے کچھ اپنے بیٹوں کو بھی لائے تھے، امام صاحب کہہ رہے تھے: پیارے اسلامی بھائیو! درخت جہاں ماحول کو خوبصورت بناتے ہیں وہیں اسے صاف ستھرا اور صحت مند بنانے میں بھی کام آتے ہیں تبھی ہم سب نے مل کر ارادہ کیا تھا کہ اس بار یومِ آزادی کو یومِ شجر کاری بنائیں گے ماشآءَ اللہ آپ سب حضرات پودے لائے ہیں، ہم نے کچھ پودے تو دونوں سڑکوں کے درمیان گرین بیلٹ پر لگانے ہیں اور جو گھر والے اجازت دیں ان کے گھر کے سامنے بنے لان میں لگا دیں گے اور ہاں خیال رہے کہ پودے لگانے کے ساتھ ساتھ پھر ان کا خیال بھی رکھنا ہے تاکہ وہ مُرجھا نہ جائیں۔

پودے لگانے کے بعد گھر پہنچے تو اَمّی جان دیکھتے ہی کہنے

*مدرس جامعۃ المدینہ، فیضان آن لائن اکیڈمی

لگیں: کھانا تیار ہے جلدی سے ہاتھ دھوکر سبھی دستر خوان پر آجائیں۔ دستر خوان پہ خبیب بولے: ابو جان واقعی آج تو یومِ آزادی منانے کا مزہ آگیا۔ ابو جان مسکرانے لگے۔ صہیب کہنے لگا: دادا جان کیا ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی شجر کاری (Plantation) کی تھی؟

دادا جان: جی بیٹا، آپ کو اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شجر کاری کا بڑا پیارا واقعہ سناتا ہوں جو یقیناً آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا معجزہ بھی تھا۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ پہلے ایک یہودی کے غلام تھے جس نے ان کی آزادی کی ایک شرط یہ بھی رکھی کہ تین سو کھجور کے پودے لگاؤ اور ان کی دیکھ بھال کرو جب وہ بڑے ہو کر پھل دینے لگیں گے تو تم آزاد ہو جاؤ گے۔ دادا جان رُکے تو خبیب جلدی سے بولا: اس میں سالوں لگ گئے ہوں گے؟

دادا جان: جی بیٹا سالوں لگ جاتے لیکن نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو پتا چلا تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ساری تیاری کر کے مجھے بتا دینا میں پودے خود لگاؤں گا۔ چنانچہ نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لائے اور سارے پودے اپنے ہاتھ مبارک سے لگائے سوائے ایک پودے کے وہ کسی اور صحابی نے لگا دیا تھا، پھر پتا ہے کیا ہوا؟ اس ایک پودے کے علاوہ سارے پودوں پر ایک سال میں ہی پھل آگیا۔

صہیب بولے: سُبْحٰنَ اللہ، لیکن دادا جان اس ایک پودے کا کیا بنا؟ دادا جان: بیٹا! جب حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اس ایک پودے پتا چلا تو آپ نے اسے خود دوبارہ لگا دیا اور وہ بھی ایک سال میں پھل دار ہو گیا۔ (تاریخ دمشق، 21/395، دلائل النبوۃ للبیہقی، 2/97) تو بچو جو پودے آج آپ نے لگائیں ہیں ان کی دیکھ بھال بھی کرنی ہے کیونکہ ہمارا نعرہ ہے کہ "پودا لگانا ہے"، "درخت بنانا ہے" دونوں بھائیوں نے اونچی آواز میں جواب دیا۔

جملے تلاش کیجئے! پیارے بچّو! نیچے لکھے جملے بچوں کے مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجئے اور کوپن کی دوسری جانب خالی جگہ میں مضمون کا نام اور صفحہ نمبر لکھئے۔

1 تین سو کھجور کے پودے لگاؤ اور ان کی دیکھ بھال کرو۔ 2 کوئی بھی وقت، چیز، کام وغیرہ ہمارے لئے منحوس نہیں ہے۔ 3 کسی چیز کے انتخاب کے وقت صرف طبیعت کو پیشِ نظر نہیں رکھا جاتا۔ 4 بیٹا! آگ بہت خطرناک چیز ہے اس سے دور ہی رہنا چاہئے۔ 5 اللہ پاک نے نبیوں کو معجزے بھی عطا فرمائے۔

◆ جواب لکھنے کے بعد "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعۂ ڈاک بھیج دیجئے یا صاف ستھری تصویر بنا کر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (923012619734+) پر بھیج دیجئے۔ ◆ 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی تین، تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کر سکتے ہیں)

جواب دیجئے

(نوٹ: ان سوالات کے جوابات اسی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں موجود ہیں)

سوال 1: حضرت اسماعیل علیہ السّلام کی والدہ کا نام کیا ہے؟

سوال 2: حضرت نوح علیہ السّلام اپنی قوم میں کتنا عرصہ رہے؟

◆ جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی دوسری جانب لکھئے ◆ کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے پہلے صفحے پر دیئے گئے پتے پر بھیجئے ◆ یا مکمل صفحے کی صاف ستھری تصویر بنا کر اس نمبر 923012619734+ پر واٹس ایپ کیجئے ◆ 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی تین خوش نصیبوں کو چار، چار سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کر سکتے ہیں)

بچّوں اور بچیوں کے 6 نام

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: آدمی سب سے پہلا تحفہ اپنے بچّے کو نام کا دیتا ہے لہٰذا اُسے چاہئے کہ اس کا نام اچھا رکھے۔ (جمع الجوامع، 3/285، حدیث: 8875) یہاں بچّوں اور بچیوں کے لئے 6 نام، ان کے معنٰی اور نسبتیں پیش کی جارہی ہیں۔

بچوں کے 3 نام

نام	پکارنے کے لئے	معنٰی	نسبت
محمد	عبدُ الہادی	ہدایت دینے والے کا بندہ	اللہ پاک کے صفاتی نام کی طرف لفظِ عبد کی اضافت کے ساتھ
محمد	عمّار	تحمل مزاج، باوقار	صحابی رضی اللہ عنہ کا مبارک نام
محمد	حَسَن	اچھا	سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نواسے کا مبارک نام

بچیوں کے 3 نام

	جُوَیْرِیَہ	چھوٹی لڑکی	اُمُّ المؤمنین رضی اللہ عنہا کا مبارک نام
	سارَہ	شریف، معزز	اللہ کے نبی حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی زوجہ محترمہ کا نام
	عقیلہ	سمجھدار	صحابیہ رضی اللہ عنہا کا مبارک نام

(جن کے ہاں بیٹے یا بیٹی کی ولادت ہو وہ چاہیں تو ان نسبت والے 6 ناموں میں سے کوئی ایک نام رکھ لیں)

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچّوں اور بچّیوں کے لئے ہے۔

(کوپن بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 اگست 2023ء)

نام مع ولدیت: ---------- عمر: ---- مکمل پتا: ----------

موبائل/واٹس ایپ نمبر: ---------- (1) مضمون کا نام: ---------- صفحہ نمبر: ------

(2) مضمون کا نام: ---------- صفحہ نمبر: ------ (3) مضمون کا نام: ---------- صفحہ نمبر: ------

(4) مضمون کا نام: ---------- صفحہ نمبر: ------ (5) مضمون کا نام: ---------- صفحہ نمبر: ------

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان اکتوبر 2023ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

جواب یہاں لکھئے

(کوپن بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 اگست 2023ء)

جواب 1: ---------- جواب 2: ----------

نام: ---------- ولدیت: ---------- موبائل/واٹس ایپ نمبر: ----------

مکمل پتا: ----------

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان اکتوبر 2023ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ



فائر اسٹیشن

مولانا حیدر علی مدنی*

اَمّی جان کل ہمارا ٹرپ جا رہا ہے اسی لئے ٹیچر نے ایک فارم بھی دیا ہے جس پر آپ کے یا اَبُّو جان کے دستخط کروانے ہیں، اتنا کہہ کر ننھے میاں فارم لانے کے لئے اٹھنے لگے تو اَمّی جان جلدی سے بولیں: ارے بھئی ابھی کھانا تو مکمل کھا لیں بعد میں مجھے فارم دکھا دینا، بیٹھو شاباش۔ کھانے کے بعد اَمّی جان کچن میں تھیں ننھے میاں وہیں فارم لے آئے، اَمّی جان نے دیکھا، جس پر لکھا تھا کہ "محترم والدین! کل اسکول والے چوتھی اور پانچویں کلاس کے بچوں کو فائر اسٹیشن کا مطالعاتی دورہ (Study tour) کروانے لے جا رہے ہیں، جو والدین اپنے بچوں کو بھیجنے کی اجازت دینا چاہتے ہیں وہ فارم پر دستخط کر دیں اور جو نہیں بھیجنا چاہتے ان بچوں کی کل چھٹی ہو گی۔" فارم دیکھ کر اَمّی جان نے ننھے میاں سے کہا کہ ٹھیک ہے آپ کے اَبُّو جان آئیں گے تو وہ دستخط کر دیں گے، فارم اُن کے کمرے میں ٹیبل پر رکھ آئیں، اَمّی جان نے یہ کہتے ہوئے فارم ننھے میاں کو پکڑا دیا۔

اگلے دن اسکول کے اندر چوتھی اور پانچویں کلاس کے بچے دو الگ الگ لائنوں میں اسمبلی ہال میں موجود تھے جبکہ باقی کلاسوں کے بچے اپنے اپنے رومز میں تھے، بس آچکی تھی، دورہ شروع کرنے سے پہلے سر فاروق نے بچوں کو سمجھایا کہ کوئی بھی بچہ پوچھے بنا ٹرپ سے دور نہ جائے، کوئی شرارت نہیں، اب سبھی بچے لائن میں ہی چلتے ہوئے بس میں جا کر بیٹھ جائیں، کوئی لڑائی نہیں، کوئی دھکا نہیں۔

ایک گھنٹے سے بھی کچھ کم وقت میں گاڑی ایک بڑے سے گیٹ والی عمارت کے سامنے تھی جس پر بڑے بڑے لال حروف کے ساتھ لکھا ہوا تھا Fire Station۔ ڈرائیور نے گاڑی اندر لے جا کر مرکزی ہال کے دروازے کے پاس روکی جہاں سر فاروق کے کہنے پر سبھی بچے باری باری اتر کر لائن بنا کر کھڑے ہو گئے اور خالی بس پارکنگ کی طرف چلی گئی۔ مرکزی ہال کے دروازے کے پاس دس کے قریب افراد لال وردی پہنے کھڑے تھے، سر فاروق نے سب سے سلام لیا اور پھر ان میں سے ایک شخص آگے آئے اور بچوں کو خوش آمدید کہا، پھر کہنے لگے: بیٹا! آگ بہت خطرناک چیز ہے اس سے دور ہی رہنا چاہئے، آپ نے ابھی تک چولہے پر ہی جلتی ہوئی آگ دیکھی ہو گی لیکن کبھی کبھار پورے پورے گھر، فیکٹریوں میں بھی آگ لگ جاتی ہے اس کام کے لئے جہاں ماہر افراد اور آگ بجھانے کا ساز و سامان ہوتا ہے اسے فائر اسٹیشن کہتے ہیں۔ سب سے پہلے تو یاد رکھیں کہ جہاں کہیں بڑی آگ لگی دیکھیں تو ہمیں سب سے پہلے فائر ٹول فری نمبر 16 پر کال کرنی چاہئے۔

*مدرس جامعۃ المدینہ، فیضان آن لائن اکیڈمی

آیئے اب میرے ساتھ، اتنا کہہ کر وہ انکل آگے آگے اور بچے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے ایک کمرے میں داخل ہوئے جس کے باہر تختی پر لکھا ہوا تھا: کنٹرول روم، کمرے میں ایک میز پر بہت سارے ٹیلی فون رکھے ہوئے تھے، ایک جگہ اتنے سارے فونز بچوں نے پہلی بار دیکھے تھے۔ اندر داخل ہوئے تو وہ انکل کہنے لگے: بچو جب کوئی فائر اسٹیشن کال کرتا ہے تو وہ کال اسی روم میں آتی ہے جہاں کال آپریٹر یعنی ڈیوٹی پر موجود شخص کال اٹھا کر کال کرنے والے سے آگ لگنے کی جگہ وغیرہ جیسے اہم وضروری سوالات پوچھتا ہے۔ یہ بٹن آپ دیکھ رہے ہیں؟ انکل کے اشارہ کرنے پر سبھی بچوں نے سامنے دیوار پر لگے ایک سرخ بٹن کی طرف دیکھا۔ بچو! جیسے ہی کال آپریٹر کو پتا چلتا ہے کہ زیادہ خطرے والی آگ ہے تو وہ اس بٹن کو دبا دیتا ہے جس سے پوری عمارت میں سائرن بجنے لگتا ہے اور سارا عملہ خبردار ہو کر تیار ہو جاتا ہے۔ چلیں اب آپ کو آگ بجھانے والی گاڑی دکھاتے ہیں، وہ انکل کمرے بلکہ مرکزی ہال سے بھی باہر نکل کر دائیں طرف ایک کھلے گیراج کے پاس بچوں کو لے آئے جہاں سرخ رنگ کے بڑے بڑے ٹرک کھڑے تھے۔ تو بچّو! ایک بات بتائیں جب آپ کو اَمّی جان اسکول جانے کے لئے تیاری کرنے کا کہتی ہیں تو آپ کتنا وقت لیتے ہیں تیار ہونے میں؟ کسی نے بیس منٹ، کسی نے پندرہ تو کسی نے آدھا گھنٹا بھی کہا۔

انکل کہنے لگے: لیکن بچّو جب فائر الارم بجتا ہے تو آگ بجھانے والا عملہ Fire fighters صرف دو منٹ میں ریڈی ہو کر اس گاڑی کے پاس پہنچ جاتے ہیں، دو منٹ کا سن کر ایک ساتھ بچوں کے منہ سے نکلا: صرف دو منٹ! جی بیٹا صرف دو منٹ میں وہ اپنا آگ سے بچنے والا لباس، بوٹ اور فیس ماسک پہن کر گاڑی میں بیٹھ جاتے ہیں اور گاڑی آگ بجھانے کے لئے روانہ بھی ہو جاتی ہے اور ایک گاڑی میں تقریباً چار افراد جاتے ہیں۔ یہ جو گاڑی آپ دیکھ رہے ہیں اسے فائر ٹرک بھی کہتے ہیں، اس کے اوپر جو لال بتی ہے ناں! وہ سائرن ہے، جیسے ہی ٹرک روانہ ہوتا ہے یہ سائرن چلا دیا جاتا ہے تاکہ سڑک پر چلنے والی گاڑیاں خبردار ہو کر ٹرک کے لئے راستہ چھوڑتی جائیں اور فائر ٹرک آگ والی جگہ جلد سے جلد پہنچ جائے۔ تبھی پانچویں کلاس کے ایک بچے نے سوال کرنے کے لئے ہاتھ کھڑا کیا اور سر فاروق کے اشارہ کرنے پر بولا: انکل اگر آگ کسی اونچی بلڈنگ میں لگی ہو وہاں تو گاڑی جا نہیں سکتی تو پھر کیسے آگ بجھاتے ہیں؟

انکل: جی بیٹا اس کا جواب آپ کو ابھی مل جائے گا، اتنا کہہ کر انکل نے پاس ہی کھڑے فائر ٹرک کے ڈرائیور کو ٹرک گیراج سے باہر نکالنے کا کہا، اور پھر بچوں نے دیکھا کہ ٹرک باہر نکلا تو اس کے اوپری طرف سے ایک سیڑھی اونچی ہوتے ہوتے بالکل سیدھی ہو گئی۔ بچو: اسے Bronto skylift کہا جاتا ہے، اس کے کنارے پر دو سے تین آدمیوں کے کھڑے ہونے کے لئے اسٹینڈ بھی بنا ہوا ہے، اونچی جگہوں پر لگی آگ بجھانے کے لئے Bronto skylift کو ہی استعمال کیا جاتا ہے۔ ٹرک باہر نکلا تو اس کے پیچھے چھپے موٹر سائیکل بھی بچوں کو نظر آ گئے، سر فاروق نے ہی ان کے متعلق پوچھا تو انکل نے بتایا: بیٹا چونکہ شہروں میں آبادی زیادہ ہونے کی وجہ سے بعض گلی محلے بہت تنگ ہوتے ہیں جہاں فائر ٹرک نہیں جا پاتا تو ایسی جگہوں میں لگی آگ بجھانے کے لئے یہ فائر موٹر سائیکل بہت کام آتے ہیں۔ پھر سبھی بچوں کو انکل مرکزی ہال میں لے آئے جہاں اسٹیشن کا سارا عملہ موجود تھا یہاں پہنچ کر سر فاروق نے کہنا شروع کیا: پیارے بچو! جس آگ کو ہم چھوتے ہوئے بھی ڈرتے ہیں اس آگ کو ہمارے یہ فائر فائٹرز اپنی جان کی بھی پرواہ نہ کرتے ہوئے بجھاتے ہیں تو یہ ہیں ہمارے ہیروز اور ہمارے محسن، آیئے ہم سب ان کو سلیوٹ کرتے ہیں۔ اور پھر سر فاروق کے ساتھ ساتھ سبھی بچوں نے اپنا داہنا ہاتھ ماتھے پر رکھ دیا اور فائر اسٹیشن کا عملہ مسکرانے لگا۔

اسلام اور عورت

اسلام میں بدشگونی نہیں

اُمِّ میلاد عطّاریہ*

بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ کچھ چیزوں کو اپنے حق میں بہتر سمجھتے ہیں اور بعض چیزوں کو اپنے حق میں منحوس سمجھتے ہیں، اسی لئے اگر انہیں کوئی مصیبت پہنچ جائے تو کہتے ہیں کہ یہ فلاں کی نَحوست ہے اور اس کی وجہ سے ہمارا یہ نقصان ہو گیا مثال کے طور پر آپس میں لڑائی جھگڑا شروع ہو گیا، رشتہ ٹوٹ گیا، اگرچہ اِن سب کی اصل وجہ کچھ اور ہو۔ یاد رہے کہ اسلام میں بدشگونی کا کوئی تَصَوُّر (Concept) نہیں اور یہ صرف بے بنیاد خیالات ہوتے ہیں جنہیں توہّمات بھی کہا جاتا ہے۔ یہ توہّمات اور بدشگونیاں (Bad omen) انسان کو اندر سے کمزور کر دیتی ہیں، جب کہ ایک مسلمان کو اللہ پاک پر پکّا ایمان رکھنا چاہئے یہ پکّا یقین اور توکّل (بھروسا) مسلمان کو جرأت، بہادری اور اعتماد دیتا ہے۔

شریعت میں حکم ہے: "اِذَا تَطَیَّرْتُمْ فَامْضُوْا" جب کوئی شگونِ بد، گمان میں آئے تو اس پر عمل کر گزرو۔

مسلمان کو چاہئے کہ "لَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُكَ، وَلَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُكَ، وَلَا اِلٰهَ غَیْرُكَ" (ترجمہ: اے اللہ! نہیں ہے کوئی برائی مگر تیری طرف سے اور نہیں ہے کوئی بھلائی مگر تیری طرف سے اور تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔) پڑھ لے، اور اپنے رب پر بھروسا کرے۔ جس کام کے بارے میں بُرا شگون آرہا ہو وہ کر ڈالے۔[1]

اور اگر پھر بھی مرضی کے مطابق نتائج نہ نکلیں یا کوئی بیماری یا پریشانی آئے تو اس پر یہ ہی عقیدہ رکھنا چاہئے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے نہ کہ کسی چیز کی نحوست کی وجہ سے ایسا ہوا ہے جیسا کہ قرآنِ پاک میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿مَاۤ اَصَابَ مِنْ مُّصِیْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ یُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ یَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ(۱۱)﴾

ترجَمۂ کنزالعرفان: ہر مصیبت اللہ کے حکم سے ہی پہنچتی ہے اور جو اللہ پر ایمان لائے اللہ اس کے دل کو ہدایت دیدے گا اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔[2]



* نگران عالمی مجلس مشاورت (دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

خلاصہ یہ ہے کہ موت، مرض اور مال کا نقصان وغیرہ الغرض ہر مصیبت اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی پہنچتی ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور یقین رکھے کہ جو کچھ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی مَشِیَّت (یعنی اس کے چاہنے) اور اس کے ارادے سے ہوتا ہے اور مصیبت کے وقت اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ پڑھے اور اللہ تعالیٰ کی عطا پر شکر اور آزمائش پر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو ہدایت دے دے گا کہ وہ اور زیادہ نیکیوں اور فرماں برداری والے کاموں میں مشغول ہو گا اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔[3]

یہ سوچ ایک مسلمان کو ہر حال میں مطمئن رکھتی ہے کہ جو ہُوا اللہ تعالیٰ کی مرضی سے ہُوا، اس میں ضرور کوئی اللہ تعالیٰ کی حکمت پوشیدہ ہے۔ میرا رب بہتر جانتا ہے۔

اسلامی سال کے دوسرے مہینے صفر المظفر کے متعلق بھی لوگوں بالخصوص خواتین میں بہت ساری غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔ اس ماہ کو مَردوں پر بھاری سمجھنا، اس کی 13 تاریخ کو منحوس سمجھنا، اس مہینے کو بلاؤں کے اُترنے کا مہینا سمجھنا، بیماریوں کا مہینا سمجھنا وغیرہ۔

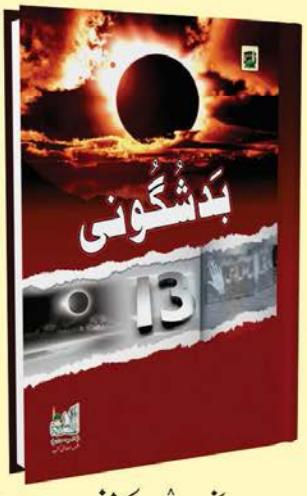
اور ان بے بنیاد خیالات پر عمل کرتے ہوئے کئی کام ایسے ہیں جنہیں اس ماہ میں کرنے سے روکا جاتا ہے، مثلاً اس ماہ میں شادی نہ کرنا، سفر نہ کرنا، کاروبار کا آغاز نہ کرنا۔ اسی طرح صفر کے مہینے میں مختلف چیزیں پکا کر محلے میں اس لئے بانٹنا کہ اس ماہ کی بلائیں ٹل جائیں، دینِ اسلام میں ان باتوں کی کوئی اصل نہیں ہے۔

ایسی باتوں کو عام کرنے والی اکثریت وہ ہے جو دینِ اسلام کی تعلیمات سے دور ہے۔ اگر ہم قرآن و سنت کا علم حاصل کریں، سیرت کا مطالعہ کریں تو نہ صرف ہمارے ایمان کو تقویت و طاقت ملے گی بلکہ صحیح اور غلط کی پہچان بھی کر سکیں گے۔ شیرِ خدا حضرت علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ وجہہ الکریم اور شہزادیِ مصطفےٰ حضرت فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ عنہا کا نکاح صفر کے مہینے میں ہوا۔[4] اگر ماہِ صفر میں شادی کرنا منع ہوتا تو کیا ان مقدس ہستیوں کی اس مہینے میں شادی ہوئی ہوتی؟ اور کسی کا یہ خیال ہے کہ ماہِ صفر المظفر میں صرف ناکامی ہی کا سامنا ہو سکتا ہے تو ایسا ہر گز نہیں ہے کیونکہ ماہِ صفر ہی وہ مہینا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح و نصرت سے نوازا اور پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور آپ کے پیارے صحابۂ کرام رِضوانُ اللہِ علیہم اجمعین کو خیبر کی فتح عطا ہوئی۔[5]

اللہ تعالیٰ ہمیں کسی چیز کو منحوس سمجھنے اور اس سے بدشگونی نہ لینے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

---

(1) فتاویٰ رضویہ، 29/641، مفہوماً (2) پ28، التغابن: 11 (3) خزائن العرفان، ص1030، ملخصاً (4) الکامل فی التاریخ، 2/12 (5) البدایہ والنہایہ، 3/392۔



کسی شخص، جگہ، چیز، دن تاریخ یا وَقْت کو منحوس جاننے یا بدشگونی لینے کا اسلام میں کوئی تصوُّر نہیں ہے، اس بارے میں مزید جاننے کے لئے کتاب "بدشگونی" مکتبۃُ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کیجئے یا دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کر کے خود بھی پڑھئے اور دوسروں کو شیئر بھی کیجئے۔



اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مَدَنی*

1 نماز میں عورت کے ٹخنوں کے پردے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ نماز کی حالت میں عورت کے دونوں پاؤں کے ٹخنے مسلسل کھلے رہے تو اس صورت میں نماز کا کیا حکم ہو گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں دونوں ٹخنے کھلے ہونے کی حالت میں اگر کسی عورت نے نماز پڑھ لی، تو اس کی نماز ہو جائے گی۔ ہاں اس طرح نماز پڑھنا بے ادبی ضرور ہے اور اگر کسی نامحرم مرد کے سامنے اس طرح نماز پڑھی، تو گناہ گار ہو گی کہ عورت کو نامحرم مرد کے سامنے ٹخنے بھی چھپانے کا حکم ہے۔ (فتاوی رضویہ، 6/30)

نماز ہو جانے کے حکم کی تفصیل یہ ہے: نماز میں ستر عورت کے اعتبار سے عورت کے حق میں گھٹنے کے نیچے سے لے کر پوری پنڈلی ٹخنہ سمیت ایک الگ عضو ہے (البحر الرائق، 1/472، فتح اللہ المعین، 1/160) اور دونوں پنڈلیاں ٹخنوں سمیت دو عضو ہیں (ردالمحتار، 2/101، فتاوی رضویہ، 6/41) اور اصول یہ ہے کہ اعضائے ستر میں سے دو عضووں کا کچھ کچھ حصہ کھلا ہے، تو جتنا کھلا ہے وہ تمام مل کر ان دونوں عضووں میں سے جو چھوٹا عضو ہے اگر اس کی چوتھائی تک پہنچ جاتا ہے، تو نماز نہ ہو گی (فتاوی ھندیہ، 1/58) ورنہ نماز ہو جائے گی، (فتاوی رضویہ، 6/30) پوچھی گئی صورت میں دونوں دو عضووں (یعنی دونوں پنڈلیوں) کا کچھ کچھ حصہ (یعنی دونوں ٹخنے) کھلے ہوئے ہیں، اگر کھلے ہوئے ان دونوں ٹخنوں کو ملا کر دیکھا جائے، تو یہ ایک پنڈلی بشمول ٹخنہ کی چوتھائی کے برابر نہیں پہنچتے (حلبی کبیر، ص211)، لہٰذا دونوں ٹخنے کھلے ہونے کی حالت میں نماز صحیح ہو جائے گی اگرچہ نیت سے لے کر سلام پھیرنے تک اسی طرح نماز پڑھی ہو۔

ہاں اگر ٹخنوں کے ساتھ ساتھ پنڈلی کا بھی کچھ حصہ کھلا رہ گیا تھا کہ جس کی مقدار چوتھائی پنڈلی کے برابر یا اس سے زائد ہو اور اسی حالت میں نماز شروع کر لی، تو نماز شروع ہی نہیں ہو گی اور دورانِ نماز اس طرح کی کیفیت ہوئی اور اسی حالت میں رکوع، سجود یا کوئی اور رکن ادا کر لیا، تو نماز فاسد ہو جائے گی، ایسی نماز کو دوبارہ پڑھنا بدستور فرض رہے گا۔ (فتاوی رضویہ، 6/30 ملتقطاً)

واضح رہے کہ مرد و عورت دونوں پر لازم ہے کہ شریعت نے نماز میں جن اعضا کو چھپانے کا حکم دیا ہے، باقاعدہ اہتمام کے ساتھ انہیں اچھی طرح چھپا لیا جائے، تاکہ نماز ادا کرتے ہوئے کسی بھی طرح کی بے ستری نہ ہونے پائے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 حائضہ کا بغیر نیت احرام مسجد عائشہ سے گزرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہندہ حالتِ حیض میں حرمِ مکہ سے مسجد عائشہ تک گئی پھر احرام کی نیت کے بغیر ہی دوبارہ حرم میں واپس آگئی کیونکہ اس کا عمرہ کرنے کا ارادہ نہ تھا۔ تو کیا اس صورت میں ہندہ پر کوئی کفارہ لازم ہو گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جی نہیں! پوچھی گئی صورت میں ہندہ پر کوئی کفارہ لازم نہیں ہو گا، کیونکہ مسجد عائشہ حل میں ہے اور حل سے حرم آتے وقت اگر کسی شخص کا عمرہ یا حج کا ارادہ نہ ہو تو وہ بلا احرام بھی حدودِ حرم میں داخل ہو سکتا ہے، (ردالمحتار علی الدر المختار، 3/553-554) اس صورت میں اس پر عمرہ یا حج کرنا لازم نہیں ہو گا۔ (بہار شریعت، 1/1068-1069)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

*محقق اہلِ سنّت، دار الافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر کراچی

اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہے

دعوتِ اسلامی کی مَدَنی خبریں

Madani News of Dawat-e-Islami

مولانا رمضان رضا عطّاری مَدَنی*



عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں محفلِ مدینہ کا انعقاد

امیرِ اہلِ سنّت نے حاضریِ مدینہ کے آداب بیان کئے

28 مئی 2023ء اتوار کی شب بعد نمازِ عشا عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں محفلِ مدینہ کا انعقاد کیا گیا جس میں کراچی کے مختلف علاقوں سے رواں سال حج پر جانے والے عاشقانِ رسول اور دیگر اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔ اس موقع پر نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطّاری، اراکینِ شوریٰ مولانا حاجی عبدُ الحبیب عطّاری اور حاجی سیّد ابراہیم عطّاری بھی موجود تھے۔ محفل کا آغاز تلاوتِ قراٰنِ پاک سے کیا گیا جبکہ نعت خواں حضرات نے بارگاہِ رسالت مآب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں ہدیۂ نعت پیش کیا اور یادِ مدینہ میں کلام پڑھے۔ اس موقع پر عاشقِ مدینہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے حاضریِ مکہ و مدینہ کے آداب اور بزرگانِ دین رحمۃ اللہ علیہم کا اندازِ سفرِ مدینہ بیان کرتے ہوئے مدنی پھول ارشاد فرمائے۔ دورانِ محفل نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطّاری مدّ ظلّہُ العالی نے بھی شُرکا کی راہنمائی فرمائی۔ محفل کے اختتام پر حج پر جانے والوں نے خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت مولانا حاجی عبید رضا عطّاری مدنی مدّ ظلّہُ العالی سے ملاقات کی۔

تنظیمی اسٹرکچر کا جائزہ لینے کے لئے نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی عمران عطّاری کا بیرونِ ممالک کا سفر

نگرانِ شوریٰ نے ذمّہ داران کی تربیت فرمائی اور نئے اہداف دیئے

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا حاجی محمد عمران عطّاری مدّ ظلّہُ العالی 13 تا 16 مئی تھائی لینڈ، 17 تا 21 مئی جاپان اور 22 تا 25 مئی 2023ء کو سری لنکا کے دورے پر تھے۔ نگرانِ شوریٰ نے اس دوران مقامی ائمۂ کرام اور ذمّہ داران کا مدنی مشورہ لیا جس میں انہیں نئے اہداف دیئے اس کے علاوہ اسٹوڈنٹس، پروفیشنلز، شخصیات، تاجر برادری، انٹرنیشنل کمیونٹیز اور مقامی عاشقانِ رسول کے درمیان سنّتوں بھرے اجتماعات میں بیانات کئے اور ملاقاتیں کیں۔

دعوتِ اسلامی نے اٹلی میں ایک نئے فیضانِ مدینہ کا افتتاح کر دیا

افتتاحی تقریب میں نگران اٹلی کابینہ منظور حسین عطّاری کا بیان

دعوتِ اسلامی نے ترقی کی جانب ایک اور قدم بڑھاتے ہوئے 13 مئی 2023ء کو اٹلی کے شہر بولونیا (Bologna) کے علاقے گیلیرا (Galliera) میں مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کا افتتاح کر دیا۔ اس موقع پر سنّتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں مقامی ذمّہ داران کے علاوہ مقامی عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ مبلغِ دعوتِ اسلامی و نگران اٹلی کابینہ منظور حسین عطّاری نے سنّتوں بھرا بیان کیا اور شُرکا کو دعوتِ اسلامی کے ساتھ مل کر دینی کام بڑھانے کا ذہن دیا۔ نگران اٹلی کابینہ نے فیضانِ مدینہ کے افتتاح پر شُرکا کو مبارک باد بھی دی جس پر اسلامی بھائیوں نے خوشی کا اظہار کیا۔

پریٹوریا میں دعوتِ اسلامی کی جانب سے اسلامک سینٹر بنام "کنز الایمان" کا افتتاح

افتتاحی تقریب میں کئی غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا

ساؤتھ افریقہ کے شہر پریٹوریا (Pretoria) کے علاقے ڈینول (Danville) میں تھوڑے ہی عرصے میں دعوتِ اسلامی کے شعبہ خُدامُ المساجد والمدارس کے تحت ذمّہ داران کی کوشش سے ایک اسلامک سینٹر بنام "کنز الایمان" کا قیام عمل میں لایا جاچکا ہے۔ 19 مئی 2023ء کو سینٹر کا باقاعدہ آغاز نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے ساتھ کیا گیا۔ نمازِ جمعہ سے قبل مفتی عبد النبی حمیدی مدّ ظلّہُ العالی نے سنّتوں بھرا بیان کیا اور مساجد کی اہمیت و فائدوں پر گفتگو کرتے ہوئے مسجد کو آباد کرنے کا ذہن دیا۔ اس موقع پر خوشی کا اضافہ کچھ اس طرح ہوا کہ افتتاحی تقریب (Opening ceremony) کے موقع پر کئی غیر مسلموں کو مفتی عبد النبی حمیدی صاحب نے کلمۂ طیبہ پڑھا کر دامنِ اسلام سے وابستہ کر دیا۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب و روز، کراچی

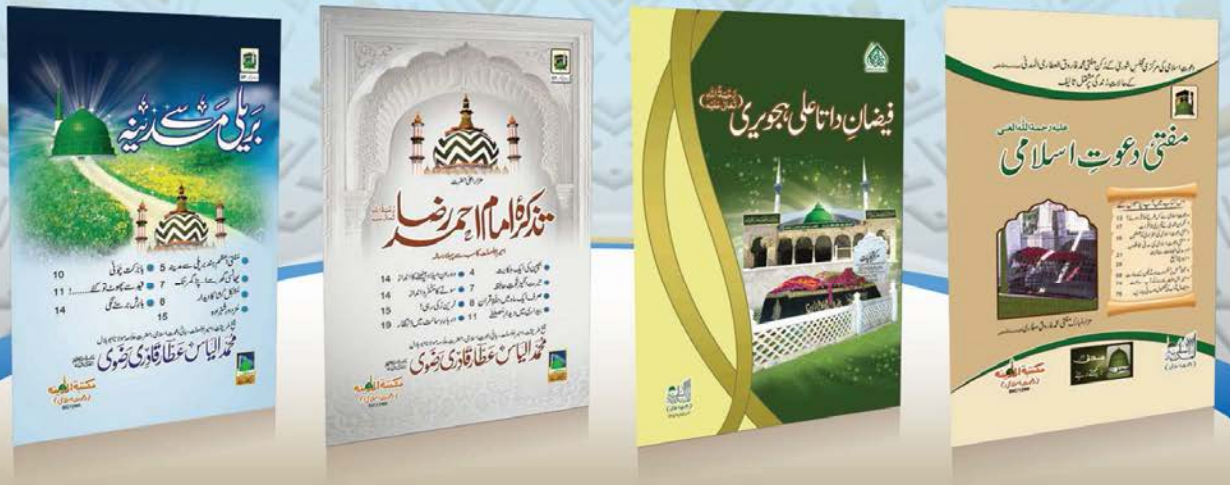
محرم وصفر کے چند اہم واقعات

تاریخ / ماہ / سن	نام / واقعہ	مزید معلومات کے لئے پڑھئے
14 محرم 1402ھ	یومِ وصال مفتیِ اعظم ہند محمد مصطفےٰ رضا خان نوری رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ محرم 1439ھ
18 محرم 1296ھ	یومِ وصال حضرت علّامہ شاہ آلِ رسول مارہروی رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ محرم 1438ھ
18 محرم 1427ھ	یومِ وصال مفتیِ دعوتِ اسلامی مفتی محمد فاروق رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ محرم 1439، 1440ھ اور "مفتیِ دعوتِ اسلامی"
6 صفر 1421ھ	یومِ وصال حضرت مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفر 1442ھ
7 صفر 661ھ	یومِ وصال حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفر 1439، 1440ھ اور "فیضانِ بہاء الدین زکریا ملتانی"
20 صفر 465ھ	یومِ وصال داتا گنج بخش سیّد علی بن عثمان ہجویری رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفر 1439ھ اور "فیضانِ داتا علی ہجویری"
25 صفر 1340ھ	یومِ وصال اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفر 1439 تا 1444ھ اور "فیضانِ امامِ اہلِ سنّت"
29 صفر 1356ھ	یومِ وصال حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفر 1442ھ اور "فیضانِ پیر مہر علی شاہ"
صفر 43 یا 44ھ	شہادتِ مبارکہ صحابیِ رسول حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفر 1440ھ

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net اور موبائل ایپلی کیشن پر موجود ہیں۔

مُحَرَّمُ الحَرام اور صَفَرُ المُظفر کی مناسبت سے قابلِ مطالعہ کتب و رسائل آج ہی مکتبۃ المدینہ سے حاصل کیجئے اور پڑھئے



Monthly Magazine
Faizan-e-Madina
August 2023

ماہنامہ فیضانِ مدینہ اگست 2023ء

نیاز کرنے والوں سے گزارش

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! لاکھوں لاکھ مسلمان محرم شریف، بارہ ربیعُ الاوّل شریف، گیارہویں شریف، خواجہ غریب نواز کی چھٹی شریف، امام احمد رضا خان کی پچیسویں شریف اور دیگر بزرگانِ دین کے اعراس وغیرہ کے مواقع پر ایصالِ ثواب کے لئے نیاز کا اہتمام کرتے اور بڑھ چڑھ کر اپنا مال خرچ کرتے ہیں، یقیناً ثواب والا ہر کام جو اللہ پاک کی رضا کے لئے شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے کیا جائے اس کا ثواب ملتا اور اسے ایصال کیا (یعنی دوسروں کو پہنچایا) جاسکتا ہے۔ اے عاشقانِ رسول! آج کل لوگوں کے مالی حالات کا اندازہ آپ کو ہو گا ہی، بعض بے چارے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جن کے گھروں میں پورا راشن نہیں ہوتا، ان کا وقت بہت تکلیف کے ساتھ گزر رہا ہوتا ہے، بجلی / گیس کے بِل چڑھے ہوتے ہیں، مکان کا کرایہ دینے کو پیسے نہیں ہوتے اور مالک مکان مطالبہ کر رہا ہوتا ہے، تنخواہ یا مزدوری سے حاصل ہونے والے تھوڑے بہت جو پیسے تھے وہ بچے کی بیماری یا پھر کسی اور اَہم کام میں خرچ ہو گئے، اب وہ بے چارہ آزمائش میں ہوتا ہے، اس طرح کے لوگ آپ کو اپنے پڑوسیوں اور رشتے داروں میں بھی مل سکتے ہیں۔ لہٰذا مختلف مَواقع پر بڑی بڑی نیازیں کرنے والوں سے میری عرض ہے کہ اللہ پاک قبول فرمائے آپ نیاز ضرور کیجئے یہ معمولاتِ اہلِ سنّت میں سے ہے، اسے باقی بھی رہنا چاہئے، لیکن چونکہ یہ ایک مستحب کام ہے، تو مشورہ ہے کہ بے شک کم و بیش 50 پرسنٹ کھانے پینے کی چیزوں پر خرچ کیجئے اور باقی رقم اپنے غریب پڑوسیوں اور ضرورت مند رشتے داروں کو پہنچا دیجئے، آپ چاہیں تو کسی مسجد میں یا مدرسے میں لگا دیجئے، دینی کتابیں خرید کر تقسیم کر دیجئے، اس طرح کے کاموں میں خرچ کرنے کو عرفاً نیاز نہیں کہتے مگر چونکہ آپ نے ایصالِ ثواب کرنا ہے تو ان نیک کاموں میں خرچ کرنے کے سبب ملنے والے ثواب کو آپ ایصال کر سکتے ہیں۔ اگر میری درخواست پر نظرِ شفقت فرمائیں گے تو یوں اِنْ شَآءَ اللہُ الکریم بہت سارے غریبوں کا بھلا ہو جائے گا، خاص طور پر محرم شریف میں کھچڑا پکا کر تقسیم کرنے والوں سے گزارش ہے کہ بے شک کچھ نہ کچھ کھچڑا بھی تقسیم کیجئے اور اپنے بجٹ کے زیادہ تر حصے کا راشن غریبوں اور ضرورت مندوں میں تقسیم کر دیجئے، نیز یہ دن تو خاص طور پر ساداتِ کرام کے ہیں، نیاز سے بچی ہوئی رقم امامِ عالی مقام کے رشتے داروں یعنی سیّدوں کو پیش کر دیجئے، امید ہے اس طرح شہیدِ کربلا امام حسین رضی اللہ عنہ زیادہ خوش ہوں گے اور ان کے نانا جان رحمتِ عالمیان صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بھی راضی ہوں گے، اگر یہ ہستیاں راضی ہو گئیں تو پھر دونوں جہان میں بیڑا پار ہے۔

ع اللہ کرے دل میں اُتر جائے مِری بات

متوجہ ہوں: نیاز کے نام پر چندہ کرنے والے نیاز ہی کریں، چندہ دینے والوں کی اجازت کے بغیر نیاز کے لئے ملی ہوئی رقم غریبوں کی امداد یا دینی کتابوں وغیرہ کی تقسیم میں خرچ نہیں کر سکتے۔

(نوٹ: یہ مضمون 8 ستمبر 2019ء کو عشا کی نماز کے بعد ہونے والے مدنی مذاکرے (Ep:1621) کی مدد سے تیار کرنے کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے نوک پلک درست کروا کے پیش کیا گیا ہے۔)

دینِ اسلام کی خدمت میں آپ بھی دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے اور اپنی زکوٰۃ، صدقاتِ واجبہ و نافلہ اور دیگر عطیات (Donation) کے ذریعے مالی تعاون کیجئے! آپ کا چندہ کسی بھی جائز دینی، اِصلاحی، فلاحی، روحانی، خیر خواہی اور بھلائی کے کاموں میں خرچ کیا جاسکتا ہے۔

بینک کا نام: MCB اکاؤنٹ ٹائٹل: DAWAT-E-ISLAMI TRUST بینک برانچ: MCB AL-HILAL SOCIETY، برانچ کوڈ: 0037

اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ نافلہ) 0859491901004196 **اکاؤنٹ نمبر:** (صدقاتِ واجبہ اور زکوٰۃ) 08594919010041197

ISBN 978-969-631-974-0
0125764

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net